صبح صادق	04:57
طلوع آفتاب	06:15
زوال آفتاب	12:44
غروب آفتاب	07:13

آج کی حدیث

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ظالم حقیقت میں اپنے آپ ہی کو نقصان پہونچاتا ہے تو حضرت ابوہریرہؓ نے یہ سن کر فرمایا ”بے شک ظالم اپنی ظالمانہ حرکتوں سے اپنے آپ ہی کو نقصان پہونچاتا ہے (لیکن اس کی نحوست دوسروں کو بھی متاثر کرتی ہے) یہاں تک کہ حُباری (سُرخاب پرندہ) اپنے گھونسلے میں ظالم کے ظلم کے سبب دُبلا ہوکر مرجاتا ہے (مشکوٰۃ)

روزنامہ ممبئی رابطہ

مرشدانِ خبر

DAILY MUMBAI RAABTA

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No. 8, Issue No. 217, Friday- 07 August, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلدنمبر:۸ ۞ شمارہ نمبر ۲۱۷ ۞ جمعہ، ۷/اگست، ۲۰۲۶، ۲۳/صفرالمظفر ۱۴۴۸ھ ۞ قیمت ۴/روپیے، صفحات:۸

اتر پردیش میں مدارس کے اساتذہ کو وقت پر تنخواہ ملنے کا راستہ مکمل طور پر بند، یوگی حکومت نے ’مدرسہ تنخواہ بل‘ واپس لیا

’مدرسہ تنخواہ بل‘ قانونی اور آئینی وجوہات کے سبب نافذ نہیں ہو پایا تھا۔ گورنر اور بعد میں مرکزی حکومت کی جانب

سے اٹھائے گئے اعتراضات کی وجہ سے اس بل کو منظوری نہیں مل سکی تھی۔ یوگی آدتیہ ناتھ حکومت نے سماجوادی پارٹی (ایس پی) حکومت میں منظور کیے گئے ’مدرسہ تنخواہ بل‘ کو ختم کر دیا ہے۔ 2016 میں منظور کیے گئے ’اتر پردیش مدرسہ (اساتذہ اور دیگر ملازمین کو تنخواہوں کی ادائیگی) بل 2016‘ کو مقننہ کے دونوں ایوانوں سے یوگی حکومت نے واپس لے لیا۔ اس کے ساتھ ہی تقریباً ایک دہائی سے زیر التوا اس بل کا باب اپنے اختتام کو پہنچ گیا ہے۔ یہ بل قانونی اور آئینی وجوہات کے سبب نافذ نہیں ہو پایا تھا۔ گورنر اور بعد میں مرکزی حکومت کی جانب سے اٹھائے گئے اعتراضات کی وجہ سے اس بل کو منظوری نہیں مل سکی تھی۔ اب یوگی حکومت نے اسے باضابطہ طور پر واپس لے کر اس پر پابندی عائد کر دی ہے۔ سماجوادی پارٹی حکومت نے 2016 میں مدارس کے اساتذہ اور دیگر ملازمین کی وقت پر تنخواہوں کو یقینی بنانے کے مقصد سے اس بل کو قانون ساز اسمبلی اور قانون ساز کونسل میں پاس کیا تھا۔ حکومت نے دلیل دی تھی کہ اس کے ذریعہ مدارس کے ملازمین کو باقاعدگی سے تنخواہیں ملنے کو یقینی بنایا جائے گا اور ادائیگی میں تاخیر کے لیے جوابدہی طے کی جائے گی۔ بل میں التزام کیا گیا تھا کہ اگر مدارس کے اساتذہ اور ملازمین کی تنخواہیں وقت پر ادا نہیں کی جاتی ہیں تو ذمہ دار افسران کے خلاف فوجداری مقدمہ درج کیا جا سکتا ہے۔ اسی التزام اور دیگر نکات کے حوالے سے قانونی اور آئینی سوالات اٹھائے گئے تھے۔ دونوں ایوانوں میں بل پاس ہونے کے بعد اس وقت کے گورنر رام نائک کے پاس بھیجا گیا تھا۔ گورنر نے بل کی بعض شقوں پر عدم اتفاق کا اظہار کیا اور اپنی منظوری دینے کے بجائے صدر جمہوریہ کے پاس بھیج دیا۔ آئین کے التزامات کے تحت ایسے معاملات میں صدر کی رضامندی ضروری ہوتی ہے۔ خصوصاً بل میں جب آئینی یا قانونی پریشانیاں درپیش ہوں۔ صدر تک پہنچنے کے بعد مرکزی وزارت داخلہ نے اس بل کی جانچ کی۔ جانچ پڑتال کے دوران بل کی متعدد شقوں پر اعتراضات کیے گئے۔ وزارت داخلہ نے تسلیم کیا کہ کچھ دفعات قانونی اور آئینی طور پر درست نہیں ہیں۔

جنسی استحصال معاملہ: ترون تیج پال کو سنائی گئی ۱۰/سال قید کی سزا

’تہلکہ‘ کے سابق مدیر نے سپریم کورٹ جانے کا کیا فیصلہ، ترون تیج پال نے کہا کہ ”ہم یقیناً سپریم کورٹ جائیں گے۔ وہ سیاسی بدلے کے جذبہ اور تہلکہ کے کام کی وجہ سے میرے پیچھے پڑے ہیں۔ ہم نے ٹرائل کورٹ میں 7.5 سال تک کیس لڑا تھا اور بری ہوئے تھے۔“

2013 کے مشہور جنسی استحصال معاملہ میں ’تہلکہ‘ کے سابق مدیر ترون تیج پال کو 10 سال جیل کی سزا سنائی گئی ہے۔ بامبے ہائی کورٹ نے ذیلی عدالت کے ذریعہ انہیں بری کیے جانے کے فیصلہ کو آج صبح منسوخ کر دیا تھا۔ ہائی کورٹ نے تیج پال کو عصمت دری اور خاتون کے جنسی استحصال کا قصوروار ٹھہراتے ہوئے سیشن کورٹ کے فیصلہ کو پلٹنے کا حکم صادر کیا۔ پھر دوپہر بعد بامبے ہائی کورٹ نے ترون تیج پال کو 10 سال کی سزا سنانے کا اعلان کر دیا۔ اس فیصلہ پر ترون تیج پال نے اپنا ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ ”ہم یقیناً سپریم کورٹ جائیں گے۔ وہ سیاسی بدلہ کے جذبہ اور ’تہلکہ‘ کے کام کی وجہ سے میرے پیچھے پڑے ہیں۔“ وہ مزید کہتے ہیں کہ ”ہم نے ٹرائل کورٹ میں 5.7 سال تک کیس لڑا اور بری ہو گئے۔ جو لوگ ان کے ساتھ ہیں، وہ بری ہو جاتے ہیں، لیکن وہ ایسے لوگوں کے پیچھے پڑ جاتے ہیں جنھوں نے ان کے خلاف لکھا۔“ انھوں نے اپنی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے یہ بھی کہا کہ ”عمر خالد اور شرجیل امام کئی سالوں سے جیل میں ہیں۔ ’تہلکہ‘ کی رپورٹنگ سے شاید انھیں (مخالفین کو) کچھ سیاسی نقصان ہوا ہو یا ان کے ذاتی مفادات کو چوٹ پہنچی ہو۔ وہ گزشتہ 13 سالوں سے بدلے کا جذبہ لے کر میرے پیچھے پڑے ہیں۔ مجھے عدلیہ پر پورا بھروسہ ہے، ایسے جج ضرور ہوں گے جو سچ دیکھیں گے۔ ہم ثبوت سب کے سامنے رکھیں گے۔“ قابل ذکر ہے کہ آج صبح جسٹس نیلا گوکھلے اور جسٹس امت جمسنڈیکر پر مشتمل ڈویژنل بنچ نے ترون تیج پال کو بری کیے جانے سے متعلق ماپوسا کی سیشن عدالت کے اس فیصلہ کو کالعدم قرار دے دیا، جس میں ترون تیج پال کو نومبر 2013 میں ان کی ایک جونیئر خاتون ساتھی کی جانب سے درج کرائے گئے عصمت دری کے مقدمہ میں بری کر دیا گیا تھا۔ جب یہ فیصلہ سنایا گیا تو ترون تیج پال عدالت میں موجود تھے۔ بنچ نے انہیں تعزیرات ہند کی دفعات (2(F))376 اور (2(K))376 اور 354اے اور 354بی کے تحت عصمت دری اور جنسی ہراسانی کے جرائم کا مجرم ٹھہرایا۔ فیصلہ سنائے جانے کے بعد سینئر وکیل آباد پونڈا نے بنچ سے درخواست کی کہ سزا سناتے وقت ان کے موکل کے ساتھ نرمی برتی جائے، کیونکہ مبینہ جرم کو کم از کم 13 سال گزر چکے ہیں۔ انہوں نے سپریم کورٹ میں اپیل دائر کرنے کے لیے سزا سے متعلق فیصلے پر کم از کم 8 ہفتوں کی روک لگانے کی بھی درخواست کی، یہ کہتے ہوئے کہ یہ بری کیے جانے کے فیصلے کو پلٹنے کا معاملہ ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ترون تیج پال کے خلاف اس کے علاوہ کوئی اور مقدمہ یا ایف آئی آر درج نہیں ہے۔ فیصلہ سنائے جانے کے وقت ترون تیج پال عدالت میں موجود تھے، کیونکہ بنچ نے فیصلہ محفوظ کرتے وقت انہیں حکم دیا تھا کہ وہ فیصلہ سنائے جانے کے موقع پر عدالت میں حاضر رہیں۔ اس موقع پر ترون تیج پال نے بھی بنچ سے خطاب کیا۔ انھوں نے کہا کہ ”میری عمر 62 سال ہے، اور میرا ماننا ہے کہ میں بھی ایک متاثرہ شخص ہوں۔ میری ایک بیوی ہے، اور اس سے زیادہ کہنے کو کچھ نہیں۔ میں صرف اتنا کہہ سکتا ہوں کہ ہم اپیل کر سکتے ہیں۔ براہ کرم میرے ساتھ نرمی برتیں۔ باقی تمام حقائق عدالتی ریکارڈ پر موجود ہیں۔“

میں لوگوں کی جان لینا نہیں چاہتا

امریکی صدر ٹرمپ نے ایران پر حملہ نہیں کرنے کا پیش کیا جواز

ٹرمپ نے کہا کہ ”میں معاہدہ کرنا پسند کروں گا، کیوں کہ میں لوگوں کی جان لینا نہیں چاہتا ہوں۔ ہم دوسری عالمی جنگ کے بعد سب سے بڑے حملے کے لیے تیار تھے۔“ امریکہ اور ایران کے مابین جاری جنگ جلد ہی ختم ہو سکتی ہے۔ امریکہ کے صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے اس حوالے سے اہم بیان دیا ہے۔ امریکی صدر ٹرمپ کا کہنا ہے کہ امریکہ ایران کے ساتھ بات چیت کر رہا ہے اور فوجی کارروائی کے بجائے کسی معاہدے کو ترجیح دے گا۔ حالانکہ سفارت کاری پر زور دینے کے باوجود ٹرمپ اپنے پرانے موقف پر قائم ہیں کہ ایران کو کبھی بھی جوہری ہتھیار حاصل کرنے کی اجازت نہیں دی جانی چاہئے۔ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے وائٹ ہاؤس میں ایران سے جنگ کے حوالے سے گفتگو کی۔ انہوں نے کہا کہ ”ہم ان پر حملہ کر رہے ہیں، حالانکہ میں معاہدہ کرنا پسند کروں گا، کیوں کہ میں لوگوں کی جان لینا نہیں چاہتا ہوں۔ ہم دوسری عالمی جنگ کے بعد سب سے بڑے حملے کے لیے تیار تھے۔ انہوں نے مجھے فون کیا اور کہا کہ براہ مہربانی ایسا نہ کریں اور آ کر بات کریں۔“ انہوں نے مزید کہا کہ ”ہم نے ایسا کبھی نہیں کہا تھا کہ وہ ہماری عزت کرتے ہیں۔ ایران کے پاس جوہری ہتھیار نہیں ہو سکتے ہیں۔“ امریکہ اور ایران کو جنگ کی وجہ سے کافی نقصان ہو رہا ہے۔ امریکہ اب تک ایران کے مختلف ٹھکانوں پر حملہ کر کے اسے تباہ و برباد کر چکا ہے۔ ان وجوہات کے سبب امریکہ کو خطیر رقم خرچ کرنی پڑ رہی ہیں اور زبردست نقصانات بھی ہو رہے ہیں۔

الجزیرہ کی رپورٹ کے مطابق ٹرمپ اب جنگ سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ امریکہ اور ایران کے مابین معاہدہ ہوتا ہے تو اس سے آبنائے ہرمز پر کشیدگی کم ہو سکتی ہے۔ مگر یہ تبھی ہو سکتا ہے، جب دونوں ممالک متفق ہوں۔ معاہدے کی خبروں کے درمیان ایران کے ایک سینئر فوجی افسر نے خبردار کیا ہے کہ اگر امریکہ نے ایرانی بحری جہازوں کے لیے ہرمز کی ناکہ بندی جاری رکھی تو وہ خاموش نہیں بیٹھیں گے۔ اگر جہازوں کو راستہ نہیں دیا گیا تو تہران امریکہ کے جہازوں کو نشانہ بنائے گا۔

چندہ چور کہاں ملیں گے، بی جے پی کے دفتر میں

پارلیمانی احاطے میں اپوزیشن نے بی جے پی حکومت کے خلاف کیا مظاہرہ

کانگریس نے ’ایکس‘ پر لکھا کہ ’عطیات چوری کے عظیم گناہ نے کروڑوں رام بھکتوں کے عقیدے کے ساتھ کھلواڑ کیا ہے، لیکن مودی حکومت قصورواروں کو بچانے میں مصروف ہے‘ پارلیمنٹ کے مانسون اجلاس میں روزانہ ہنگامہ ہو رہا ہے۔ بدھ کو پارلیمانی اجلاس کی کارروائی کو شروع ہوتے ہی ملتوی کرنا پڑا۔ دوسری جانب تعطل ختم کرنے کے لیے پارلیمانی امور کے وزیر کرن رجیجو اور لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی کے درمیان بات چیت ہوئی۔ راہل گاندھی نے مطالبہ کیا تھا کہ مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ ایوان میں آ کر جواب دیں، حالانکہ اب تک ایسا ہوا نہیں ہے۔ اس درمیان جمعرات کو بھی ایوان کی کارروائی شروع ہونے سے قبل پارلیمانی احاطے میں اپوزیشن نے احتجاجی مارچ نکالا۔ ’مکر دوار‘ تک نکالے گئے احتجاجی مارچ میں اپوزیشن اراکین پارلیمنٹ بارش کے درمیان چھتری لیے نظر آئے۔ اس دوران انہوں نے ایک بینر بھی تھام رکھا تھا، اور مسلسل امت شاہ جواب دو کے نعرے لگا رہے تھے۔ کانگریس نے اپنے آفیشیل ’ایکس‘ ہینڈل سے اپوزیشن کے مظاہرے کی ایک ویڈیو پوسٹ کی۔ پارٹی نے پوسٹ میں لکھا کہ ”چندہ چور کہاں ملیں گے، بی جے پی کے دفتر میں۔ عطیات چوری کے عظیم گناہ نے کروڑوں رام بھکتوں کے عقیدے کے ساتھ کھلواڑ کیا ہے، لیکن مودی حکومت قصورواروں کو بچانے میں مصروف ہے۔“ ساتھ ہی لکھا کہ ”آج اپوزیشن اراکین پارلیمنٹ نے اس عظیم گناہ کے خلاف زبردست احتجاج کیا۔ نریندر مودی اور امت شاہ ایوان میں آئیں اور ملک کو جواب دیں۔“ واضح رہے کہ پارلیمانی احاطے میں احتجاجی مارچ نکالنے سے قبل کانگریس کے قومی صدر اور راجیہ سبھا میں قائد حزب اختلاف ملکارجن کھڑگے کے چیمبر میں انڈیا بلاک کے فلور لیڈرس کی میٹنگ ہوئی۔ اس میٹنگ میں لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد اور کانگریس رہنما راہل گاندھی بھی موجود رہے۔ انڈیا بلاک کے لیڈران کے ساتھ پارلیمنٹ کے مانسون اجلاس سے متعلق اہم مسائل پر تبادلۂ خیال ہوا۔

مختصر مگر اہم خبریں

پاکستان کے نائب وزیر اعظم کے پوتے سمیت چار افراد غیر ملکی خواتین کے اغوا اور جنسی زیادتی کے الزام میں گرفتار

لاہور: پاکستان کے نائب وزیر اعظم اور وزیر خارجہ اسحاق ڈار کے پوتے محمد رضا ڈار سمیت چار افراد کو لاہور میں دو غیر ملکی خواتین کے مبینہ اغوا، اجتماعی جنسی زیادتی اور لاکھوں ڈالر کی بھتہ خوری کے مقدمے میں گرفتار کیا گیا ہے۔ متاثرہ خواتین کا تعلق نیدرلینڈز اور وینزویلا سے ہے۔ پولیس تحقیقات کے مطابق محمد رضا ڈار کی دونوں خواتین سے اکتوبر 2025 میں سنگاپور میں ملاقات ہوئی تھی اور وہ ایک کرپٹو کرنسی کاروبار میں شراکت دار تھے۔ خواتین کو مبینہ طور پر مقامی سرمایہ کاروں سے ملاقات کے لیے پاکستان آنے کی دعوت دی گئی اور وہ 26 جون کو اسلام آباد پہنچیں۔ شکایت کے مطابق 29 جون کو دونوں خواتین کو لاہور میں ایک تقریب کے بہانے ایک مکان پر لے جایا گیا، جہاں مسلح افراد نے انہیں مبینہ طور پر یرغمال بنایا، تشدد کیا اور رقم کا مطالبہ کیا۔ خواتین نے الزام لگایا کہ انہیں تقریباً تین روز تک قید رکھا گیا اور اس دوران بار بار جنسی زیادتی کا نشانہ بنایا گیا۔ ملزمان نے ان کے کمپیوٹرز اور ڈیجیٹل اثاثوں تک رسائی حاصل کرنے کی بھی کوشش کی۔ پولیس نے محمد رضا ڈار کے علاوہ حسن رضا، سکندر خان اور ساجد علی کو گرفتار کیا، جبکہ ایک اور ملزم کی تلاش جاری ہے۔ پاکستانی حکام کے مطابق خواتین نے طبی معائنہ اور قانونی کارروائی مکمل کرنے کے بعد ملک چھوڑ دیا۔ معاملے نے پاکستان میں سیاسی تنازع بھی کھڑا کر دیا ہے۔ سینیٹر فیصل واوڈا نے اسحاق ڈار سے استعفے کا مطالبہ کرتے ہوئے الزام لگایا کہ بااثر سیاسی خاندان سے تعلق کے باعث مقدمے کو دبانے کی کوشش کی گئی۔ تاہم الزامات ابھی عدالتی طور پر ثابت نہیں ہوئے اور گرفتار افراد کو قانون کے تحت ملزم تصور کیا جا رہا ہے۔

ایران کبھی نیوکلیئر ہتھیار حاصل نہیں کر سکے گا: ٹرمپ

واشنگٹن: امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ ایران کبھی بھی جوہری ہتھیار حاصل نہیں کر سکے گا اور اگر موجودہ مذاکرات ناکام ہوئے تو ایران کو سخت ترین فوجی کارروائی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ امریکی ٹی وی ’فاکس نیوز‘ کو انٹرویو دیتے ہوئے ڈونلڈ ٹرمپ کا کہنا تھا کہ دوسری جنگِ عظیم کے بعد کی سب سے بڑی فوجی کارروائی کی تیاری کے دوران ایران نے خود رابطہ کر کے مذاکرات کی درخواست کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت ایران سے بات چیت انتہائی مثبت انداز میں جاری ہے اور جلد کسی معاہدہ تک پہنچا جا سکتا ہے، تاہم اگر ایران اپنے وعدے سے پیچھے ہٹا تو اسے انتہائی سخت نتائج بھگتنا ہوں گے۔ امریکی صدر نے امید ظاہر کی کہ حالات اس نہج تک نہیں پہنچیں گے کیونکہ دونوں جانب سے بات چیت بہت اچھی جا رہی ہے۔ انہوں نے گلہ کیا کہ اگرچہ ایرانی فریق اس بات کا عوامی سطح پر اعتراف نہیں کرتا اور بعض اوقات یہ بھی کہہ دیا جاتا ہے کہ کوئی ملاقات ہی نہیں ہوئی جو کہ سراسر جھوٹ ہے، لیکن حقیقت میں ہمارے درمیان مذاکرات اچھے انداز میں چل رہے ہیں۔

امریکہ کے ۸۰/فیصد دفاعی میزائل ختم ہو چکے: رپورٹ

واشنگٹن: امریکہ کے اہم ترین میزائل ڈیفنس سسٹم ’تھاڈ‘ میں استعمال ہونے والے انٹرسیپٹرز (میزائلوں) کا تقریباً 80 فیصد ذخیرہ ختم ہو چکا۔ امریکی نشریاتی ادارے سی این این نے معاملے سے باخبر دو ذرائع کے حوالے سے رپورٹ کیا ہے کہ ایران کے خلاف جنگ کے آغاز سے اب تک امریکی فوج اپنے تھاڈ میزائلوں کے ذخیرہ کا تقریباً 80 فیصد حصہ استعمال کر چکی ہے جبکہ جنگ سے پہلے کی تعداد کے مقابلے میں ’پیٹریاٹ‘ انٹرسیپٹرز کا بھی لگ بھگ نصف ذخیرہ ختم ہو چکا ہے۔ سی این این کے مطابق گولہ بارود کے کم ہوتے ذخائر اور مشرق وسطیٰ میں امریکی اتحادیوں پر ایران کی ممکنہ جوابی کارروائی کے خدشات نے صدر ڈونلڈ ٹرمپ کو ایرانی تنصیبات پر بڑے پیمانے پر حملوں کا منصوبہ منسوخ کرنے پر آمادہ کیا۔ دوسری جانب پنٹگان اور وائٹ ہاؤس کے حکام نے گولہ بارود اور اسلحے کے ذخیرے میں کمی کے ان خدشات کو یکسر مسترد کر دیا ہے۔

عتیق احمد کے چھوٹے بیٹے آبان سمیت ۲/افراد کی سڑک حادثے میں موت

عتیق احمد کے 5 بیٹے تھے، جس میں سے اسد کو اپریل ۲۰۲۳/میں پولیس نے انکاؤنٹر میں مار گرایا تھا

عتیق احمد کے 5 بیٹے تھے، جس میں سے اسد کو اپریل 2023 میں پولیس نے انکاؤنٹر میں مار گرایا تھا۔ اس کے 2 بیٹے ابھی اسکول میں زیر تعلیم ہیں۔ علی احمد فی الحال جیل میں بند ہیں جس سے آبان ملنے جا رہا تھا۔ سابق رکن پارلیمنٹ عتیق احمد کے چھوٹے بیٹے آبان احمد سمیت 2 افراد کی سڑک حادثے میں موت ہو گئی، جبکہ 3 کی حالت نازک بتائی جا رہی ہے۔ ہندی نیوز پورٹل ’ٹی وی 9 بھارت ورش‘ پر شائع خبر کے مطابق آبان احمد اپنے بھائی علی احمد سے ملنے پریاگ راج سے جھانسی جیل جا رہے تھے۔ جھانسی کے تھانہ پونچھ علاقے میں ہائی وے پر ان کی کار ڈیوائڈر سے ٹکرا گئی اور دردناک حادثہ ہو گیا۔ واضح رہے کہ علی احمد کو پریاگ راج کے نینی جیل سے یکم اکتوبر 2025 کو جھانسی جیل شفٹ کر دیا گیا تھا تبھی سے وہ یہیں بند ہے۔ کار میں پریاگ راج کے پھٹوا کے رہنے والے 28 سالہ احزم ولد محمد فاروق، 30 سالہ محمد زید ولد جاوید احمد، 24 سالہ عمر ولد ارشد، آبان احمد ولد عتیق احمد اور سونو خان سوار تھے۔ اسی دوران راستے میں تھانہ پونچھ علاقے کے کھلی گاؤں کے پاس ہائی وے پر تیز رفتار کار بے قابو ہو کر ڈیوائڈر سے ٹکرا گئی۔ ٹکر اتنی شدید تھی کہ کار کا اگلا حصہ مکمل طور سے تباہ ہو گیا۔ حادثے میں عتیق احمد کے بیٹے آبان اور سونو خان کی موت ہو گئی ہے، دیگر 3 لوگوں کو نازک حالت میں جھانسی میڈیکل کالج بھیجا گیا ہے۔ موقع پر پہنچی پولیس آگے کی کارروائی میں مصروف ہو گئی ہے۔ ہندی نیوز پورٹل ’اے بی پی نیوز‘ پر شائع خبر کے مطابق عتیق احمد کے ایک قریبی رشتہ دار نے بتایا کہ یہ حادثہ جانور کو بچانے کے باعث پیش آیا۔ سامنے اچانک آ گئے جانور سے بچنے کی وجہ سے کار ڈیوائڈر سے ٹکرا گئی۔ قابل ذکر ہے کہ عتیق احمد کے 5 بیٹے تھے، جس میں سے اسد کو اپریل 2023 میں پولیس نے انکاؤنٹر میں مار گرایا تھا۔ اس کے 2 بیٹے ابھی اسکول میں زیر تعلیم ہیں۔ دوسری جانب علی احمد فی الحال جیل میں بند ہیں۔ علی احمد کو یکم اکتوبر 2025 کو پریاگ راج واقع نینی جیل سے جھانسی جیل شفٹ کیا گیا تھا۔

لکھیم پور کھیری تشدد معاملہ: ملزم آشیش مشرا کو نہیں ملی راحت

سپریم کورٹ نے پیرول بڑھانے سے کیا انکار

چیف جسٹس سوریہ کانت، جسٹس جوئے مالیہ باغچی اور جسٹس وی موہن پر مشتمل بنچ نے مشرا کی عرضی کو مسترد کر دیا۔ جس میں انہوں نے ضمانت کی شرطوں میں مزید راحت دینے کی اپیل کی تھی۔ سپریم کورٹ نے جمعرات کے روز 2021 کے لکھیم پور کھیری تشدد معاملے پر سماعت کی، اور اہم ملزم آشیش مشرا کی ضمانت کی شرطوں میں مزید سہولت دینے سے انکار کر دیا۔ چیف جسٹس (سی جے آئی) سوریہ کانت، جسٹس جوئے مالیہ باغچی اور جسٹس وی موہن پر مشتمل بنچ نے مشرا کی اُس عرضی کو مسترد کر دیا جس میں انہوں نے ضمانت کی شرطوں میں مزید راحت دینے کی اپیل کی تھی۔ آشیش مشرا کی جانب سے پیش ہوئے وکیل نے عدالت کو بتایا کہ موجودہ ضمانتی شرطوں کی وجہ سے وہ اپنے کنبے میں ہونے والی تقاریب میں بھی شامل نہیں ہو پا رہے ہیں۔ وکیل نے کہا کہ وہ اپنی بیٹیوں کی یوم پیدائش جیسی گھریلو تقاریب میں بھی شامل ہونے سے قاصر رہتے ہیں۔ انہی وجوہات کے سبب ضمانت کی شرطوں میں مزید راحت دینے کی اپیل کی گئی ہے۔ سماعت کے دوران چیف جسٹس سوریہ کانت نے واضح لفظوں میں کہا کہ ”فی الحال اس اپیل پر غور کرنے کی کوئی بنیاد نہیں ہے، اس لیے درخواست کو خارج کیا جاتا ہے۔“ اس کے ساتھ ہی عدالت نے آشیش مشرا کی درخواست کو رد کر دیا۔ قابل ذکر ہے کہ لکھیم پور کھیری واقعہ 3 اکتوبر 2021 میں پیش آیا تھا، جب کسان نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ کے دورے کے خلاف احتجاج کر رہے تھے۔ اس دوران تشدد بھڑک اٹھا اور توجہ کا مرکز بن گیا۔ اس تشدد اور تشدد کے بعد پیدا حالات میں 8 افراد کی موت ہوئی تھی۔ استغاثہ کے مطابق 4 کسانوں کو اسپورٹس یوٹیلیٹی وہیکل (ایس یو وی) نے کچل دیا تھا۔ اس کے بعد تشدد میں کار ڈرائیور، بی جے پی کے 2 کارکن اور ایک صحافی کی بھی موت ہو گئی تھی۔ آشیش مشرا اس معاملے کے کلیدی ملزمین میں شامل ہیں اور ان کے خلاف عدالت میں مقدمہ چل رہا ہے۔ اس معاملے میں انہیں پہلے ضمانت ملی تھی، لیکن اب شرطوں میں مزید راحت دینے کی اپیل کو سپریم کورٹ نے خارج کر دیا ہے۔

کانوڑیوں کے راستہ پر جانے سے پرہیز کریں، بلاضرورت باہر نہ نکلیں

تحریری حکم میں ہاسٹل انچارج مولانا اشرف عباس نے کہا کہ یہ ایڈوائزری طلبا کی سیکورٹی یقینی بنانے اور سالانہ کانوڑ یاترا کے دوران ڈسپلن بنائے رکھنے کے مقصد سے جاری کی گئی ہے

تحریری حکم میں ہاسٹل انچارج مولانا اشرف عباس نے کہا کہ یہ ایڈوائزری طلبا کی سیکورٹی یقینی بنانے اور سالانہ کانوڑ یاترا کے دوران ڈسپلن بنائے رکھنے کے مقصد سے جاری کی گئی ہے۔ اس وقت ہندوستان میں ’کانوڑ یاترا‘ زوروں پر ہے۔ کانوڑ یاترا کے دوران کئی مقامات سے تصادم کی خبریں بھی سامنے آئی ہیں۔ کہیں کانوڑیوں نے پولیس کی پٹائی کی ہے، تو کہیں اسٹوڈنٹس کی گاڑی پر کانوڑیوں نے حملہ کیا ہے۔ کانوڑ یاترا کی وجہ سے کئی مقامات پر ٹریفک جام کا بھی سامنا کرنا پڑ رہا ہے، جس سے کئی بار تصادم والے حالات پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس درمیان سہارنپور واقع مشہور تعلیمی ادارہ دارالعلوم دیوبند نے اپنے طلبا کی سیکورٹی کو یقینی بنانے کے لیے ایک اہم پیش رفت کی ہے۔ دارالعلوم دیوبند نے چل رہی کانوڑ یاترا کے پیش نظر اپنے طلبا کے لیے خصوصی ایڈوائزری جاری کی ہے۔ ادارہ طلبا سے کہا ہے کہ وہ احتیاطاً کانوڑ یاترا والے راستوں اور بھیڑ بھاڑ والے علاقوں میں بلاضرورت جانے سے پرہیز کریں۔ بدھ کی شام جاری تحریری حکم میں ہاسٹل انچارج مولانا اشرف عباس نے کہا کہ یہ ایڈوائزری طلبا کی سیکورٹی یقینی بنانے اور سالانہ کانوڑ یاترا کے دوران ڈسپلن بنائے رکھنے کے مقصد سے جاری کی گئی ہے۔ ایڈوائزری میں طلبا کو خاص طور سے کانوڑ والے راستوں اور جی ٹی روڈ پر غیر ضروری آمد و رفت سے بچنے کا مشورہ دیا گیا ہے۔ اگر کوئی بہت ضروری کام ہو، تو باہر جایا جا سکتا ہے، لیکن احتیاط کے ساتھ۔ دارالعلوم دیوبند نے ہدایت دی ہے کہ ضروری سفر کرنے والے طلبا صرف ریزرو ریلوے کوچ میں ہی سفر کریں اور اپنے ساتھ دارالعلوم کی طرف سے جاری شناختی کارڈ ہمیشہ رکھیں۔ جاری ایڈوائزری میں یہ بھی ذکر موجود ہے کہ سورج غروب ہونے کے بعد بغیر ادارہ کا شناختی کارڈ دکھائے کسی بھی طالب علم کو دارالعلوم کے احاطہ میں داخلے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ سیکورٹی، نظم و نسق اور ٹریفک کی روانی کو برقرار رکھنے کے لیے عام طور پر ایسے اعلانات جاری کیے جاتے ہیں۔ کانولیوں کے سفر کے دوران راستوں پر کافی بھیڑ ہوتی ہے، اس لیے انتظامیہ کی ہدایات پر عمل کرنا سب کی حفاظت کے لیے ضروری ہے۔ اگر باہر نکلنا ضروری ہو، تو پہلے سے ٹریفک ایڈوائزری چیک کریں اور متبادل راستوں کا انتخاب کریں۔ کانولیوں کے قافلوں کا احترام کریں اور کسی بھی قسم کی بحث یا تصادم سے بچیں۔ اپنے پاس مقامی پولیس اور ہیلپ لائن نمبرز محفوظ رکھیں تاکہ ضرورت پڑنے پر فوری رابطہ کیا جا سکے۔ تحریری حکم نامے میں ہاسٹل انچارج مولانا اشرف عباس نے کہا کہ یہ ایڈوائزری (ہدایت نامہ) طلبہ کی سیکورٹی کو یقینی بنانے اور سالانہ کانوڑ یاترا کے دوران نظم و ضبط (ڈسپلن) برقرار رکھنے کے مقصد سے جاری کی گئی ہے۔ کیا آپ کو اس کا کسی دوسری زبان (جیسے ہندی یا انگریزی) میں ترجمہ چاہیے؟ کیا آپ اس ایڈوائزری کے پس منظر یا کانوڑ یاترا کے بارے میں معلومات چاہتے ہیں؟

ای ۲۰ / پیٹرول: ہائی کورٹ نے گڈکری کے خلاف پوسٹوں کو ہٹانے کا حکم دیا

عدالت نے کہا کہ "یہ پوسٹس، اس کے چہرے پر، گالی، گھٹیا اور فحش ہیں

ممبئی: بمبئی ہائی کورٹ نے کہا کہ مرکزی وزیر نتن گڈکری کے خلاف سوشل میڈیا اور آن لائن ویب سائٹس پر اپ لوڈ کی گئی پوسٹس مکمل طور پر "بدتمیز، بدسلوکی، فحش اور ہتک آمیز" ہیں اور وزیر کو ای 20 ایندھن کے تنازع سے جوڑنے والے ایسے تمام مواد کو فوری طور پر ہٹانے کا حکم دیا۔ جسٹس عارف ڈاکٹر کی سنگل بنچ نے گڈکری کو عبوری راحت دی اور میٹا، ایکس کارپوریشن اور گوگل ایل ایل سی کو ہدایت دی کہ وہ فوری طور پر عہدوں کو ہٹانے کو یقینی بنائیں۔ عدالت نے کہا کہ "یہ پوسٹس، اس کے سامنے، بدسلوکی، گھٹیا اور فحش ہیں۔" اس میں مزید کہا گیا کہ اس طرح کی پوسٹس کے لیے آن لائن کوئی جگہ نہیں ہونی چاہیے جہاں ہر کوئی خاص طور پر نوجوان نسل تک ان تک رسائی حاصل کر سکے۔ ہائی کورٹ کا کہنا ہے کہ پلیٹ فارمز کو ایسی پوسٹوں کو رضاکارانہ طور پر ہٹانا چاہیے۔ بنچ نے میٹا، ایکس کارپوریشن اور گوگل ایل ایل سی جیسے آن لائن پلیٹ فارمز سے بھی سوال کیا کہ کیا ان کے پاس اس طرح کی پوسٹوں کو ہٹانے کا کوئی طریقہ کار ہے بغیر اس شخص کو عدالت سے رجوع کیا جائے۔ ہائی کورٹ نے کہا کہ پلیٹ فارمز کو ایسی پوسٹوں کو رضاکارانہ طور پر ہٹانا چاہیے۔ جسٹس ڈاکٹر نے کہا، "اس تمام ٹیکنالوجی کے ساتھ، کیا آپ کے پاس کوئی ایسا طریقہ کار نہیں ہے جہاں ٹرگرز ہوں؟ اگر کوئی کوئی فحش یا بدسلوکی والی چیز اپ لوڈ کرتا ہے، تو اسے فوراً اٹھا کر ڈیلیٹ کر دینا چاہیے۔ یہ بالکل گھٹیا بات ہے۔ کوئی صرف زہر اگل رہا ہے،" جسٹس ڈاکٹر نے کہا۔ عدالت نے کہا کہ اگر مستقبل میں ایسی ہی کوئی پوسٹس بشمول ڈیپ فیکس یا مصنوعی ذہانت (اے ائی) سے تیار کردہ مواد کو اپ لوڈ کیا جاتا ہے، تو وزیر آن لائن پلیٹ فارم سے رجوع کر سکتے ہیں، جو اس پر کارروائی کرے گا۔ جسٹس ڈاکٹر نے کہا، "مستقبل میں، کوئی ایسا طریقہ کار ہونا پڑے گا جس میں آن لائن پلیٹ فارم مواد کو اتارے بغیر کسی شخص کو عدالت جانے کی ضرورت ہے،" جسٹس ڈاکٹر نے کہا۔ بنچ نے اس معاملے کو چار ہفتوں کے بعد مزید سماعت کے لیے مقرر کیا، جب تک جواب دہندگان وزیر کی درخواست کے جواب میں اپنا حلف نامہ داخل کریں گے۔ گڈکری نے گزشتہ ہفتے، 27 جولائی کو، میٹا، ایکس کارپوریشن، گوگل ایل ایل سی اور نامعلوم افراد کے خلاف ایتھنول پالیسی پر ان کے خلاف اپ لوڈ کردہ "ہتک آمیز" ڈیپ فیکس اور AI سے تیار کردہ پوسٹس کے لیے مقدمہ دائر کیا۔ گڈکری کا دعویٰ ہے کہ ایتھنول ملاوٹ کی پالیسی فیصلہ سازی میں کوئی کردار نہیں ہے۔ روڈ ٹرانسپورٹ اور ہائی ویز کے مرکزی وزیر نے اپنے وکیل سندیپ لڈا کے ذریعے دائر عرضی میں کہا کہ 2003 کی حکومت نے ایتھنول بلینڈنگ پروگرام (ای بی پی) کو ایک قومی پالیسی اقدام کے طور پر متعارف کرایا تھا، جس کا مقصد مرحلہ وار طریقے سے ایتھنول کو پیٹرول کے ساتھ ملانا تھا۔ وزیر نے کہا کہ ایتھنول ملاوٹ کا پروگرام اور موجودہ حکومت کی طرف سے نافذ کردہ ای 20 پالیسی وزارت پٹرولیم اور قدرتی گیس کے زیر انتظام ہے، وہ ذاتی طور پر نہیں۔ وزارت نے اس کے بعد سے ای 20 پیٹرول کے نفاذ سے متعلق خدشات کو واضح کرنے کے لیے کئی سرکاری نوٹیفکیشن، پریس ریلیز اور بیانات جاری کیے ہیں۔ ای 20 پالیسی کے فیصلہ سازی کے عمل میں کوئی کردار نہ ہونے کے باوجود، وزیر نے دعویٰ کیا کہ نامعلوم صارفین نے ہتک آمیز اور گہرا جعلی مواد پھیلایا ہے، جس سے وہ ذاتی طور پر منسلک ہیں اور اس کے نفاذ کے ذمہ دار ہیں۔ درخواست میں کہا گیا کہ صارفین اس کے خلاف متعدد بدسلوکی اور مکروہ الزامات لگا رہے ہیں۔ گڈکری نے کہا کہ ان کے خلاف کم از کم 24 ایسی پوسٹیں ہیں جو انہیں ای 20 تنازعہ سے جوڑتی ہیں، عدالت سے ان کو ہٹانے کی درخواست کی ہے۔ ای بی پی کے نفاذ سے خاندانی فوائد کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے صارفین: گڈکری کی درخواستوزیر نے درخواست میں مزید کہا کہ "ہتک آمیز مواد" جھوٹے، بدنیتی سے اور بغیر کسی بنیاد کے الزام لگاتا ہے کہ اس نے اور ان کے خاندان کے افراد نے ای بی پی کے نفاذ سے ناجائز مالی فوائد حاصل کیے، بدعنوانی، اقربا پروری، مفادات کے تصادم، سرکاری عہدے کا غلط استعمال، اور سرکاری اختیارات کا غلط استعمال۔ جب کہ درخواست میں واضح کیا گیا کہ منصفانہ عوامی بحث یا حقیقی تبصروں کو روکنے کی کوئی کوشش نہیں کی جا رہی ہے، اس نے دعویٰ کیا کہ لاپرواہی اور ہتک آمیز الزامات نے قانونی تقریر کی حد کو عبور کیا ہے۔ درخواست میں الزام لگایا گیا کہ اس سے گڈکری کی ساکھ اور شخصیت کے حقوق کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔ سوٹ میں کہا گیا ہے کہ آن لائن پوسٹس میں لگائے گئے الزامات "جھوٹے، بدنیتی پر مبنی اور انتہائی ہتک آمیز ہیں، بغیر کسی شک وشبہ کے"۔ وزیر نے تمام جعلی اور من گھڑت مواد کو فوری طور پر ہٹانے اور مبینہ طور پر ان کی ساکھ کو داغدار کرنے والی پوسٹوں کی گردش کے خلاف مستقل حکم امتناعی کا مطالبہ کیا۔

ممبئی سائبر فراڈ کیس میں ۱۲ ملزمین گرفتار

گوا ویلا سے ایک گینگ کروڑوں کی دھوکہ دہی میں ملوث؛ ۵۰ کروڑ سے زائد بینک میں جمع شدہ منجمد، ڈی سی پی راج تلک روشن

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی سائبر فراڈ کے کیس میں متعدد بینک اکاؤنٹس اور سم کارڈ ایکٹیو سرگرم کرنے سائبر فراڈ کی واردات انجام دینے والے ایک گینگ کو پولس نے بے نقاب کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق پائیدھونی پولس اسٹیشن میں ۲۰۲۳ میں دھوکہ دہی کے کیس میں سائبر فراڈ کے کیس میں ملزمین کی گرفتاری عمل میں لائی گئی تھی اسی کیس کی پیش رفت میں ممبئی کرائم برانچ یونٹ ۲ نے گوا کولن گوٹ پولس اسٹیشن کی حدود میں کارروائی کی اور ریاست گوا میں ۱۲ ملزمین کو زیر حراست لیا ان کے قبضے سے ۱۵ لیپ ٹاپ، ۱۲۸،۱۱ اے ٹی ایم ۸۵ موبائل ۶۷ سم کارڈ ۲۲ چیک بک ۷۷ پاس بک ۶ راؤٹر، ۳ کی بورڈ، ۲ ماؤس ملزمین ۱۰۰ پینل رودر نامی سائٹس کا استعمال کیا کرتے تھے اور اسی کی مناسبت سے گیمنگ ایپ سے سائبر فراڈ کی واردات انجام دیا کرتے تھے سائبر فراڈ کی رقم نقدی اور ڈپازٹ کے نام بینک اکاؤنٹس میں جمع اور نکالی جاتی تھی اور تین فیصد کمیشن پر دبئی سے یہ گینگ آپریٹ کرتی تھی ملزمین کے بینک اکاؤنٹ کی تفصیلات معلوم کی گئی تو اس معاملہ میں سائبر ویب سائٹ ۱۹۳۰ میں ملک بھر میں ۸۳ شکایت درج کی گئی ہے ملزمین کو عدالت میں پیش کیا گیا جہاں عدالت نے انہیں ۱۱ اگست تک پولس ریمانڈ پر رکھنے کا حکم دیا گیا ہے یہ کارروائی ممبئی پولس کمشنر دیوین بھارتی کی ایما پر جوائنٹ پولس کمشنر کرائم انیل کنبھارے، ڈی سی پی راج تلک روشن نے انجام دی ہے ملزمین متعدد بینک اکاؤنٹس میں رقومات جمع کر کے لوگوں سے دھوکہ دہی کیا کرتے تھے یہ اطلاع آج یہاں ممبئی کرائم کے ڈی سی پی راج تلک روشن نے دی ہے انہوں نے کہا کہ گزشتہ ۵ سے ۶ ماہ میں اس گینگ نے سائبر فراڈ سے ۵۰۰ کروڑ کی منتقلی متعدد بینک اکاؤنٹ میں کی ہے جبکہ ان کے اکاؤنٹس میں ۵۰ کروڑ سے زائد پائے گئے ہیں انہیں منجمد کر دیا گیا ہے انہوں نے بتایا کہ ملزمین سے متعلق ممبئی میں تفتیش سے یہ انکشاف ہوا کہ ان کے اکاؤنٹس گوا میں بھی ہے اور گوا سے ہی گینگ آپریٹ کرتی ہے یہ گینگ گوا میں بیچ کے پاس ایک ویلا سے آپریٹ کیا کرتی تھی یہاں سے ۱۲ ملزمین کی گرفتاری عمل میں لائی گئی ہے۔ ممبئی پولیس نے حال ہی میں ایک بڑے سائبر فراڈ ریکیٹ کا پردہ فاش کرتے ہوئے ۳ فرضی کال سینٹرز پر چھاپہ مارا اور ۱۲ ملزمین کو گرفتار کر لیا ہے۔ یہ کارروائی ممبئی کے گوونڈی پولیس اور سائبر سیل کی ٹیم نے کورلا ویسٹ کے کوہ نور سٹی مال اور دیگر مقامات پر کی۔

پیدائش اور موت کے اندراج سے متعلق مختلف درخواستیں قبول کرنے کیلئے بی ایم سی کے وارڈ وار سٹیزن

فیسی لیٹیشن سینٹرز (سی ایف سی) پر کمپیوٹر سسٹم کی خصوصی سہولت دستیاب

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی پیدائش اور موت کے رجسٹریشن ایکٹ، 1969 کے تحت، ممبئی میونسپل کارپوریشن (BMC) کے پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ نے اپنے تمام وارڈ دفاتر کے سٹیزن فیسیلیٹیشن سینٹرز (CFCs) پر وقف کاؤنٹر دستیاب کرائے ہیں۔ یہ کاؤنٹر میونسپل حدود کے اندر پیدائش اور اموات کے اندراج کی سہولت فراہم کرتے ہیں اور رجسٹرڈ پیدائش اور موت کے سرٹیفکیٹس میں ضروری اصلاحات کو سنبھالتے ہیں۔ درج ذیل آن لائن خدمات اب وارڈ کی سطح کے شہری سہولت مراکز پر دستیاب ہیں: 1. بچے کا نام داخل کرنا؛ 2. پیدائش/موت کے سرٹیفکیٹ کی اصلاح (نئے CRS پورٹل پر رجسٹرڈ ریکارڈز کے لیے)؛ 3. پرانے پیدائش/موت کے سرٹیفکیٹس کو نئے QR-کوڈ سرٹیفکیٹس میں تبدیل کرنا؛ اور 4. شادی کے سرٹیفکیٹ کی اصلاح۔ یہ نیا کمپیوٹر سسٹم شہریوں کو اس قابل بناتا ہے کہ وہ اپنی درخواستوں کا سٹیٹس چیک کر سکیں اور برتھ سرٹیفکیٹس میں ایک مقررہ وقت میں تصحیح حاصل کر سکیں۔ یہ سہولت شہریوں کو سٹیزن فیسیلیٹیشن سنٹر میں اپنی درخواست کی حیثیت کے بارے میں پوچھ گچھ کرنے کی اجازت دیتی ہے۔ بی ایم سی کمشنر شریمتی اشونی بھیڈے نے ہدایت دی ہے کہ سسٹم کے اگلے مرحلے میں ایس ایم ایس پر مبنی نوٹیفکیشن کا آپشن متعارف کرایا جائے تاکہ شہریوں کو ان کی درخواست کی حیثیت سے آگاہ رکھا جا سکے۔ ایڈیشنل میونسپل کمشنر (سٹی پراجکتا ورما لاونگارے نے اس بات کو یقینی بنانے کے لیے ہدایات جاری کی ہیں کہ شہریوں کو ایک آن لائن فارمیٹ میں خدمات فراہم کی جائیں جو آسان، شفاف اور موثر ہو۔ ممبئی میونسپل کارپوریشن (BMC) نے تمام میونسپل وارڈوں میں واقع سٹیزن فیسیلیٹیشن سینٹرز (CFCs) کے ذریعے پیدائش اور اموات سے متعلق مختلف درخواستوں کو قبول کرنے کے لیے ایک نیا کمپیوٹرائزڈ نظام شروع کیا ہے۔ سی ایف سی میں ہی درخواستوں کا اسٹیٹس چیک کرنے کی سہولت بھی فراہم کی گئی ہے۔ نتیجتاً، شہریوں کو اپنی درخواستوں کی پیروی کے لیے میڈیکل آفیسرز کے پاس جانے کی ضرورت نہیں رہے گی۔ اس سے قبل شہریوں کو پیدائش اور موت کے سرٹیفکیٹ، ریکارڈ میں تصحیح اور پیدائشی سرٹیفکیٹ میں بچے کا نام شامل کرنے کے لیے متعلقہ محکمہ صحت کے دفتر میں میڈیکل آفیسر کو جسمانی طور پر درخواستیں جمع کروانا پڑتی تھیں۔ جمع کرائی گئی درخواست کا اسٹیٹس جاننے کے لیے شہریوں کو دوبارہ دفتر کا چکر لگانا پڑا۔ مزید برآں، محکمے کو زیر التواء درخواستوں کی مؤثر طریقے سے نگرانی کرنے اور کام کے بوجھ کو سنبھالنے میں چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑا۔ اس پس منظر میں یہ اہم فیصلہ کیا گیا ہے۔ ایڈیشنل میونسپل کمشنر محترمہ پراجکتا ورما لاونگارے نے یقین ظاہر کیا ہے کہ یہ نظام مقررہ مدت کے اندر پیدائشی سرٹیفکیٹ جاری کرنے میں سہولت فراہم کرے گا۔ پیدائش اور موت کے ریکارڈ میں تصحیح، پیدائش/موت کے سرٹیفکیٹ حاصل کرنے، اور پیدائش کے سرٹیفکیٹ میں بچے کا نام شامل کرنے (15 سال تک کی عمر کے بچوں کے لیے) جیسے معاملات کے لیے درکار درخواستیں اور تجویز کردہ دستاویزات CFC کاؤنٹرز پر قبول کیے جائیں گے۔

ممبئی ہاؤسنگ سوسائٹیوں کو فٹ پاتھوں سے ریمپ اور تجاوزات کو

فوری طور پر ہٹانے کا حکم بصورت دیگر سخت کاروائی عمل میں لائی جائے گی

ممبئی میں فٹ پاتھوں کا مقصد شہریوں کو محفوظ طریقے سے اور آسانی سے چلنے کی اجازت دینا ہے۔ اس لیے فٹ پاتھوں پر ہاؤسنگ سوسائٹیوں یا کاروباری مالکان کی جانب سے غیر مجاز ریمپ، تجاوزات، کمرشل ڈھانچے یا کسی اور قسم کی رکاوٹ کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔ ہاؤسنگ سوسائٹیز اور یونٹ مالکان جنہوں نے فٹ پاتھوں پر ریمپ بنائے ہیں یا دوسری تجاوزات قائم کر رکھی ہیں انہیں ایک ماہ کے اندر اپنے خرچے سے ہٹانا ہو گا۔ بی ایم سی کمشنر اشونی بھیڈے نے واضح انتباہ جاری کیا ہے کہ ایسا نہ کرنے پر میونسپل کارپوریشن متعلقہ فریقوں کے خلاف سخت کارروائی کرے گی۔ ممبئی میونسپل کارپوریشن غیر مجاز ہاکروں اور تجاوزات کے فٹ پاتھوں کو صاف کرنے کے لیے پورے شہر میں پیڈسٹرین فرسٹ مہم کو موثر طریقے سے نافذ کر رہی ہے، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ وہ رکاوٹوں سے پاک رہیں۔ اس مہم کے ایک حصے کے طور پر، بی ایم سی کمشنر اشونی بھیڈے نے آج (6 اگست 2026) مغربی مضافاتی علاقوں کے K-West اور P-South وارڈوں کے کئی علاقوں کا ایک آن سائٹ معائنہ کیا۔ ان میں سوامی وویکانند مارگ، رام گنیش گڈکری مارگ، بندو گور مارگ، گورگاؤں ریلوے اسٹیشن کی طرف جانے والی سڑک، شیٹھ شری دیوراج جی گنڈ یچا چوک، گورگاؤں اسٹیشن کے قریب ٹماٹر گلی، اور دودھ ساگر مارگ شامل ہیں۔ اس معائنہ کے دورے کے دوران کمشنر اشونی بھیڈے نے فٹ پاتھوں سے تجاوزات کو مکمل طور پر ہٹانے اور شہریوں کیلئے آسانی سے چلنے کے قابل بنانے کی ہدایات جاری کیں۔ کمشنر بھیڈے نے تجاوزات، ریمپ، تجارتی ڈھانچوں اور پیدل چلنے والوں کے راستے میں رکاوٹیں کھڑی کرنے والی دیگر رکاوٹوں کا جائزہ لیا۔ انہوں نے متعلقہ عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ اس بات کو یقینی بنانے کے لیے فوری کارروائی کریں کہ فٹ پاتھ کی دستیاب جگہ کو عوام کے استعمال کے لیے مکمل طور پر کھول دیا جائے۔ کے۔ ویسٹ وارڈ میں، پیڈسٹرین فرسٹ مہم کے تحت، پہلے مرحلے کا مقصد 320 کلومیٹر فٹ پاتھوں سے تجاوزات کو ختم کرنا ہے، تاکہ انہیں شہریوں کے لیے قابل رسائی بنایا جا سکے۔ مزید برآں، K-West وارڈ میں کل 355 سڑکوں میں سے 27 کو اس اقدام کے لیے منتخب کیا گیا ہے۔ ان سڑکوں پر 7.37 کلومیٹر تک پھیلے فٹ پاتھوں کو تجاوزات سے پاک کیا جا رہا ہے۔ میونسپل کارپوریشن کی شہریوں سے اپیل: K-West اور P-South وارڈز میں، ہاؤسنگ سوسائٹیوں یا دکانوں کے مالکان کی جانب سے گاڑیوں تک رسائی کی سہولت کے لیے بنائے گئے ریمپ اکثر پیدل چلنے والوں کے راستے میں رکاوٹ بنتے ہیں۔ اس طرح کی رکاوٹیں بزرگ شہریوں، خواتین، بچوں اور مختلف معذور افراد کو فٹ پاتھ سے ہٹ کر سڑک پر چلنے پر مجبور کرتی ہیں، جس سے پیدل چلنے والوں کی حفاظت خطرے میں پڑ جاتی ہے۔ اس معاملے کو سنجیدگی سے دیکھتے ہوئے کمشنر بھیڈے نے ایسے ریمپ کو فوری طور پر ہٹانے کا حکم دیا۔

نئے اربن کوآپریٹیو بینک کھولنے عنقریب رہنمایانہ خطوط کا اجراء

قرضوں کی نگرانی کے نظام کا جائزہ لینا وقت کی ضرورت: آر بی آئی

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ریزرو بینک آف انڈیا کے گورنر سنجے ملہوترا نے اربن کوآپریٹیو بینک کھولنے کے نئے لائسنس جاری کرنے سے متعلق رہنما خطوط کا مسودہ جلد جاری کرنے کا آج اعلان کیا۔ آر بی آئی مانیٹری پالیسی کمیٹی کے دو ماہی اجلاس کے فیصلوں اور نتائج کی اطلاع دیتے ہوئے آر بی آئی گورنر نے اپنے بیان میں کہا، "اربن کوآپریٹیو بینکوں (یو سی بی) کی لائسنسنگ سے متعلق بحث کے خط پر موصول ہونے والے تجاویز کی بنیاد پر، ہم اربن کوآپریٹیو بینکوں کو دوبارہ لائسنس جاری کرنے کیلئے مسودہ رہنما خطوط جاری کر رہے ہیں۔" انہوں نے کہا، "سال 2008 میں دیہی کوآپریٹیو بینکوں کیلئے قرضوں کی نگرانی کے نظام میں آخری بار ترمیم کی جانے کے بعد حاصل ہونے والے تجربے اور اس عرصے کے دوران ہونے والی پیش رفت کو مدنظر رکھتے ہوئے، اس نظام کے جامع جائزے کے بعد ہم مسودہ ہدایات جاری کر رہے ہیں۔" ریزرو بینک نے اربن کوآپریٹیو بینکوں کی لائسنسنگ پر ایک بحث کا خط اسی سال 13 جنوری کو اسٹیک ہولڈرز سے تجاویز حاصل کرنے کیلئے شائع کیا تھا۔ تقریباً دو دہائیوں کے وقفے کے بعد نئے لائسنس جاری کرنے کے عمل پر موصول ہونے والے تجاویز کے تجزیے کے بعد یہ فیصلہ لیا گیا ہے کہ شہری کوآپریٹیو بینکوں کو آن ٹیپ کی بنیاد پر دوبارہ لائسنس جاری کیے جائیں گے۔ اس سلسلے میں مسودہ رہنما خطوط جلد ہی اسٹیک ہولڈرز سے مشاورت کیلئے جاری کیے جائیں گے۔ دیہی کوآپریٹیو بینکوں میں غیر متوازن قرض کے خطرے کے انتظام سے متعلق احتیاطی ضوابط کیلئے مرکزی بینک کے جائزے سے متعلق رہنما خطوط اب تک سال 2008 میں جاری کردہ رہنما خطوط پر مبنی رہے ہیں۔ آر بی آئی نے کہا ہے کہ چونکہ عام طور پر بینکنگ کے شعبے اور خاص طور پر کوآپریٹیو بینکنگ کے شعبے میں گزشتہ برسوں کے دوران نمایاں توسیع اور تبدیلیاں ہوئی ہیں، اس لیے ان ہدایات کا جائزہ لینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس کا مقصد ایک مضبوط اور متحرک کوآپریٹیو بینکنگ کے شعبے کو فروغ دینا ہے، ساتھ ہی انتہائی مرکوز قرض کی تقسیم سے پیدا ہونے والے خدشات کو حل کرنا بھی ہے۔ اس سلسلے میں مسودہ ترمیمی ہدایات جامع اسٹیک ہولڈر مشاورت + کیلئے جاری کی جا رہی ہیں۔ گورنر نے اپنے بیان میں واضح کیا کہ کوآپریٹیو بینکنگ سیکٹر میں قرضوں کی نگرانی کے موجودہ نظام کا جائزہ لینا وقت کی اہم ضرورت ہے تاکہ مالیاتی نظام کو مزید محفوظ اور مستحکم بنایا جا سکے۔

بریلی شریف میں 200 سالہ جشن خدمات افتاء خاندان

اعلیٰ حضرت کے موقع پر پانچ ممتاز مفتیان کرام کو مفتی اعظم ایوارڈ پیش

بریلی شریف: دوسوسالہ جشنِ خدماتِ افتاء خاندانِ اعلیٰ حضرت کے مبارک موقع پر رضا اکیڈمی، ممبئی کی جانب سے "مفتیِ اعظم ایوارڈ" کی تقسیم کا باوقار سلسلہ شروع کر دیا گیا۔ اس موقع پر اہلِ سنت کے پانچ ممتاز مفتیانِ کرام کی علمی، دینی، فقہی اور افتائی خدمات کے اعتراف میں انہیں "مفتیِ اعظم ایوارڈ" سے نوازا گیا۔ رضا اکیڈمی، ممبئی کے بانی وصدر، الحاج محمد سعید نوری نے بریلی شریف میں منعقدہ تقریب کے دوران درج ذیل جلیل القدر علماء و مفتیانِ کرام کی خدمت میں ایوارڈ پیش کیا: حضرت علامہ مولانا مفتی صالح صاحب خلیفہِ حضور مفتیِ اعظم ہند۔ حضرت علامہ مفتی عبدالرحمن صاحب خلیفہِ حضور مفتیِ اعظم ہند۔ حضرت علامہ مفتی شہید عالم صاحب جامعہ نوریہ رضویہ، بریلی شریف۔ حضرت علامہ مولانا محمد حنیف خان صاحب بانی، امام احمد رضا اکیڈمی، بریلی شریف۔ حضرت علامہ مولانا مفتی رفیق عالم صاحب سابق مفتی، دارالعلوم رضویہ نوریہ، بریلی شریف۔ اس موقع پر الحاج محمد سعید نوری نے کہا کہ خاندانِ اعلیٰ حضرت کی دوسوسالہ مسلسل افتائی خدمات عالمِ اسلام کا ایک عظیم علمی سرمایہ ہیں۔ ان خدمات کو خراجِ تحسین پیش کرنے اور فقہِ اسلامی کی ترویج و اشاعت میں نمایاں کردار ادا کرنے والے مفتیانِ کرام کی عزت افزائی کے لیے مفتیِ اعظم ایوارڈ کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ عرسِ رضوی کے مبارک موقع پر اس اعزاز کی تقسیم کا آغاز کیا گیا ہے، اور ان شاء اللہ تعالیٰ مستقبل قریب میں ملک کے دیگر ممتاز مفتیانِ کرام کو بھی ان کی گراں قدر دینی، علمی اور افتائی خدمات کے اعتراف میں "مفتیِ اعظم ایوارڈ" پیش کیے جائیں گے۔ اہلِ علم نے رضا اکیڈمی کے اس اقدام کو نہایت قابلِ تحسین قرار دیتے ہوئے امید ظاہر کی کہ اس سے علمی و افتائی خدمات کی قدر افزائی کا جذبہ مزید فروغ پائے گا اور نئی نسل کو علماء و مفتیانِ کرام کی دینی خدمات سے آگاہی حاصل ہوگی۔

ایم ایل اے ابوعاصم اعظمی کی مانخورد شیواجی نگر ترقیاتی کاموں کے سلسلے میں مضافاتی ضلع کلکٹر کے ساتھ اہم میٹنگ

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) مقامی ایم ایل اے ابوعاصم اعظمی نے ممبئی کے مضافاتی ضلع کلکٹر (آئی اے ایس) سوربھ کٹیار سے ملاقات کی تاکہ مانخورد شیواجی نگر (گوونڈی) اسمبلی حلقہ میں مختلف زیر التواء اور اہم ترقیاتی منصوبوں پر تفصیلی بات چیت کی جا سکے۔ ملاقات میں علاقے میں تعلیم، سماجی بہبود اور بحالی سے متعلق اہم مسائل کے حوالے سے تعمیری بات چیت ہوئی۔ میٹنگ کے دوران ایم ایل اے اعظمی نے ضلع کلکٹر کے سامنے کلیدی مطالبات پیش کیے، جن میں مانخورد گوونڈی علاقے میں ڈگری کالج کے لیے سرکاری اراضی مختص کرنا، شیعہ مسلم کمیونٹی کے لیے تعزیہ کی تدفین کے لیے مناسب جگہ کی فراہمی، اور ٹرانزٹ کیمپوں میں رہنے والے مکینوں کی بحالی کے مسائل کا فوری حل شامل ہے۔ میٹنگ کے بعد ایم ایل اے ابوعاصم اعظمی نے خطاب کرتے ہوئے کہا، عوامی مفاد اور حلقہ کی ہمہ جہت ترقی میرے بنیادی مقاصد ہیں۔ ضلع کلکٹر کے ساتھ ملاقات بہت مثبت رہی، اور مجھے یقین ہے کہ انتظامیہ جلد ہی اٹھائے گئے مسائل کے بارے میں سازگار فیصلے کرے گی۔ ایم ایل اے ابوعاصم اعظمی نے اپنے انتخابی حلقے مانخورد شیواجی نگر (گوونڈی) میں بنیادی ڈھانچے، عوامی صحت، اور تعلیم کی بہتری کے لیے کئی اہم ترقیاتی کام انجام دیے ہیں اور مسلسل نئے منصوبوں پر کام کر رہے ہیں۔ لوٹس کالونی اور دیگر پسماندہ علاقوں میں پانی کی نکاسی کے لیے نئی ڈرینج لائنیں بچھائی گئی ہیں اور عوامی مقامات پر نئے شیڈز تعمیر کیے گئے ہیں۔ انہوں نے اسمبلی میں نٹور پارے خ کمپاؤنڈ کی خستہ حال عمارتوں کی فوری مرمت اور وہاں مارکیٹ، اسٹریٹ لائٹس، اور کھیل کے میدان فراہم کرنے کا مطالبہ اٹھایا ہے۔

بھارت کے زرمبادلہ ذخائر تین ماہ کی بلند ترین سطح پر

چھ ماہ میں سب سے بڑا ہفتہ وار اضافہ

ممبئی: بھارت کے زرمبادلہ کے ذخائر میں نمایاں اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے اور 31 جولائی تک یہ بڑھ کر 692.9 ارب ڈالر تک پہنچ گئے، جو تقریباً تین ماہ کی بلند ترین سطح ہے۔ ایک ہفتے کے دوران ذخائر میں تقریباً 10.5 ارب ڈالر کا اضافہ ہوا، جو گزشتہ چھ ماہ میں سب سے بڑا ہفتہ وار اضافہ ہے۔ زرمبادلہ ذخائر میں اضافے کی بڑی وجہ ریزرو بینک آف انڈیا کی جانب سے جون میں شروع کی گئی غیر ملکی کرنسی ڈپازٹ مہم کو قرار دیا جا رہا ہے۔ بینکوں نے 31 جولائی تک فارین کرنسی نان۔ ریزیڈنٹ ڈپازٹس کے ذریعے تقریباً 36.7 ارب ڈالر جمع کیے ہیں۔ ماہرین کا خیال ہے کہ موجودہ رفتار برقرار رہنے کی صورت میں بھارت کے زرمبادلہ ذخائر آنے والے ہفتوں میں 700 ارب ڈالر کی سطح عبور کر سکتے ہیں۔ مضبوط ذخائر سے ریزرو بینک کو عالمی سطح پر تیل کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ کے دوران روپے کو سہارا دینے کی زیادہ صلاحیت حاصل ہوگی۔ آر بی آئی گورنر سنجے ملہوترا کے مطابق بھارت کے زرمبادلہ ذخائر 10 ماہ سے زیادہ کی درآمدات کے لیے کافی ہیں جبکہ یہ ملک کے بیرونی قرضوں کے تقریباً 90.8 فیصد کے مساوی ہیں۔ متعلقہ ہفتے کے دوران بھارتی روپیہ بھی ڈالر کے مقابلے میں 1.2 فیصد مضبوط ہوا، جو چار ماہ کی بہترین ہفتہ وار کارکردگی تھی۔

کوہ نور اپارٹمنٹ سانحہ: تین ستونوں کی بیک وقت مرمت، 10 افراد ہلاک

ایک گرفتار، کلیدی ملزمان مفرور، غیر قانونی تعمیرات اور بلدیاتی نظام پر سنگین سوالات

بھیونڈی شہر کے بھنڈاری کمپاؤنڈ واقع چار منزلہ کوہ نور اپارٹمنٹ کا ایک حصہ منہدم ہونے کا سانحہ صرف ایک عمارت کے گرنے کا واقعہ نہیں بلکہ شہری منصوبہ بندی، تعمیراتی ضابطوں، بلدیاتی نگرانی اور انسانی جانوں کے تحفظ سے متعلق پورے نظام کی ناکامی کی علامت بن کر سامنے آیا ہے۔ اس دلخراش حادثے میں 10 افراد جاں بحق اور 3 افراد شدید زخمی ہوئے، جبکہ درجنوں خاندان ایک لمحے میں بے گھر ہو گئے اور برسوں کی جمع پونجی ملبے تلے دب گئی۔ تحقیقات کے ابتدائی مرحلے میں سامنے آنے والے حقائق نے حادثے کو مزید سنگین بنا دیا ہے۔ متاثرہ مکینوں کا الزام ہے کہ عمارت کے تین اہم ستونوں کی مرمت بیک وقت کی جا رہی تھی، جبکہ بلدیہ کا کہنا ہے کہ نہ مرمت کی اجازت لی گئی تھی اور نہ کسی مستند اسٹرکچرل انجینئر کی نگرانی حاصل تھی۔ دوسری جانب پولیس نے مرمتی کام کی نگرانی کرنے والے ایک شخص کو گرفتار کر لیا ہے، مگر مبینہ بلڈر بلال ابو بکر خان اور اس کا پارٹنر دانش اعجاز احمد شیخ اب بھی مفرور ہیں۔ مقامی رہائشیوں کے مطابق سانحے سے چند گھنٹے پہلے ہی عمارت سے غیر معمولی آوازیں آنا شروع ہو گئی تھیں۔ ستونوں اور دیواروں میں نئی دراڑیں پڑنے لگیں، جس کے بعد خوفزدہ مکین ایک دوسرے کو خبردار کرتے رہے۔ جبکہ کئی خاندان اپنے بچوں اور ضروری سامان کے ساتھ عمارت سے باہر نکل آئے۔ تاہم کچھ رہائشی ابھی اپنا سامان سمیٹ ہی رہے تھے کہ 30 جولائی کی رات تقریباً 11:30 بجے بی ونگ اچانک زمین بوس ہو گئی اور چند سیکنڈ میں پورا علاقہ ملبے، گرد و غبار اور چیخ و پکار سے گونج اٹھا۔ اگر تین پلر کو ایک ساتھ مرمت کے لیے اسے کھولا نہ جاتا تو عمارت شاید نہ گرتی، حادثے سے محفوظ بچنے والی گراؤنڈ فلور کی رہائشی کومل اروند گپتا کے مطابق ان کے والد نے برسوں کی محنت سے یہ فلیٹ خریدا تھا، مگر چند لمحوں میں سب کچھ ختم ہو گیا۔ انہوں نے بتایا کہ مرمت کے دوران تین اہم ستونوں کا کنکریٹ ایک ساتھ توڑ دیا گیا تھا اور ان کے نیچے عارضی بانسوں کا سہارا دیا جا رہا تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر ایک وقت میں صرف ایک ستون کی مرمت کی جاتی اور باقی ستون اپنی جگہ مضبوط رہتے تو شاید پوری عمارت منہدم نہ ہوتی۔ کومل کے مطابق جیسے ہی ستونوں کے نیچے بانس لگائے جا رہے تھے، پوری عمارت بیٹھنے لگی۔ وہ اپنے والدین کے ساتھ جان بچانے کے لیے باہر بھاگیں، مگر گٹر کے پانی میں پھنس گئیں۔ کچھ دیر تک وہ ملبے کے نیچے دبی رہیں اور اپنے والدین کو آواز دیتی رہیں، لیکن شور اور ملبے کے باعث کوئی کسی کی آواز نہ سن سکا۔ چوتھی منزل کے رہائشی کرشنا نشاد نے بتایا کہ اچانک پوری عمارت لرزنے لگی۔ سیڑھیوں سے نکلنا ممکن نہ رہا تو انہوں نے پانی کا پائپ نیچے لٹکایا اور پہلے اپنے بھائی کو، پھر ایک ایک کر کے دیگر افراد کو نیچے اتارا۔ ان کے مطابق اگر چند سیکنڈ کی بھی تاخیر ہوتی تو شاید وہ سب ملبے تلے دب جاتے۔ اسی طرح تیسرے فلور کے رہائشی مہتاب نے بتایا کہ وہ حادثے سے چند لمحے پہلے نیچے آئے تھے۔ واپسی پر عمارت کو جھکتے دیکھا تو اہلیہ کے ساتھ فوراً باہر نکلے۔ نیچے گٹر کا پانی جمع تھا، مگر جان بچانے کے لیے انہیں اسی پانی سے گزر کر باہر آنا پڑا۔ حادثے کے فوراً بعد این ڈی آر ایف، ٹی ڈی آر ایف، فائر بریگیڈ، بھیونڈی پولیس اور بھیونڈی نظام پور میونسپل کارپوریشن کی ٹیمیں موقع پر پہنچ گئیں۔ مسلسل بارش، تنگ گلیاں اور بھاری ملبہ ریسکیو آپریشن میں بڑی رکاوٹ بنے رہے، اس کے باوجود پوری رات امدادی کارروائیاں جاری رہیں۔ ملبے سے 10 افراد کی لاشیں نکالی گئیں۔

اپنی تجارت کو نئی بلندیوں پر لے جائیں

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا پروڈکٹ یا سروس پورے مہاراشٹر کے قارئین تک پہنچے؟
ممبئی رابطہ کے ساتھ اپنی کاروباری شناخت کو مضبوط کریں۔

ہم پیش کرتے ہیں:

شہر کے قارئین تک پہنچنے کا سنہری موقع
روزانہ شائع ہونے والا پرچم دار اخبار
تجارتی اشتہارات کیلئے منفرد اور مؤثر پلیٹ فارم
آپ کے کاروباری شناخت اور فروخت میں اضافہ

رابطہ کریں: 75061 00010 = 70399 66616

ای میل کریں: mumbaiараabta@gmail.com

ابھی اشتہار بک کریں اور اپنی تجارت کو قارئین تک پہنچائیں!

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر
MUMBAIRAABTA

بنگلہ دیش کی معیشت سطح پر مستحکم، اندر سے نازک: تجزیہ

بنگلہ دیش میں جولائی بغاوت کے دو سال بعد جین زی سیاست اور جمہوریت کو نئے چیلنجز کا سامنا

ڈھاکہ: بنگلہ دیش کی جولائی بغاوت کے دو سال بعد جنوبی ایشیا میں نوجوانوں، بالخصوص جن زی کی قیادت میں ہونے والی سیاسی اور سماجی تحریکوں نے جمہوریت، ریاستی اداروں اور احتجاج کی سیاست کے حوالے سے ایک نئی بحث کو جنم دیا ہے۔ بنگلہ دیش کے ساتھ بھارت اور نیپال میں بھی حالیہ برسوں میں نوجوان مختلف مسائل پر سڑکوں پر نکلے ہیں۔ بنگلہ دیش میں جولائی 2024 کی طلبہ تحریک ابتدا میں سرکاری ملازمتوں میں کوٹہ نظام کے خلاف شروع ہوئی لیکن جلد ہی ایک وسیع حکومت مخالف تحریک میں تبدیل ہوگئی۔ اس کے نتیجے میں شیخ حسینہ کی طویل حکومت کا خاتمہ ہوا اور ملک ایک نئے سیاسی دور میں داخل ہوا۔ اسی طرح بھارت میں امتحانات میں مبینہ بے ضابطگیوں، شفافیت اور دیگر مسائل پر طلبہ کے احتجاج دیکھنے میں آئے، جبکہ نیپال میں بھی نوجوانوں کی قیادت میں مختلف سیاسی مہمات نے روایتی سیاسی جماعتوں اور اداروں کو چیلنج کیا ہے۔ تاہم مضمون میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ نوجوانوں کی طاقت جمہوری تبدیلی کا اہم ذریعہ ضرور بن سکتی ہے، لیکن سوشل میڈیا کے دور میں غلط معلومات، جذباتی بیانیے اور اداروں پر تیزی سے کم ہوتا اعتماد ایسی تحریکوں کو غیر متوقع سمت بھی دے سکتا ہے۔ احتجاج اور جمہوری اصلاح کے درمیان توازن برقرار رکھنا اس لیے انتہائی اہم ہے۔ جن زی کی سیاسی سرگرمی یہ ظاہر کرتی ہے کہ جنوبی ایشیا کی نئی نسل حکمرانوں اور روایتی اداروں سے زیادہ شفافیت، جواب دہی اور بہتر طرز حکمرانی چاہتی ہے۔ لیکن پائیدار جمہوری تبدیلی کے لیے سڑکوں پر احتجاج کے ساتھ مضبوط ادارے، قانون کی حکمرانی اور آئینی عمل بھی ناگزیر ہیں۔ دریں اثنا بنگلہ دیش بینک کرنسی کے محاذ پر غیر معمولی طور پر سازگار پوزیشن سے مانیٹری پالیسی کو ڈھیل دینا شروع کر رہا ہے۔ مسلسل افراط زر اور بینکاری نظام میں گہرے تناؤ کے باوجود، ٹکا گزشتہ سال کے دوران جنوبی ایشیا اور پڑوسی معیشتوں میں سب سے زیادہ مستحکم کرنسیوں میں شامل رہا ہے، جبکہ زرمبادلہ کے ذخائر تیزی سے بحال ہوئے ہیں۔ پھر بھی یہ استحکام ایک زیادہ مشکل گھریلو مسئلہ کو چھپا دیتا ہے: سستی رقم نجی سرمایہ کاری کو بحال کرنے کے بجائے حکومت کی مالی اعانت ختم کر سکتی ہے۔ تقریباً دو سال تک، بنگلہ دیش کے مرکزی بینک نے قیمتوں کے مسلسل دباؤ کے خلاف اعلیٰ سود کی شرح کو اپنا بنیادی ہتھیار سمجھا، اپنی بینچ مارک پالیسی کی شرح کو 8.5% سے بڑھا کر 10% کر دیا۔ گزشتہ ہفتے، مرکزی بینک نے آخرکار نرمی اختیار کرتے ہوئے اپنی پالیسی ریٹ کو 50 بیسس پوائنٹس سے 9.5 فیصد تک کم کر دیا۔ راتوں رات کھڑے قرضے کی سہولت کی شرح کو کم کر کے 11٪ کر دیا گیا، جبکہ ڈپازٹ کی شرح کو 7.5٪ پر مستحکم رکھا گیا۔ یہ غیر متناسب ایڈجسٹمنٹ ایک نازک توازن عمل کی عکاسی کرتی ہے: کس طرح مرکزی بینکرز پریشان قرض دہندگان کے لیے ریگولیٹر کے پاس اضافی نقد جمع کرنے کی حوصلہ افزائی کیے بغیر فنڈنگ کی لاگت کو کم کرنا چاہتے ہیں۔ پھر بھی، ساختی رکاوٹوں اور بڑھتے ہوئے برے قرضوں کی وجہ سے محدود معیشت میں، مانیٹری پالیسی کو ڈھیل دینا ایک تار پر زور دینے کے مترادف ہے۔ نرمی کا فوری محرک نجی سرمایہ کاری میں تشویشناک ست روی ہے۔ نجی فرموں کے لیے قرضے میں مئی میں سال بہ سال صرف 4.98% اضافہ ہوا، جو کہ بارہ ماہ پہلے 7.17% سے کم تھا تیزی سے صنعت کاری کے خواہشمند ملک کے لیے ایک ست رفتار۔ اس کے جواب میں، مرکزی بینک نے اپنے دسمبر کے نجی قرضے کی ترقی کے ہدف کو 6.8 فیصد تک کم کر دیا۔ دریں اثنا، پبلک سیکٹر کے قرضے میں 20.78 فیصد اضافہ ہوا، جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ریاستی قرض لینا مؤثر طریقے سے گھریلو قرضوں کی تخلیق کا بنیادی انجن بن گیا ہے۔ مرکزی بینک کی فنڈنگ کے اخراجات کو کم کرنے کا مقصد تجارتی قرضے کی شرح کو کم کرنا اور رکے ہوئے سرمائے کے منصوبوں کو ایک بار پھر قابل عمل بنانا ہے۔ تاہم، توسیع میں اصل رکاوٹ پیسے کی قیمت نہیں ہے، بلکہ کارپوریٹ کی قابل عمل مانگ کی کمی ہے۔

بنگلہ دیش کے عوام شیخ حسینہ کی واپسی کیلئے رو رہے ہیں

ہیومن رائٹس واچ کے سکریٹری جنرل محمد علی صدیقی کا بیان

نئی دہلی: بنگلہ دیش ہیومن رائٹس واچ کے سکریٹری جنرل محمد علی صدیقی نے بدھ کے روز الزام لگایا کہ بنگلہ دیش کو موجودہ نظام کے تحت شدید اقتصادی بحران کا سامنا ہے، یہ کہتے ہوئے کہ عوام کا ایک بڑا طبقہ" سابق وزیر اعظم شیخ حسینہ کے ملک واپس آنے کے لیے رو رہا ہے۔ شیخ حسینہ کے عملی طور پر خطاب میں ایک تقریب میں شرکت کے بعد بات کرتے ہوئے صدیقی نے کہا کہ سابق وزیر اعظم خطرات کے باوجود دسمبر تک بنگلہ دیش واپس آنے کے لیے پرعزم ہیں۔ میں اس تقریب میں شامل ہونے کے لیے یہاں آیا تھا، اور (سابق (وزیر اعظم شیخ حسینہ نے دسمبر تک واپس جانے کا عزم کرتے ہوئے اپنے ریمارکس دیے۔ ان کے لاکھوں حامیوں اور ان کے استقبال کے منتظر لوگوں کی بنیاد پر تمام اقدامات کے ساتھ، تمام مظالم، قتل، عصمت دری، لوٹ مار، تشدد کو روکنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بنگلہ دیش کی معیشت نمایاں طور پر بگڑ چکی ہے اور دعویٰ کیا کہ ملک کی جی ڈی پی کی شرح نمو تیزی سے کم ہوگئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے ملک کی معیشت تباہ ہو چکی ہے۔ میرا ماننا ہے کہ یہ ملک نیچے جا رہا ہے کیونکہ جی ڈی پی کی شرح نمو 2.2 فیصد رہی۔ یہ مسلسل 5.6 فیصد اور اس سے اوپر رہی۔ اس لیے کوئی غیر ملکی سرمایہ کاری نہیں ہوئی، کوئی نئی ملازمت نہیں پیدا ہوئی اور لوگ نوکریوں سے ہاتھ دھو بیٹھے، خاص طور پر ملبوسات کی صنعت میں۔ 30 لاکھ سے زیادہ لوگ اپنی نوکریوں سے ہاتھ دھو بیٹھے، خاص طور پر خواتین۔ لہٰذا، یہ ملک میں سب سے بڑا خطرے کی گھنٹی ہے۔ صدیقی نے مزید دعویٰ کیا کہ بنگلہ دیش میں بہت سے لوگ موجودہ حکومت کا موازنہ شیخ حسینہ کی قیادت والی سابقہ حکومت سے کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا،" جو لوگ یونس حکومت، موجودہ حکومت اور شیخ حسینہ کی حکومت کا موازنہ کر رہے ہیں، وہ شیخ حسینہ کے واپس آنے اور ملک سنبھالنے کا رونا رو رہے ہیں۔ ان کا یہ تبصرہ سابق وزیر اعظم شیخ حسینہ کے بنگلہ دیش چھوڑنے کے بعد نئی دہلی سے اپنی پہلی ورچوئل پریس بریفنگ سے خطاب کے فوراً بعد کیا گیا۔ اس نے اعلان کیا کہ وہ گرفتاری، قید یا اپنی جان کو لاحق خطرات کے امکان کے باوجود دسمبر میں اپنے ملک واپس آنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ حسینہ نے کہا،" میں دسمبر میں واپس جانا چاہتی ہوں، انہوں نے مزید کہا کہ خوف انہیں بنگلہ دیش کے لوگوں کے تئیں اپنے فرض کے طور پر بیان کرنے سے باز نہیں آئے گا۔ بنگلہ دیش کے عوام کے شیخ حسینہ کی واپسی کے لیے رونے کا دعویٰ بنیادی طور پر ان کے حامیوں اور کچھ انسانی حقوق کے عہدیداران کی طرف سے کیا جا رہا ہے، جبکہ ملک کی موجودہ سیاسی صورتحال اس کے برعکس انتہائی منقسم ہے۔ اگست 2026 میں نئی دہلی سے اپنی پہلی ورچوئل پریس کانفرنس کے دوران، معزول وزیر اعظم شیخ حسینہ نے خود یہ دعویٰ کیا کہ بنگلہ دیش کے عوام موجودہ حکومت کا موازنہ ان کے دور سے کر رہے ہیں اور معاشی مشکلات کی وجہ سے ان کی واپسی چاہتے ہیں۔ تاہم، بنگلہ دیش کی موجودہ حکومت اور ایک بڑی عوامی اکثریت ان کے اس دعوے کو یکسر مسترد کرتی ہے۔

برطانیہ میں نابالغ لڑکیوں کی عصمت دری کے الزامات کا سامنا کرنے والا

سابق پاکستانی وزیر دوبارہ رکن اسمبلی منتخب

مظفر آباد: برطانیہ میں نابالغ لڑکیوں کی عصمت دری اور انسانی اسمگلنگ کے سنگین الزامات کا سامنا کرنے والے سابق پاکستانی وزیر رخسار احمد پاکستان کے زیر قبضہ جموں و کشمیر میں دوبارہ رکن اسمبلی منتخب ہو گئے ہیں۔ 62 سالہ رخسار احمد برطانیہ میں پولیس ضمانت پر ہونے کے باوجود گزشتہ ہفتے مسلم لیگ ن کے ٹکٹ پر انتخاب جیتنے میں کامیاب ہوئے۔ رخسار احمد کو برطانوی پولیس نے جولائی 2024 میں مانچسٹر ایئرپورٹ پر گرفتار کیا تھا۔ ان پر الزام ہے کہ وہ 1990 کی دہائی کے اوائل میں مانچسٹر کے رشولم علاقے میں ایک کیئر ہوم سے وابستہ مبینہ گرومنگ گینگ کا حصہ تھے، جس پر کم عمر لڑکیوں کی عصمت دری اور اسمگلنگ کے الزامات ہیں۔ تحقیقات اب بھی جاری ہیں اور وہ پولیس ضمانت پر ہیں۔ رپورٹ کے مطابق رخسار احمد کو گزشتہ ماہ مانچسٹر پولیس اسٹیشن میں پیش ہونا تھا، تاہم وہ حاضر نہیں ہوئے اور مبینہ طور پر بیماری کے باعث سفر نہ کر سکنے کا عذر پیش کیا۔ اسی دوران سوشل میڈیا پر سامنے آنے والی تصاویر میں انہیں میرپور میں انتخابی مہم چلاتے دیکھا گیا۔ برطانوی تفتیش کار کم از کم دو خواتین کے الزامات کے سلسلے میں ان سے پوچھ گچھ کر چکے ہیں، جن کا کہنا ہے کہ کم عمری کے دوران ان کے ساتھ عصمت دری اور اسمگلنگ میں رخسار احمد ملوث تھے۔ پولیس کے مطابق تحقیقات جاری ہیں اور دوبارہ پیش نہ ہونے کی صورت میں ان کے خلاف گرفتاری کے وارنٹ اور ممکنہ طور پر حوالگی کی کارروائی بھی شروع ہو سکتی ہے۔ رخسار احمد نے الزامات پر کوئی جواب نہیں دیا۔

چین امریکہ میں اے آئی ڈیٹا سینٹرز کے خلاف مزاحمت کو ہوا دے رہا ہے

امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے چین پر الزام لگایا ہے کہ وہ اے آئی ڈیٹا سینٹرز کے خلاف بڑھتے ہوئے ملک گیر ردعمل کو ہوا دے رہا ہے

واشنگٹن ڈی سی: امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے چین پر الزام لگایا ہے کہ وہ AI ڈیٹا سینٹرز کے خلاف بڑھتے ہوئے ملک گیر ردعمل کو ہوا دے رہا ہے، اور دعویٰ کیا ہے کہ بیجنگ مزاحمت کو فروغ دے رہا ہے کیونکہ امریکہ عالمی مصنوعی ذہانت کی دوڑ میں آگے بڑھ رہا ہے۔" اس کا ایک بڑا حصہ چین ہے۔ ٹرمپ نے منگل کو کیلیفورنیا کے دورے کے دوران فاکس نیوز کو بتایا کہ نومبر میں وسط مدتی انتخابات سے قبل معیشت پر توجہ مرکوز کی گئی۔ دیکھو، جو بھی AI ریس جیتتا ہے وہ AI جیتنے والا ہے۔ یہ انٹرنیٹ سے بڑا ہے۔ یہ شاید کسی بھی چیز سے بڑا ہے جو لفظی طور پر سینکڑوں سالوں سے ہوا ہے۔ ٹرمپ نے الزام لگایا کہ چین امریکہ میں نئے AI انفراسٹرکچر کے خلاف مزاحمت کی حوصلہ افزائی کر رہا ہے۔ وہ کمیونٹیز جو ہمیں مشکل وقت دے رہی ہیں، بہت سے لوگ سوچتے ہیں کہ یہ چین پر مبنی ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ چین یہ نہیں چاہتا ہے۔ ہم اے آئی کو فروغ دینے پر بہت پیسہ خرچ کر رہے ہیں کیونکہ ہم چین کو AI میں شکست دے رہے ہیں۔ AI ڈیٹا سینٹرز کو ایک زبردست چیز قرار دیتے ہوئے، ٹرمپ نے دلیل دی کہ ان سہولیات سے اہم معاشی فوائد حاصل ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ نئے پلانٹس میں سے بہت سے اپنی بجلی خود پیدا کرتے ہیں اور اضافی بجلی گرڈ کو کم قیمت پر فروخت کر سکتے ہیں، جس سے ٹیکسوں کو کم کرنے میں مدد ملتی ہے جبکہ قریبی جائیداد کی قدروں میں اضافہ ہوتا ہے۔ انہوں نے متنبہ کیا کہ اس طرح کے منصوبوں کو مسترد کرنے والی کمیونٹیز ایک بڑی غلطی" کر رہی ہیں۔ ہم واقعی بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔ میں نے منظوری دے دی۔ دراصل یہ میرا خیال تھا۔ امریکہ ڈیٹا سینٹرز کی تعداد میں دنیا میں جرمنی، برطانیہ، چین اور فرانس سے آگے ہے۔ اس میں چین کے مقابلے 10 گنا زیادہ ڈیٹا سینٹرز ہیں۔ ٹرمپ کے تبصرے ایسے وقت میں سامنے آئے ہیں جب ملک بھر میں AI ڈیٹا سینٹرز کی مخالفت میں اضافہ ہوا ہے، جس سے دسیوں ارب ڈالر کی منصوبہ بند سرمایہ کاری میں تاخیر یا خلل پڑ رہا ہے۔ 18 جولائی کو، ہیومن فرسٹ، ایک گروپ جو سابق ٹی پارٹی آرگنائزر ایمی کریمر نے مشترکہ طور پر قائم کیا تھا اور خود کو غیر متعصب قرار دیا تھا، نے 42 ریاستوں میں 142 مظاہروں کا اہتمام کیا جس میں AI انفراسٹرکچر کی تیزی سے توسیع کے خلاف کارروائی کے پہلے ملک گیر دن کے طور پر بل کیا گیا تھا۔ ٹیکساس، ایک ریپبلکن گڑھ اور ملک کے سب سے بڑے ڈیٹا سینٹر ہب میں سے ایک، 18 مظاہروں کے ساتھ سب سے زیادہ مظاہرے ریکارڈ کیے گئے۔ جارجیا کے بعد 11، کیلیفورنیا نے آٹھ جبکہ پنسلوانیا، فلوریڈا اور انڈیانا نے سات سات کی میزبانی کی۔

چین میں 'انٹرنیٹ کی لت' کے مراکز میں اب بالغ افراد کو بھی زبردستی قید کیے جانے کا انکشاف

بیجنگ: چین میں ماضی میں بچوں اور نوجوانوں کی مبینہ "انٹرنیٹ کی لت" ختم کرنے کے لیے قائم کیے گئے متنازع مراکز اب بالغ افراد کو بھی اپنی تحویل میں لے رہے ہیں۔ بعض خاندان ایسے بالغ افراد کو ان اداروں میں بھیجنے کیلئے رقم ادا کر رہے ہیں جن کے طرزِ زندگی، تعلقات یا ذاتی فیصلے والدین اور خاندان کی توقعات سے مطابقت نہیں رکھتے۔ رپورٹ کے مطابق ان مراکز کا دائرہ اب صرف انٹرنیٹ یا گیمنگ کی عادت تک محدود نہیں رہا۔ بعض معاملات میں بالغ افراد کو ان کی مرضی کے خلاف لے جایا جاتا ہے اور سخت نگرانی، نظم و ضبط اور نفسیاتی دباؤ کے ذریعے ان کے رویے اور طرزِ زندگی کو تبدیل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ یہ صورتحال چین میں بالغ افراد کی شخصی آزادی، رضامندی اور خاندان کے اختیار سے متعلق سنگین سوالات اٹھا رہی ہے۔ ناقدین کا کہنا ہے کہ کسی بالغ شخص کے ذاتی فیصلوں سے اختلاف کو "لت" یا رویے کے مسئلے کے طور پر پیش کر کے اسے زبردستی کسی ادارے میں رکھنا بنیادی حقوق کی خلاف ورزی کے مترادف ہو سکتا ہے۔ چین میں نام نہاد "انٹرنیٹ ایڈکشن" مراکز پہلے ہی سخت طریقۂ کار اور نوجوانوں کے ساتھ مبینہ بدسلوکی کے باعث تنقید کی زد میں رہے ہیں۔

تبتی بدھ مت کو 'چینی' رنگ دینے کی کوشش

بیجنگ پر مذہبی عقائد کو کنٹرول کرنے کا الزام

بیجنگ: چین کی کمیونسٹ پارٹی کی جانب سے تبتی بدھ مت کو مبینہ طور پر "چینی بدھ مت" کے قالب میں ڈھالنے کی کوششوں نے مذہبی آزادی اور تبتی ثقافتی شناخت کے مستقبل کے حوالے سے خدشات کو بڑھا دیا ہے۔ چین کی "مذاہب کی چینی کاری" کی پالیسی کے تحت مذہبی عقائد اور اداروں کو کمیونسٹ پارٹی کے نظریات اور قومی شناخت کے مطابق ڈھالنے پر زور دیا جا رہا ہے۔ اس پالیسی کے تحت مذہبی اداروں کو سرکاری نگرانی میں کام کرنا پڑتا ہے، جبکہ آزاد مذہبی اختیار کو محدود کیا گیا ہے۔ خانقاہوں، گرجا گھروں اور مساجد کی نگرانی، مذہبی رہنماؤں کی سیاسی تربیت اور ریاستی کنٹرول سے باہر مذہبی اجتماعات پر پابندیاں بھی اسی وسیع حکمت عملی کا حصہ قرار دی گئی ہیں۔ تبتی بدھ مت کو خاص طور پر اس لیے اہم سمجھا جاتا ہے کیونکہ یہ صرف مذہب نہیں بلکہ تبت کی منفرد ثقافتی شناخت اور تاریخی ورثے سے بھی گہرا تعلق رکھتا ہے۔ ناقدین کے مطابق اسے "چینی بدھ مت" قرار دینے کی کوشش کا مقصد اس کی علیحدہ شناخت کو کمزور کرنا اور دلائی لامہ کے ساتھ تبتیوں کے روحانی تعلق کو محدود کرنا ہے۔ یہ پالیسی صرف تبتی بدھ مت تک محدود نہیں۔ چین میں عیسائی گرجا گھروں، مسلم مذہبی اداروں اور مقامی روایتی عقائد پر بھی سخت سرکاری نگرانی اور پابندیوں کی اطلاعات سامنے آتی رہی ہیں۔ مضمون کے مطابق بیجنگ کی بنیادی کوشش یہ یقینی بنانا ہے کہ کوئی مذہبی یا روحانی ادارہ کمیونسٹ پارٹی کے اختیار سے بالاتر آزاد اثر و رسوخ نہ رکھ سکے۔

پاکستان آزادی صحافت کے کریک ڈاؤن کو روکے

بین الاقوامی حقوق کے گروپوں نے اسلام آباد پر دباؤ ڈالا

اسلام آباد: ایمنسٹی انٹرنیشنل کی سربراہی میں 13 مقامی اور بین الاقوامی سول سوسائٹی تنظیموں کے اتحاد نے پاکستانی حکام سے آزادی اظہار، آزادی صحافت اور انسانی حقوق کی وکالت پر بڑھتی ہوئی پابندیوں کو ختم کرنے کی درخواست کی ہے۔ گروپوں نے الیکٹرونک کرائمز ایکٹ (PECA) کے تحت مبہم سائبر کرائم دفعات کے استعمال پر شدید تشویش کا اظہار کیا تاکہ اختلاف رائے کو مجرمانہ بنایا جا سکے، اسد علی طور جیسے صحافیوں کو طلب کیے جانے اور خبر رساں اداروں کو دباؤ کا سامنا کرنے کی مخصوص مثالوں کا حوالہ دیا۔ مزید برآں، اتحاد نے پاکستان الیکٹرانک میڈیا ریگولیٹری اتھارٹی (پیمرا) کی جانب سے تعزیری کارروائیوں اور منیزے جہانگیر اور مطیع اللہ جان جیسے صحافیوں کو براڈکاسٹ میڈیا سے جبری ہٹانے کی مذمت کی، ان کارروائیوں کو حساس سیاسی معاملات پر ان کی رپورٹنگ سے منسوب کیا۔ اپیل میں انسانی حقوق کے وکلاء ایمان زینب مزاری حاضر اور ہادی علی چٹھہ کو PECA الزامات کے تحت قید، پاکستان کے زیر قبضہ جموں و کشمیر میں انٹرنیٹ خدمات میں خلل، اور الجزیرہ کی ویب سائٹ کو بلاک کرنے پر بھی روشنی ڈالی گئی، پاکستان پر زور دیا گیا کہ وہ اپنے شہریوں اور ان کے حقوق کے تحفظ کے لیے اپنی بین الاقوامی ذمہ داریوں کو برقرار رکھے۔

بریڈفورڈ میں پاکستان مخالف مظاہرہ

پاکستان کے زیرِ انتظام جموں و کشمیر میں تشدد کے خلاف آواز

بریڈفورڈ: برطانیہ میں مقیم کشمیری برادری کے ارکان نے 5 اگست کو بریڈفورڈ میں ایک احتجاجی مظاہرہ کیا، جس میں پاکستان کے زیرِ انتظام جموں و کشمیر کے عوام سے یکجہتی کا اظہار کرتے ہوئے جوائنٹ عوامی ایکشن کمیٹی کی جانب سے اٹھائے گئے مطالبات کی حمایت کی گئی۔ مظاہرین شہر کے مرکزی علاقے میں بینر اور پلے کارڈ اٹھائے جمع ہوئے اور بنیادی حقوق، شہری آزادیوں اور انسانی وقار کے تحفظ کا مطالبہ کیا۔ منتظمین کے مطابق اس احتجاج کا مقصد پاکستان کے زیرِ انتظام جموں و کشمیر میں انسانی حقوق کی مبینہ بگڑتی ہوئی صورت حال کی جانب عالمی برادری کی توجہ مبذول کرانا تھا۔ مظاہرے سے خطاب کرنے والوں نے الزام عائد کیا کہ گزشتہ دو ماہ کے دوران سکیورٹی کارروائیوں کے نتیجے میں شہری ہلاکتیں ہوئیں، عوام میں خوف و ہراس پھیلا اور مقامی آبادی کو مختلف پابندیوں کا سامنا کرنا پڑا۔ ان کا کہنا تھا کہ خواتین، بچوں اور بزرگوں سمیت عام شہری بھی ان کارروائیوں سے متاثر ہوئے ہیں۔ مظاہرین نے طاقت کے مبینہ حد سے زیادہ استعمال، گھروں پر چھاپوں اور انسانی حقوق کی دیگر مبینہ خلاف ورزیوں کے الزامات کی شفاف اور غیر جانبدارانہ تحقیقات کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے متعلقہ حکام سے قانون کی حکمرانی کو یقینی بنانے اور ذمہ دار افراد کا احتساب کرنے کی اپیل بھی کی۔ احتجاج میں شریک افراد نے عالمی برادری، انسانی حقوق کی تنظیموں اور برطانوی حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ پاکستان کے زیرِ انتظام جموں و کشمیر کی صورت حال پر گہری نظر رکھیں، بنیادی آزادیوں کے تحفظ میں کردار ادا کریں اور مقامی آبادی کے مسائل کے پرامن حل کے لیے تعاون کریں۔ منتظمین کے مطابق حالیہ مہینوں میں پاکستانی سکیورٹی فورسز کی کارروائیوں کے دوران احتجاج کرنے والے متعدد افراد مبینہ طور پر فائرنگ سے ہلاک یا زخمی ہوئے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ خطے میں جاری انتخابات میں عوامی شرکت کم رہی اور انتخابی عمل میں بے ضابطگیوں کی شکایات سامنے آئی ہیں۔ مظاہرین کا کہنا تھا کہ پاکستان کے زیرِ انتظام جموں و کشمیر کے بعض باشندے پاکستان کے انتظام کے خاتمے کا مطالبہ کر رہے ہیں اور عالمی برادری سے اپیل کر رہے ہیں کہ وہ خطے میں امن کی بحالی، جوابدہی کو یقینی بنانے اور مقامی آبادی کی جان و مال اور بنیادی حقوق کے تحفظ کے لیے زیادہ مؤثر کردار ادا کرے۔

افغان حکومت کو تسلیم کرنا اور اقوام متحدہ کی نشست رکن ممالک پر منحصر ہے

تاہم، افغانستان کی اقوام متحدہ کی نشست کی حیثیت ابھی تک حل طلب ہے

اقوام متحدہ: اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے نائب ترجمان نے کہا ہے کہ حکومتوں کو تسلیم کرنا اور اقوام متحدہ میں افغانستان کی نشست کی تقسیم رکن ممالک کے ذریعے طے شدہ معاملات ہیں، اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ اقوام متحدہ خود اس معاملے پر فیصلہ ساز ادارہ نہیں ہے۔ ایک حالیہ پریس بریفنگ میں گفتگو کرتے ہوئے فرحان حق نے کہا کہ ابھی تک کسی بھی ملک نے اقوام متحدہ میں افغانستان کی نشست لینے کے مقصد کیلئے امارت اسلامیہ کو تسلیم نہیں کیا ہے اور فی الحال رکن ممالک کے درمیان موجودہ حکام کو تسلیم کرنے کا کوئی عمل نہیں ہے۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے نائب ترجمان فرحان حق نے کہا:" یہ حکومتوں پر منحصر ہے کہ وہ کسے افغانستان کی حکومت کے طور پر تسلیم کرتے ہیں، ابھی تک، افغانستان میں موجودہ حکام کے ساتھ ایسا نہیں ہوا ہے، اور میری بہترین معلومات کے مطابق، رکن ممالک کے درمیان فی الحال انہیں تسلیم کرنے کا کوئی عمل نہیں ہے۔ گزشتہ پانچ سالوں کے دوران، امارت اسلامیہ نے متعدد بار اقوام متحدہ میں افغانستان کی مستقل نشست موجودہ حکومت کے حوالے کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ تاہم، افغانستان کی اقوام متحدہ کی نشست کی حیثیت ابھی تک حل طلب ہے۔ بین الاقوامی برادری کا کہنا ہے کہ انسانی حقوق کا احترام، ایک جامع حکومت کی تشکیل، اور دہشت گردی کے خلاف کوششیں امارت اسلامیہ کو بین الاقوامی قانونی حیثیت دینے کے لیے شرطیں ہیں۔ اس کے برعکس، امارت اسلامیہ نے افغانستان کی اقوام متحدہ کی نشست اپنی انتظامیہ کو منتقل کرنے، پابندیاں ہٹانے اور ملک کے منجمد اثاثوں کو جاری کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ یونیورسٹی کے لیکچرر اسماعیل روشن گر نے کہا کہ دونوں فریقوں کے ایک دوسرے کے مطالبات ہیں، اور ان مسائل پر قانونی بات چیت کی ضرورت ہے تاکہ افغانستان عالمی برادری میں دوبارہ شامل ہو سکے اور اس کی اقوام متحدہ کی مستقل نشست امارت اسلامیہ کے حوالے کی جا سکے۔ افغانستان بھی 200,000 ڈالر کی سالانہ رکنیت کی فیس ادا کرنے میں ناکام رہنے کے بعد تقریباً پانچ سال سے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں ووٹنگ کے حقوق سے محروم ہے۔ غیر ادا شدہ واجبات، جو 2021 سے پہلے سابق حکومت کے ذریعے پورے کیے گئے تھے، اب 000,900 ڈالر سے تجاوز کر چکے ہیں۔

ہیروشیما پر ایٹمی حملے کی ۸۱ ویں برسی جاپان نے جوہری ہتھیاروں سے پاک دنیا کا عہد دہرایا

جھلسنے اور تابکاری کے اثرات کے باعث جان کی بازی ہار چکے تھے۔ اس کے تین دن بعد ۹ اگست کو امریکہ نے ناگاساکی پر دوسرا ایٹم بم فیٹ مین گرایا

ٹوکیو: جاپان نے جمعرات کو ہیروشیما پر ہونے والے ایٹمی حملے کی 81 ویں برسی انتہائی عقیدت و احترام کے ساتھ منائی اور تاریخ کے اس المناک سانحے کے متاثرین کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے ایک بار پھر جوہری ہتھیاروں سے پاک دنیا کے اپنے عزم کا اعادہ کیا۔ جاپان کے سرکاری نشریاتی ادارے این ایچ کے کے مطابق سالانہ یادگاری تقریب ہیروشیما کے امن یادگار پارک میں منعقد ہوئی جس میں وزیر اعظم سَنائے تاکائچی نے 123 ممالک اور خطوں کے نمائندوں کے ساتھ شرکت کی اور حملے میں جان گنوانے والوں کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔ تقریب کے دوران ایٹمی حملے کے متاثرین کی تازہ فہرست یادگار کے مقبرے میں رکھی گئی۔ این ایچ کے کے مطابق اب اس فہرست میں 353639 افراد کے نام شامل ہیں جن میں وہ زندہ بچ جانے والے افراد بھی شامل ہیں جو گزشتہ ایک برس کے دوران انتقال کر گئے۔ شرکا نے صبح 8 بج کر 15 منٹ پر خاموشی اختیار کی۔ یہی وہ وقت تھا جب 6 اگست 1945 کو ہیروشیما پر ایٹم بم گرایا گیا تھا۔ ہیروشیما پر ایٹمی حملہ دوسری عالمی جنگ کے آخری دنوں کا ایک فیصلہ کن واقعہ تھا۔ امریکہ نے شہر پر یورینیم پر مبنی ایٹم بم "لٹل بوائے" گرایا جس کے نتیجے میں زبردست دھماکہ اور شدید حرارت نے شہر کو تباہ کر دیا۔ 1945 کے اختتام تک اندازاً 140000 افراد دھماکے، جھلسنے اور تابکاری کے اثرات کے باعث جان کی بازی ہار چکے تھے۔ اس کے تین دن بعد 9 اگست کو امریکہ نے ناگاساکی پر دوسرا ایٹم بم فیٹ مین گرایا۔ 15 اگست 1945 کو جاپان نے ہتھیار ڈالنے کا اعلان کیا اور اس کے ساتھ ہی دوسری عالمی جنگ اپنے اختتام کو پہنچی۔ این ایچ کے کے مطابق حملے سے بچ جانے والے افراد جنہیں ہیباکوشا کہا جاتا ہے زندگی بھر سرطان اور تابکاری سے متعلق دیگر بیماریوں سمیت مختلف طبی مسائل کا سامنا کرتے رہے۔ رواں سال مارچ کے اختتام تک جاپان میں تقریباً 91000 ہیباکوشا زندہ تھے جن کی اوسط عمر 86 برس ہے۔ رپورٹ کے مطابق اگرچہ ہیباکوشا کئی دہائیوں سے جوہری ہتھیاروں کے خاتمے کی مہم چلا رہے ہیں لیکن عالمی سلامتی کی صورتحال مزید پیچیدہ ہو گئی ہے۔ امریکہ اور روس کے درمیان نیو اسٹارٹ معاہدے کی فروری میں مدت ختم ہونے اور مغربی ایشیا میں کشیدگی کے باعث مئی میں جوہری ہتھیاروں کے عدم پھیلاؤ کے معاہدے کے جائزہ اجلاس میں متفقہ اعلامیہ منظور نہ ہو سکنے نے جوہری خطرات سے متعلق خدشات میں اضافہ کر دیا ہے۔ ان حالات کے پیش نظر ہیروشیما نے ایک بار پھر عالمی برادری سے اپیل کی ہے کہ جوہری ہتھیاروں کے مکمل خاتمے اور پائیدار عالمی امن کے قیام کے لیے مؤثر اقدامات کیے جائیں۔ جاپان نے ہیروشیما پر ہونے والے ایٹمی حملے کی 81 ویں برسی کے موقع پر ایک بار پھر دنیا کو جوہری ہتھیاروں سے پاک کرنے کے عزم کو دہرایا ہے۔ 6 اگست 1945 کو دوسری جنگ عظیم کے دوران امریکہ کی جانب سے ہیروشیما پر کیے گئے اس خوفناک حملے کو آج 81 برس بیت چکے ہیں۔ یادگاری تقریب: ہیروشیما کے "پیس میموریل پارک میں روایتی سنجیدگی کے ساتھ برسی کی تقریب منعقد کی گئی، جہاں ٹھیک اسی وقت خاموشی اختیار کی گئی جب بم گرایا گیا تھا۔ جوہری امن کا مطالبہ: جاپانی حکام اور امن مہم چلانے والوں نے موجودہ پیچیدہ عالمی سلامتی کی صورتحال کے باوجود دنیا بھر کے رہنماؤں سے جوہری اسلحے کے خاتمے کی اپیل کی۔

پاکستان نے بین الاقوامی میڈیا کی رپورٹنگ پر پابندی لگادی

پاکستانی حکام نے ایک ایسے اقدام میں ملک میں بین الاقوامی میڈیا کی رپورٹنگ پر نئی پابندیاں عائد کر دی ہیں

اسلام آباد: پاکستانی حکام نے ایک ایسے اقدام میں ملک میں بین الاقوامی میڈیا کی رپورٹنگ پر نئی پابندیاں عائد کر دی ہیں جس پر صحافتی تنظیموں کی جانب سے شدید تنقید کی گئی ہے۔ پاکستانی شہریوں سمیت غیر ملکی میڈیا کے لیے کام کرنے والے کسی بھی شخص کو اب اسلام آباد، کراچی اور لاہور کے شہروں کے علاوہ کہیں سے بھی رپورٹنگ کرنے کی اجازت لینا ہوگی۔ پابندیاں غیر ملکی میڈیا کی زمینی رپورٹنگ کو پاکستان کے بیشتر حصوں میں حکام کی صوابدید اور وقت پر چھوڑ دے گی، جو اس وقت ورلڈ پریس فریڈم انڈیکس میں 180 میں سے 153 نمبر پر ہے۔ سیاسی مبصر مصطفیٰ نواز کھوکھر نے کہا، یہ رہنما خطوط تیزی سے سکڑتی ہوئی جگہ میں بین الاقوامی میڈیا کا گلا گھونٹنے کے مترادف ہیں۔" میڈیا پر پابندیاں نئی نہیں ہیں، لیکن مقامی میڈیا اکثر بین الاقوامی اداروں کے مقابلے زیادہ دباؤ کا شکار ہوتا ہے۔ کھوکھر کہتے ہیں، عوام آزاد رپورٹنگ کے لیے بین الاقوامی میڈیا کی طرف دیکھتے ہیں۔ پابندیاں لگانا محض غلط معلومات اور جعلی خبروں کے پھیلاؤ کے لیے مزید گنجائش پیدا کرتا ہے۔ پاکستان کی حکومت نے کہا کہ اتوار کو جاری کردہ رہنما خطوط میڈیا کو محدود کرنے کے لیے نہیں ہیں بلکہ میڈیا کی تصدیق، رسائی کو آسان بنانے اور رپورٹنگ کی ضروریات کو مربوط کرنے کے لیے ایک انتظامی طریقہ کار فراہم کرنا ہیں۔ نئے قواعد۔ جسے فارن میڈیا فیسیلیٹیشن گائیڈ لائنز، 2026 کہا جاتا ہے۔ یہ طے نہیں کرتے کہ اجازت حاصل کرنے میں کتنا وقت لگ سکتا ہے، جسے NOC کہا جاتا ہے۔ غیر ملکی صحافیوں کو پہلے ہی این او سی کی ضرورت ہوتی ہے اور وہ اجازت کے لیے مہینوں انتظار کر سکتے ہیں یا کبھی بھی جواب نہیں مل پاتے ہیں۔ 240 ملین آبادی والے ملک میں زمین سے بریکنگ نیوز رپورٹ کرنے کی ان کی صلاحیت کو سختی سے کم کر دیتے ہیں۔ اس لیے بین الاقوامی میڈیا آؤٹ لیٹس اکثر پاکستانی شہریوں پر انحصار کرتے ہیں، جو معلومات کی تصدیق کے لیے زیادہ آسانی سے سفر کر سکتے ہیں۔ یا مستقل طور پر پشاور یا کوئٹہ جیسے شہروں میں مقیم ہیں۔ ان نئے رہنما خطوط کے تحت، کسی بھی شراکت دار، بشمول فری لانسرز، تین مخصوص شہروں سے باہر رہنے والے کو کہانی کا احاطہ کرنے کے لیے این او سی کی اجازت درکار ہوگی۔ ڈان اخبار کے ایڈیٹر ظفر عباس نے کہا،" یہ مضحکہ خیز پابندیاں ہیں اور مکمل طور پر ناقابل قبول ہیں۔ میں نے اس ملک میں 40 سال سے زیادہ عرصے تک ایک صحافی کے طور پر کام کیا ہے اور دو فوجی حکمرانوں اور متعدد مطلق العنان سویلین قوانین کے دوران رپورٹ کیا ہے۔

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685۔705) کے دور تک اسلامی معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ ماخذ اگرچہ تاریخی نقطۂ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گبیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گبیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔ نبی ﷺ ... اسلامی ...

کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جوان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔

چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بارپینکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا۔ (جاری)

آپ ﷺ جسم وجان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

سیرت طیبہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: انسان کے ظاہر و باطن کا حقیقی آئینہ

مختصر یہ کہ ایران کا حالیہ سانحہ محض ایک ملک کا مسئلہ نہیں بلکہ پوری مسلم دنیا کے لیے ایک آئینہ ہے جس میں وہ اپنی کمزوریاں دیکھ سکتی ہے۔ عالمی سیاست کی سرد مہری اور مفاد پرستی کے دور میں اگر اسلامی ممالک باہمی تعاون، اعتماد اور عملی یکجہتی کو فروغ نہیں دیتے تو ان کی سیاسی خودمختاری بتدریج کمزور ہوتی جائے گی۔ اسلامی تاریخ گواہ ہے کہ جب مسلمان متحد ہوئے تو انہوں نے علم، تہذیب اور سیاست میں نمایاں کردار ادا کیا، اور جب انتشار کا شکار ہوئے تو بیرونی قوتوں کے لیے آسان ہدف بن گئے۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ جذباتی نعروں کے بجائے عملی حکمت عملی اختیار کی جائے۔ ایسی حکمتِ عملی جو مسلکی اختلافات سے بالاتر ہو کر مشترکہ مفاد اور اجتماعی وقار کو مقدم رکھے۔ عالمی سیاست کی بساط پر عزت و وقار اسی قوم کو ملتا ہے جو اپنے داخلی اختلافات پر قابو پا کر مشترکہ قوت میں تبدیل ہو جائے۔

مسعود محبوب خان (ممبئی)

انسان اپنی ظاہری صورت کو دیکھنے کے لیے آئینے کا محتاج ہے، مگر اس کی روح، اس کے باطن، اس کے کردار، اس کی نیت، اس کی اخلاقی کیفیت اور اس کی حقیقی شخصیت کو دنیا کا کوئی مادی آئینہ منعکس نہیں کر سکتا۔ عام آئینہ صرف چہرے کے نقوش دکھاتا ہے، لیکن سیرتِ طیبہ ﷺ وہ زندہ اور ابدی آئینہ ہے جو انسان کو اس کا پورا وجود دکھاتی ہے۔ یہ وہ آئینہ ہے جس میں جھانک کر انسان جان لیتا ہے کہ وہ حقیقت میں کیا ہے، اسے کیا ہونا چاہیے، اور وہ اپنے اصل مقام سے کتنا دور جا چکا ہے۔ قرآن مجید نے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا، آپ ﷺ کے فیصلے کو ایمان کا معیار بنایا، آپ ﷺ کی اتباع کو اللہ تعالیٰ کی محبت کے حصول کا ذریعہ قرار دیا اور آپ ﷺ کی زندگی کو اُسوۂ حسنہ کہہ کر قیامت تک کے لیے انسانیت کا عملی نمونہ بنا دیا۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ سیرت کا مطالعہ محض تاریخی دلچسپی نہیں بلکہ ایمان، معرفت اور اطاعت کا بنیادی تقاضا ہے۔ سیرتِ رسول اکرم ﷺ صرف ایک تاریخی داستان یا عظیم شخصیت کی سوانح نہیں، بلکہ وہ انسانیت کے لیے ایک دائمی معیار، ایک زندہ نمونہ اور ایک مکمل میزان ہے۔ قرآنِ کریم نے اسی حقیقت کو ان الفاظ میں بیان فرمایا: لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔ "یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں بہترین نمونہ موجود ہے۔" یہ آیت واضح کرتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی سیرت محض پڑھنے یا سنانے کی چیز نہیں بلکہ زندگی کے ہر شعبے میں اختیار کیے جانے والا عملی نمونہ ہے۔ جب انسان اپنی زندگی کو اس نمونے کے سامنے رکھتا ہے تو اسے اپنی کمزوریاں، اپنی کوتاہیاں، اپنی فکری لغزشیں، اپنی اخلاقی خامیاں اور اپنے کردار کی اصل کیفیت صاف دکھائی دینے لگتی ہے۔ رسول تمہیں جو کچھ دیں اسے لے لو، اور جس چیز سے منع کریں اس سے باز رہو (الحشر: 7)۔ یہ آیت واضح کرتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی سیرت اور سنت محض تاریخی سرمایہ نہیں بلکہ مسلمانوں کے لیے دائمی ہدایت اور عملی زندگی کا لازمی سرچشمہ ہے۔

ہر قوم کو اپنی ترقی اور زوال کا جائزہ لینے کے لیے کسی نہ کسی معیار کی ضرورت ہوتی ہے۔ مسلمان اگر اپنے ماضی، حال اور مستقبل کا صحیح تجزیہ کرنا چاہتے ہیں تو ان کے پاس سب سے معتبر معیار سیرتِ طیبہؐ ہے۔ سیرت ہی ہمیں بتاتی ہے کہ عزت صرف طاقت، دولت، نسل یا تعداد سے حاصل نہیں ہوتی بلکہ ایمان، علم، عدل، تقویٰ، خدمتِ خلق، اخلاق حسنہ اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے حاصل ہوتی ہے۔ اسی طرح زوال صرف معاشی کمزوری کا نام نہیں بلکہ اس وقت شروع ہوتا ہے جب ایمان کمزور ہو جائے، اخلاق بکھر جائیں، علم کی قدر ختم ہو جائے، عدل کی جگہ ظلم لے لے، اتحاد کی جگہ تفرقہ پیدا ہو جائے اور اُمّت اپنے اصل مشن کو فراموش کر دے۔ رسول اللہؐ کی زندگی اس حقیقت کا عملی ثبوت ہے کہ افراد کی اصلاح سے معاشرہ بدلتا ہے، معاشرے کی اصلاح سے ریاست سنورتی ہے، اور صالح ریاست پوری انسانیت کے لیے رحمت بن جاتی ہے۔ کہہ دیجیے! اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف فرما دے گا" (آل عمران: 31)۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حقیقی محبت کا معیار محض دعویٰ نہیں بلکہ رسول اللہ ﷺ کی عملی پیروی ہے، اور یہی سیرتِ طیبہ ﷺ کے مطالعہ کا بنیادی مقصد بھی ہے۔ مسلمان کی زندگی کا اصل مرکز قرآنِ مجید ہے، کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کا آخری اور کامل کلام ہے۔ لیکن قرآن کو اس کے صحیح مفہوم اور حقیقی روح کے ساتھ سمجھنے کے لیے سیرتِ رسول ﷺ سے گہرا تعلق ناگزیر ہے۔ قرآن بنیادی اصول دیتا ہے، جبکہ سیرت ان اصولوں کی عملی تعبیر پیش کرتی ہے۔ قرآن عدل کا حکم دیتا ہے، سیرت عدل قائم کر کے دکھاتی ہے۔ قرآن صبر کی تعلیم دیتا ہے، سیرت شعبِ ابی طالب، طائف اور ہجرت کے مراحل میں صبر کی عملی تصویر بن جاتی ہے۔

قرآن عفو و درگزر کا درس دیتا ہے، سیرت فتح مکّہ کے موقع پر دشمنوں کو عام معافی دے کر اس تعلیم کو زندہ حقیقت بنا دیتی ہے۔ قرآن رحم، محبت، اخوت، امانت، دیانت، مشاورت اور خدمتِ خلق کا حکم دیتا ہے، اور رسول اللہ ﷺ کی پوری زندگی ان تعلیمات کی روشن تفسیر بن کر سامنے آتی ہے۔ اسی لیے حضرت عائشہؓ سے جب رسول اللہ ﷺ کے اخلاق کے بارے میں پوچھا گیا تو آپؓ نے فرمایا کہ آپ ﷺ کا اخلاق قرآن تھا۔ گویا قرآن کتابی شکل میں ہدایت ہے، جب کہ سیرت اسی ہدایت کا جیتا جاگتا عملی نمونہ ہے۔ سیرتِ طیبہؐ محض عبادات یا چند مذہبی رسومات کی تعلیم تک محدود نہیں، بلکہ یہ انسانی زندگی کے ہر انفرادی اور اجتماعی پہلو کے لیے کامل اور متوازن رہنمائی فراہم کرتی ہے۔ یہ عقیدہ و ایمان کی پختگی سے لے کر عبادات کی روح، اخلاق و کردار کی بلندی، خاندانی نظام کی استواری، تعلیم و تربیت کی تعمیر، معاشیات و تجارت میں دیانت، سیاست و ریاست میں عدل و امانت، عدلیہ میں انصاف، سفارت کاری میں حکمت، جنگ و امن میں اعتدال، بین المذاہب تعلقات میں رواداری، ماحولیات کے تحفظ میں ذمّہ داری اور انسانی حقوق کے قیام تک زندگی کے ہر شعبے کو اپنے دائرۂ ہدایت میں سمیٹے ہوئے ہے۔ درحقیقت سیرتِ رسول اللہ ﷺ ایک ہمہ گیر اور متوازن نظامِ حیات ہے، جو انسان کی فکری، روحانی، اخلاقی، سماجی، معاشی، سیاسی اور تہذیبی تعمیر کا مکمل نقشہ پیش کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سیرتِ طیبہ ﷺ کسی خاص زمانے، معاشرے یا طبقے تک محدود نہیں، بلکہ ہر دور، ہر نسل اور ہر ماحول کے لیے یکساں طور پر قابلِ عمل، موثر اور رہنما ہے۔ "مجھے بہترین اخلاق کی تکمیل کے لیے مبعوث کیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سیرتِ طیبہ ﷺ کا مرکزی مقصد صرف عبادات کی تعلیم نہیں بلکہ ایک ایسے باکردار، متوازن اور صالح انسان کی تشکیل ہے جو اپنی انفرادی، خاندانی اور اجتماعی زندگی میں اعلیٰ اخلاق کا عملی نمونہ بن جائے۔ اسی حقیقت کو رسول اللہ ﷺ نے ان الفاظ میں بیان فرمایا: إِنَّمَا بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْأَخْلَاقِ۔

آج کا ایک بڑا المیہ یہ ہے کہ مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد قرآن کریم کی تلاوت تو کرتی ہے مگر اس کے معانی و مفاہیم سے واقف نہیں۔ مزید افسوس کی بات یہ ہے کہ تعلیم یافتہ طبقے میں بھی سیرتِ رسول ﷺ کا مطالعہ اکثر رسمی اور محدود رہ گیا ہے۔ سیرت کو صرف میلاد، تقریروں یا تاریخی واقعات تک محدود کر دیا گیا، جب کہ اس کا اصل مقصد انسان کی فکر، کردار، تہذیب، معیشت، سیاست، تعلیم، قیادت اور اجتماعی زندگی کی تشکیل تھا۔ نتیجتاً ایک ایسا خلا پیدا ہو گیا ہے جس میں جدید مسلمان اپنی شناخت کے بحران کا شکار ہے۔ وہ ترقی کی تعریف دوسروں سے لیتا ہے، تہذیب کا معیار دوسروں سے اخذ کرتا ہے، کامیابی کا تصور دوسروں سے مستعار لیتا ہے، حتیٰ کہ اپنے مسائل کے حل بھی اپنی فکری روایت کے بجائے دوسروں کے نظریات میں تلاش کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سیرتِ طیبہؐ بہت سے مسلمانوں کے نزدیک محض ماضی کا ایک خوبصورت باب بن کر رہ گئی ہے، حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ سیرت ہر دور کے انسان کے لیے اتنی ہی زندہ، متحرک اور قابلِ عمل ہے جتنی چودہ سو سال پہلے تھی۔

یہ سوال نہایت اہم ہے کہ آخر وہ کون سے عوامل ہیں جنہوں نے اُمتِ مسلمہ کو سیرتِ رسول اللہ ﷺ کے عملی سرچشمے سے دور کر دیا؟ اس فکری اور عملی فاصلے کے کئی اسباب ہیں، جن میں سب سے نمایاں یہ ہے کہ سیرت کو محض تاریخی واقعات، جنگوں اور سوانحی تذکروں کا مجموعہ سمجھ لیا گیا، حالانکہ سیرت ایک زندہ اور ہمہ گیر نظامِ حیات ہے جو ہر دور کے انسان کی رہنمائی کرتی ہے۔ تعلیمی نظام میں بھی سیرتِ طیبہ ﷺ کو کردار سازی اور عملی تربیت کے مستقل سرچشمے کے بجائے ایک رسمی اور امتحان تک محدود مضمون بنا دیا گیا ہے۔ نتیجتاً طلبہ سیرت کے واقعات تو یاد کر لیتے ہیں، مگر ان سے زندگی کے اصول، اخلاقی اقدار اور عملی رہنمائی اخذ کرنے کی صلاحیت پیدا نہیں ہو پاتی۔ اس کے ساتھ ساتھ مغربی تہذیب کی فکری مرعوبیت نے بھی مسلمانوں کے ایک طبقے کو اپنی تہذیبی اور دینی شناخت سے دور کر دیا ہے۔ ترقی، کامیابی اور جدیدیت کے معیارات دوسروں سے اخذ کرنے کے باعث سیرتِ نبوی ﷺ کو زندگی کے عملی نمونے کے بجائے محض مذہبی عقیدت کا موضوع سمجھ لیا گیا۔ ڈیجیٹل دور اور سوشل میڈیا کے غیر متوازن استعمال نے بھی اس فاصلے کو مزید بڑھا دیا ہے۔ گہرے مطالعے، تدبر اور تحقیق کے بجائے سطحی معلومات، مختصر ویڈیوز اور غیر مستند مواد پر انحصار بڑھتا جا رہا ہے، جس کے نتیجے میں سیرت کا جامع اور متوازن تصور ذہنوں سے اوجھل ہوتا جا رہا ہے۔ علم کو کردار سازی کے بجائے صرف معلومات کے حصول تک محدود کر دینے کا رجحان بھی ایک سنگین مسئلہ ہے۔ حالانکہ سیرتِ طیبہ ﷺ کا اصل مقصد صرف معلومات میں اضافہ نہیں، بلکہ انسان کے فکر و عمل، اخلاق و کردار، انفرادی زندگی اور اجتماعی رویوں میں ایسی مثبت تبدیلی پیدا کرنا ہے جو اسے اللہ تعالیٰ کی رضا اور انسانیت کی حقیقی خدمت کے راستے پر گامزن کر دے۔

آج دنیا اخلاقی انتشار، روحانی خلا، مادہ پرستی، خاندانی ٹوٹ پھوٹ، معاشی ناانصافی، فکری الجھن، تشدد، نفرت اور عدم برداشت جیسے بے شمار بحرانوں سے دوچار ہے۔ سائنس اور ٹیکنالوجی نے انسان کو سہولتیں تو فراہم کر دی ہیں، مگر سکون، اطمینان، عدل، محبت اور حقیقی انسانیت عطا نہیں کر سکیں۔ ایسے ماحول میں سیرتِ رسول اللہ ﷺ ایک مکمل اور متوازن انسانی تہذیب کا نمونہ پیش کرتی ہے، جہاں عبادت اور خدمت ساتھ ساتھ چلتی ہیں، علم اور عمل ایک دوسرے کے معاون بنتے ہیں، طاقت عدل کی محافظ ہوتی ہے، دولت امانت سمجھی جاتی ہے، قیادت خدمت کا نام ہوتی ہے، اور انسان کی عزّت اس کے رنگ، نسل یا زبان سے نہیں بلکہ تقویٰ اور کردار سے متعین ہوتی ہے۔ سیرت ہمیں سکھاتی ہے کہ ایک کامیاب انسان وہ نہیں جو صرف دنیاوی کامیابیاں حاصل کرے، بلکہ وہ ہے جو اللہ تعالیٰ سے مضبوط تعلق، اعلیٰ اخلاق، حسن معاملات، عدل، دیانت، رحم، حلم، برداشت اور خدمتِ خلق کو اپنی زندگی کا شعار بنا لے۔ عصرِ حاضر کا انسان بے شمار فکری، اخلاقی، سماجی اور روحانی بحرانوں سے دوچار ہے۔ بظاہر ترقی، سہولت اور معلومات کے اس دور میں انسان کے مسائل کم ہونے کے بجائے مزید پیچیدہ ہوتے جا رہے ہیں۔ ایسے حالات میں سیرتِ طیبہ ﷺ محض ماضی کی ایک روشن یادگار نہیں، بلکہ ہر دور کے انسان کے لیے ایک زندہ، جامع اور قابلِ عمل رہنمائی فراہم کرتی ہے۔ آج خاندانی نظام انتشار کا شکار ہے، رشتوں میں محبت، احترام اور ذمّہ داری کا احساس کمزور پڑتا جا رہا ہے۔ سیرتِ نبوی حسنِ معاشرت، باہمی احترام، شفقت، عدل اور حقوق کی ادائیگی کے ذریعے مضبوط اور پُرامن خاندانی نظام کی بنیاد فراہم کرتی ہے۔ "تم میں بہترین وہ ہے جو اپنے اہلِ خانہ کے لیے بہترین ہو، اور میں اپنے اہلِ خانہ کے لیے تم سب سے بہتر ہوں"۔ اس ارشادِ نبوی ﷺ سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام میں انسان کی عظمت کا ایک اہم معیار اس کا اپنے گھر والوں کے ساتھ حسنِ سلوک، محبت، عدل اور شفقت ہے۔

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر MUMBAIRAABTA

۷؍اگست۔۲۰۲۶

وزیراعظم اور ملک کا نوجوان طبقہ

کسی بھی ملک کیلئے اس کے نوجوان انتہائی اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔ نوجوانوں کے ہاتھوں ہی میں ملک کا مستقبل ہوتا ہے اور حکومتوں اور سیاسی جماعتوں کی جانب سے بھی انہیں کو اہمیت دی جاتی ہے۔ ان کیلئے منصوبے بنائے جاتے ہیں اور انہیں مستقبل کی ضروریات سے ہم آہنگ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ جس وقت سے جنتر منتر پر طلباء اور نوجوانوں نے احتجاج شروع کیا تھا اس وقت سے ہی نوجوانوں کی طاقت کا اندازہ ہونے لگا تھا۔ نوجوانوں کے خلاف حالانکہ کئی اقدامات کئے گئے لیکن انہوں نے اپنے احتجاج کا سلسلہ جاری رکھا۔ اپنے مطالبہ پر ڈٹے رہے اور بالآخر حکومت کو اپنے موقف میں نرمی پیدا کرتے ہوئے وزیر تعلیم کی حیثیت سے دھرمیندر پردھان سے استعفیٰ لینا پڑا۔ جس وقت سے استعفیٰ ہو گیا اور جنتر منتر کا احتجاج ختم ہو گیا اس کے بعد سے تاہم حالات کا رخ پیچیدہ ہونے لگا ہے۔ حکومت نے سی جے پی کے ساتھ معاہدہ کیا تھا کہ احتجاج میں شامل افراد کے خلاف کوئی قانونی کارروائی نہیں کی جائے گی۔ تاہم ملک کی مختلف ریاستوں میں نوجوانوں کو گرفتار کیا گیا۔ ان کے خلاف مقدمات درج کئے گئے اور کچھ کو جیلوں میں بھی بھیجا گیا تھا۔ یہ کارروائیاں ان ریاستوں میں ہوئی جہاں مرکز کی طرح بی جے پی کی ہی حکومت ہے۔ اس کے علاوہ دہلی میں بھی ایسی کارروائیاں ہوئی ہیں جہاں کی پولیس مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ کے کنٹرول میں ہے۔ اس پر جب دوبارہ ناراضگی اور برہمی کی فضاء پیدا ہونے لگی تو حکومت کے رویہ میں ایک بار پھر نرمی آئی اور ان مقدمات سے دستبرداری اور محروسین کی رہائی کا فیصلہ کیا گیا۔ اس سارے معاملے میں ایک بات خاص طور پر نوٹ کرنے کی ہے کہ وزیراعظم نے راست ملک کے نوجوانوں سے ان کی سطح پر آ کر رابطہ کرنے کا آغاز کیا ہے۔ وہ اب طلباء اور نوجوانوں کو فرینڈز کہہ کر مخاطب کرنے لگے ہیں اور ان کیلئے انسٹاگرام پر ویڈیو جاری کئے جا رہے ہیں۔ اس سے نوجوانوں کی طاقت اور ان کی اہمیت کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ یہ بات ذہن نشین رکھنے کی ضرورت ہے کہ وزیراعظم ملک بھر میں جب کبھی عام انتخابات ہوتے ہیں تو نوجوانوں کو زیادہ ٹارگٹ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کی تائید حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ پہلی بار ووٹ ڈالنے والوں کو راغب کرنے پر توجہ دی جاتی ہے اور اب شائد حکومت کو اور وزیراعظم کو یہ احساس ہونے لگا تھا کہ ملک کے نوجوان ان سے دوری اختیار کرنے لگے ہیں اور حکومت کے تعلق سے نوجوانوں میں ناراضگی پیدا ہو گئی ہے اور یہ شدت بھی اختیار کر رہی ہے۔ شائد اسی وجہ سے وزیراعظم نے طلباء اور نوجوانوں کو فرینڈز کہہ کر مخاطب کرنا شروع کیا ہے حالانکہ وہ اپنی تقاریر اور خطاب میں مترو کہہ کر مخاطب کرنے کیلئے شہرت رکھتے ہیں۔ خاص بات یہ ہے کہ 75 سال کی عمر پوری کرنے والے وزیراعظم 20 تا 25 سال کی عمر والے طلباء کو فرینڈز کہہ کر مخاطب کر رہے ہیں جبکہ چند دن قبل ہی وزیراعظم نے پارلیمنٹ اجلاس کے آغاز کے دن ہی قائد اپوزیشن راہول گاندھی پر 56 سال کا نوجوان کہتے ہوئے بالواسطہ طنز کیا تھا۔ اب سوال یہ ہے کہ 56 سالہ لیڈر نوجوان نہیں ہے لیکن 75 سال پورے کرنے والے وزیراعظم نوجوانوں کے دوست ہیں۔ اس سے رویہ اور لہجے کے دوہرے معیارات کا پتہ چلتا ہے اور یہ بھی بات واضح ہو جاتی ہے کہ حکومت کو نوجوانوں کی اہمیت کا اندازہ ہونے لگا ہے اور وہ انہیں ایک بار پھر جھانسہ میں رکھنا چاہتی ہے اور انہیں کھونا نہیں چاہتی۔ اسی لئے وزیراعظم اب نوجوانوں کو راغب کرنے کی کوشش زیادہ کر رہے ہیں۔ ایک اور پہلو یہ بھی ہے کہ جہاں وزیراعظم تو نوجوانوں کو فرینڈز کہہ رہے ہیں اور ان کے خلاف ناشائستہ زبان استعمال کرنے والوں کو معاف کر دینے کا دعویٰ بھی کر رہے ہیں لیکن نوجوانوں کے خلاف مقدمات کے اندراج کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ ان کے سوشل میڈیا اکاؤنٹس کو بند کیا جا رہا ہے۔ ان کو آن لائن ہراسانی بھی کی جا رہی ہے۔ عصمت ریزی کرنے اور نشانہ بنانے کی دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔ یہ سلسلہ بھی روکا جانا چاہئے۔ نوجوانوں کو صرف دکھاوے کے ذریعہ گمراہ کرنے کی کوششیں اب شائد کامیاب نہیں ہونگی کیونکہ نوجوان تیقن نہیں عمل کو دیکھ رہے ہیں۔

روزنامہ "ممبئی رابطہ" میں شائع ہونے والے مضامین و مراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات و اعلانات

اپنی بلڈنگ بچاؤ

گذشتہ دنوں پاور لوم شہر بھیونڈی میں چار منزلہ عمارت منہدم ہونے کی وجہ سے تقریباً دس لوگوں کی موت ہوگئی اور کئی افراد زخمی ہوگئے ہیں کچھ لوگ اسپتالوں زیر علاج ہیں۔ بارش کے موسم میں اکثر و بیشتر کمزور عمارتیں گرتی ہیں۔ جانی و مالی نقصانات سے زیادہ تکلیف دہ لوگ اچانک گھر سے بے گھر ہو جاتے ہیں اور ان گنت مسائل پیدا ہو جاتے ہیں۔ میونسپل کارپوریشن کی جانب سے خستہ حال بلڈنگوں کو نوٹس جاری کرتی ہے۔ نل اور بجلی کنکشن کاٹنے کے باوجود لوگ رہتے ہیں اور ریپیرنگ سے لاپرواہی کرتے ہیں۔ افسوس کہ بعض بخیل افراد بلڈنگ کی مرمت کے اخراجات سے گریز کرتے ہیں، رقم جمع کرنے کے بارے میں مختلف بہانے بازی اور تعمیری کاموں میں روکاوٹ کھڑی کرنے کے لیے دوسروں کو گمراہ کرنے کے باعث عمارتیں مزید بد سے بدتر حالت میں پہنچ جاتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ عمارت کی حفاظت اور بروقت مینٹیننس ہر مکین کی ذمہ داری ہے۔ اگر آج مرمت کے لیے ضروری رقم جمع نہ کی گئی تو کل کسی بڑے حادثے یا بے گھر ہونے کی صورت میں بہت زیادہ نقصان اٹھانا پڑ سکتا ہے۔ عمارت کی مرمت اور مینٹیننس فنڈ جمع کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ محفوظ عمارت ہی محفوظ زندگی کی ضمانت ہے۔ سرکاری اسکیموں سے فائدہ حاصل کرنے کے لیے عمارت کو ہاؤسنگ سوسائٹی ایکٹ کے تحت رجسٹریشن کرانا ضروری ہے۔ مختصراً رجسٹرڈ ہاؤسنگ سوسائٹی قانونی تحفظ، بینکوں اور سرکاری سہولتوں سے بہتر انداز میں فائدہ اٹھا سکتی ہے۔

حالیہ ضمنی الیکشن میں بی جے پی کا ہارنا کسی حکمت عملی کا حصہ تو نہیں؟

بہار، مدھیہ پردیش اور گجرات کی 3 / اسمبلی سیٹوں کے لیے ضمنی الیکشن کے نتائج کا اعلان ہو گیا ہے جس میں دو سیٹوں پر بی جے پی کو زبردست شکست کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ بہار کی بانکی پور سیٹ کو دوبارہ جیت لینے کے لئے بی جے پی اس قدر پر اعتماد تھی کہ روی شنکر پرساد کے حوالے سے یہ بیان بھی سامنے آیا تھا کہ زعفرانی پارٹی وہاں سے کتے بلی کو بھی کھڑا کر دے تو وہ جیت جائے گی۔ یہاں سے بی جے پی کے امیدوار نیرج کمار سنہا کو اپنی فتح کا یقین اس قدر تھا کہ انہوں نے 200 / کلو لڈو کا آرڈر دے دیا تھا لیکن جب نتیجہ سامنے آیا تو وہ پرشانت کشور سے بری طرح ہار چکے تھے۔ مدھیہ پردیش کی دتیا اسمبلی سیٹ جو مدھیہ پردیش کے سابق وزیر داخلہ نروتم مشرا کا گڑھ سمجھا جاتا ہے یہاں سے کانگریس کے گھنشام سنگھ نے بی جے پی کے امیدوار آشوتوش تیواری کو شکست دینے میں کامیابی حاصل کی۔ بی جے پی کو صرف گجرات کی مانجل پور سیٹ پر کامیابی ملی ہے۔ بہار کی بانکی پور سیٹ جو پارٹی صدر نتن نبین کے استعفیٰ سے خالی ہوئی تھی اس اہم سیٹ پر بار جانا بی جے پی کی حکمت عملی کا حصہ معلوم ہوتی ہے جس کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ الیکشن جیتنے کے تعلق سے بی جے پی پر انتہائی سنگین الزامات لگائے جاتے رہے ہیں اور وہ حقیقت میں ہے بھی کہ وہ ووٹ چوری اور ای وی ایم مشینوں میں چھیڑ چھاڑ کی وجہ سے ہر بار الیکشن میں کامیابی حاصل کرتی رہی ہے۔ ضمنی الیکشن کے نتائج کے بعد سب کی نظروں سے ووٹ چوری اور ای وی ایم مشینوں سے چھیڑ چھاڑ کی بات لوگوں کی نظروں سے اوجھل ہوگئی ہے اور بی جے پی بھی یہ چاہتی ہے کہ لوگوں کے ذہنوں سے یہ بات اوجھل ہی رہے اور وہ الیکشن کمیشن کی مدد اپنا کھیل کھیلتی رہے کیونکہ سبھی بی جے پی کی ہار کی خوشی اس اہم بات کو بھول گئے۔ صرف سماج وادی پارٹی کے سربراہ اکھلیش یادو نے اپنے بیان میں کہا کہ "بی جے پی والے عوام کو دھوکا دینے کے لئے ضمنی الیکشن جان بوجھ کر ہارے ہیں اور ان کو لگتا ہے کہ اب ای وی ایم مشینوں کی بات نہیں ہوگی، بانکی پور کا الیکشن ہارنے کے بعد بی جے پی والے لڈو کھلا رہے ہیں۔ سیاسی حالات پر نظر رکھنے والے سیاسی تجزیہ نگاروں کا یہ بھی کہنا ہے کہ تیجسوی یادو کا بہار کی سیاست میں ان کا دبدبہ ختم کرنے کے لئے بی جے پی نے پرشانت کشور کو جتایا ہے۔ اس کا مطلب صاف ہے کہ آئندہ ہونے والے اسمبلی انتخابات کیلئے بی جے پی کی یہ حکمت عملی کا ایک حصہ ہے کہ وقتی طور پر ضمنی الیکشن ہار لیا جائے کیونکہ اس کے عوض مستقبل میں بہت کچھ حاصل کرنا ہے اور یہی بی جے پی چاہتی ہے۔

تحریر کردہ اقتباس کی روشنی میں ہر اہل فکرونظر پر یہ بات آفتاب نیم روز سے بھی زیادہ روشن ہوجانی چاہیے کہ مخالفین کے من گھڑت الزامات یکسر بے اصل ہیں۔ آپ سے سوال کیا گیا کہ جلسہ وجلوس میں عورتوں کی شرکت درست ہے یا نہیں؟ تو آپ نے کس قدر اچھوتے اسلوب اور علمی انداز میں یہ واضح کیا کہ جلسہ میں خطاب کرنے والے اکثر مقررین کا حال اس قدر ناگفتہ بہ ہے کہ جہالت و بے باکی اور کم علمی کا مظاہرہ کھلے عام کیا جارہا ہے۔ وعظ ونصیحت کی جگہ بے سروپا کہانی اور موضوع روایات سنا کر گمراہ کیا جارہا ہے۔ نہ تو شریعت کے مسائل یاد ہیں اور نہ ہی خوف خدا وشرم نبی۔ ان خطباء کا مقصود یہ ہے کہ کسی طرح عوام سے واہ واہی لوٹنا ہے۔ پندونصائح کے نام پر ایسے ایسے من گھڑت واقعات بیان کئے جاتے ہیں جن سے لوگوں میں بے راہ روی پیدا ہورہی ہے۔

امام احمد رضا اور جلسہ وعرس میں عورتوں کی شرکت

الحاج مفتی محمد شمس تبریز تابش علیمی

اللہ رب العزت عزوجل دین اسلام کا حامی وناصر ہے۔ نبی کریم ﷺ کے ظاہری وصال کے بعد اس دین متین کی حفاظت وصیانت صحابۂ کرام، تابعین تبع تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ذریعے ہوتی رہی۔ تاریخ کے اوراق سے پتہ چلتا ہے کہ جب کبھی دین اسلام کے خلاف فتنہ انگیزی ہوئی ہے تو اس کا قلع قمع کرنے کے لئے اللہ رب العزت نے ہر قرن اور ہر صدی میں مجاہد بندہ ضرور بھیجا ہے۔ حدیث پاک میں ہے "بے شک اللہ تعالیٰ ہر صدی کے ختم پر اس امت کے لئے ایک مجدد ضرور بھیجتا ہے جو امت کے لئے اس کا دین تازہ کردے"۔ ہم جب چودھویں صدی میں غور کرتے ہیں تو ہر طرف نئے نئے فتنے جنم لیتے نظر آتے ہیں۔ نئی نئی جماعتیں وجود میں آنے لگیں اور غیر دینی عقائد تراشے جانے لگے۔ ایسے پُرآشوب وقت میں ضرورت تھی ایک ایسے مجدد کی جو امت کو بھولے ہوئے احکام شرعیہ یاد دلائے۔ نبی کریم ﷺ کی مردہ سنتوں کو زندہ کرے۔ تمام سلاسل اور خانقاہوں کے سجادگان کی دعائیں باب اجابت سے ہمکنار ہوئیں اور اللہ تعالیٰ نے سرزمین بریلی میں اپنا خاص بندہ امام احمد رضا کی شکل میں پیدا فرمادیا۔

امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کی ولادت باسعادت شہر بریلی، محلہ جسولی میں ۱۰/شوال المکرم ۱۲۷۲ھ مطابق 14/جون 1856ء، بروز شنبہ ظہر کے وقت ہوئی۔ آپ کا پیدائشی نام "محمد" اور تاریخی نام "المختار" ہے۔ جدامجد حضرت مولانا شاہ رضا علی خان نے "احمد رضا" تجویز فرمایا۔ آپ کی تعلیم کا آغاز اس طرح ہوا کہ بزرگوں کے طریقے کے بموجب رسم بسم اللہ خوانی ادا کی گئی۔ اور آپ کے دولت کدہ پر ہی ایک مولوی صاحب سے ناظرہ قرآن مکمل فرمایا۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے ایسی ذہانت عطا فرمائی کہ جس استاذ کے پاس ابتدائی کتب پڑھا کرتے تھے ایک دو مرتبہ دیکھ کر کتاب بند کردیا کرتے اور جب سبق سناتے تو حرف بحرف لفظ بہ لفظ سنا دیا کرتے تھے۔ روزانہ یہ حالت دیکھ کر استاذ سخت تعجب کیا کرتے۔ ایک دن استاذ بول پڑے کہ "احمد میاں! یہ تو بتاؤ کہ تم آدمی ہو یا جن؟ کہ مجھ کو پڑھاتے دیر لگتی ہے مگر تم کو یاد کرتے دیر نہیں لگتی"؟ آپ کی ذہانت کا عالم یہ تھا کہ استاذ سے کبھی چوتھائی کتاب سے زیادہ نہیں پڑھی ایک چوتھائی کتاب استاذ سے پڑھنے کے بعد بقیہ تمام کتاب خود ہی یاد کر کے سنا دیا کرتے تھے۔ صرف ساڑھے تین سال کی عمر شریف میں ایک بزرگ سے فصیح وبلیغ عربی زبان میں گفتگو کی۔ چار سال کے ہوئے تو آپ نے ناظرہ قرآن ختم کرلیا۔ بارہ ربیع الاول عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر چھ سال کی عمر میں آپ نے ایک بڑے مجمع میں سامعین کے روبرو پہلا خطاب فرمایا۔ "ہدایۃ النحو"، علم نحو کی مشہور درسی کتاب کی عربی شرح آٹھ سال کی عمر مبارک میں تحریر فرمائی۔ عمر کے آٹھویں سال میں وراثت کا پہلا فتویٰ لکھا جس کو دیکھ کر والد محترم بے حد مسرور ہوئے۔ دس سال کی عمر میں "مسلم الثبوت" پر حاشیہ قلمبند کیا۔ تیرہ سال دس مہینے کی عمر شریف میں آپ کو دستار فضیلت عطا کی گئی۔ اور اسی سال مسند افتاء کی ذمہ داری باضابطہ طور پر آپ کے سپرد کی گئی۔ تقریباً بیس سال کی عمر میں افضل حسین کی بڑی لڑکی ارشاد بیگم سے آپ کا عقد مسنون ہوا۔ جن سے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی سات اولادیں ہوئیں۔ دولڑکے اور پانچ صاحبزادیاں۔

(۱) بڑے لڑکے حضرت مولانا حامد رضا خان، المعروف حجۃ الاسلام (۲) اور چھوٹے صاحبزادے حضرت مولانا مفتی مصطفیٰ رضا خان معروف بہ مفتی اعظم ہند ہیں۔ خداداد صلاحیت وقابلیت کی بنا پر آپ نے تمام علوم نقلیہ وعقلیہ میں مہارت تامہ حاصل کیں۔ علوم طریقت ومعرفت کے حصول کے لئے والد بزرگوار کے ہمراہ مارہرہ شریف حاضر ہوئے اور سیدنا سرکار آل رسول احمدی رحمۃ اللہ علیہ کی شرف بیعت سے مشرف ہوئے اور اسی محفل میں پیرومرشد برحق نے تمام سلاسل کی اجازت وخلافت عطا فرمائی۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ تحقیق وتدقیق، تبحر علمی اور کثرت تصانیف کے لحاظ سے بلاشبہ یکتائے زمانہ بزرگ تھے۔ خداوند عالم نے اپنا خاص فضل فرمایا کہ آپ نے تفسیر، اصول تفسیر، حدیث، اصول حدیث، اسما الرجال، جرح وتعدیل، اصول فقہ، منطق، فلسفہ، عقائد وکلام، ادب، معانی، بیان، بدیع، بلاغت وغیرہ بچاس علوم وفنون میں تقریباً ایک

ہزار کتابیں تصنیف فرمائیں۔ آپ کی صلاحیت وقابلیت کا لوہا بڑے بڑے اہل علم اور مشہور زمانہ علماء وفضلا نے مانا ہے۔ اپنوں کی تو بات ہی کیا، غیروں کی محفل میں بھی آپ کے علم وفضل کا شہرہ تھا۔ علوم عقلیہ ونقلیہ میں آپ کا کوئی ثانی نہیں تھا۔ فقہ میں تو آپ کی نکتہ رسی وباریک بینی اور کمال کا ہر موافق ومخالف معترف ہے۔ بدمذہبوں اور گستاخ نبی نے جب ترجمۂ قرآن کے نام پر غلط تراجم شائع کئے، جس سے ایمان وعقائد متزلزل ہونے لگے تو امام احمد رضا علیہ الرحمہ نے "کنزالایمان" تحریر فرمایا اور اس طرح مسلمانوں کے ایمان وعقائد کی حفاظت فرمائی۔ اور جب شرعی مسائل کے نام پر شب خون مارا جانے لگا تو وقت کا مجدد بے چین ہوگیا اور "فتاویٰ رضویہ" بارہ جلدوں میں ایک ایسا علمی فقہی انسائیکلو پیڈیا لکھ دیا کہ ایمانی لٹیروں کے پاس جس کا اب تک کوئی جواب نہیں۔ جس کی ایک ایک جلد تقریباً ایک ہزار صفحات پر مشتمل ہے۔ تخریج شدہ نیا ایڈیشن تیس جلدوں پر مشتمل ملک وبیرون ملک سے شائع ہو چکا ہے۔ اس میں مستفسرہ سوالات کے نہایت علمی اور تحقیقی جوابات دیئے گئے ہیں۔ بلاشبہ یہ آپ کا عظیم علمی شاہکار ہے۔ آپ نے اپنی قیمتی زندگی کا سارا حصہ اسلام کی حمایت، مسلک اہل سنت کی ترویج واشاعت اور علوم وفنون کی خدمت میں گزار دیا۔ آخر وہ ساعت موعود آگئی جس کا ہر نفس کو انتظار ہے۔ سن عیسوی کے اعتبار سے ۶۵/سال اور باعتبار سن ہجری ۶۸/برس کی عمر میں بروز جمعہ، بوقت: ۲/بج کر ۳۸/منٹ پر، ۲۵/صفر المظفر ۱۳۴۰ھ مطابق نومبر ۱۹۲۱ء کو یہ عاشق رسول داعی اجل کو لبیک کہتے ہوئے اپنے خالق سے جاملے۔ (بحوالہ: حیات اعلیٰ حضرت، ماہنامہ المیزان کا امام احمد رضا نمبر، سیرت اعلیٰ حضرت)

امام احمد رضا علیہ الرحمہ نے بدعقیدوں، ایمان کے لٹیروں کا اصلی چہرہ جب لوگوں کے سامنے عیاں کردیا تو "کھسیانی بلی کھمبا نوچے" کے مترادف بے جا الزامات اور طعن وتشنیع کے تیروں سے آپ کو نشانہ بنایا جانے لگا۔ سنی سادہ لوح عوام کو گمراہ کرنے کے لئے حیلے بہانے اور غلط پروپیگنڈوں کا سہارا لیا گیا۔ اور لٹریچر، کتابچے، اخبارات کے ذریعے اپنی من گھڑت باتیں شائع کی گئیں۔ ان طوفان بدتمیزی میں سے یہ باتیں بہت زیادہ مشہور کی گئیں کہ دیکھو جن کو عاشق رسول، اسلام وسنیت کا حامی کہا جاتا ہے وہ تو بدعات ومنکرات کو فروغ دینے والے ہیں۔ مگر ان جاہلوں کو کون سمجھائے کہ جنہوں نے ایک ایک برائی کے خلاف مسلسل قلمی جہاد کیا ہو بھلا وہ بدعات ومنکرات کو فروغ دینے والا کیسے ہوسکتا ہے؟ وہ کونسی بدعت قبیحہ اور وہ کون سا مکروہ وممنوع کام ہے جس کی انہوں نے حمایت کی ہو؟

عنوان مضمون کے تحت اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے جلسہ وجلوس اور اعراس میں عورتوں کی شرکت کے متعلق کیا فرمایا ہے اسی پر روشنی ڈالی جارہی ہے، قارئین اسے بغور پڑھیں اور خود ہی فیصلہ کریں کہ مخالفین کے الزامات کس قدر بے بنیاد اور عبث ہیں۔ امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمہ سے دریافت کیا گیا کہ جلسہ وجلوس میں عورتوں کا جانا درست ہے یا نہیں؟ تو آپ فرماتے ہیں: "اگر واعظ، اکثر واعظان زمانہ کی طرح جاہل وناعاقل وبے باک وناقابل ہوتے ہیں۔ مبلغ علم کچھ، اشعار خوانی یا بے سروپا کہانی، یا تفسیر مصنوع یا تحدیث موضوع۔ نہ عقائد کا پاس۔ نہ مسائل کا احتفاظ۔ نہ خدا سے شرم نہ رسول کا لحاظ، غایت مقصود پسند عوام، اور نہایت مراد جمع حطام، یا ذاکر ایسے ہی ذاکرین، غافلین، مبطلین سے کہ رسائل پڑھیں تو جہال مغرور کے، اشعار گائیں تو شعراء بے شعور کے، انبیا کی توہین۔ خدا پر اتہام اور نعت ومنقبت کا نام بدنام۔ جب تو جانا بھی گناہ، بھیجنا بھی حرام اور اپنے یہاں انعقاد مجمع آثام۔ آج کل اکثر مواعظ ومجالس کا یہی حال پُر ملال۔ اسی طرح اگر عادت نساء سے معلوم یا مظنون کہ بنام مجلس وعظ وذکر اقدس جائیں۔ اور سنیں نہ سنائیں بلکہ عین وقت ذکر اپنی کھچریاں پکائیں۔ جیسا کہ غالب احوال زنان زماں۔ تو بھی ممانعت ہی سبیل ہے۔ کہ اب یہ جانا اگرچہ بنام خیر ہے مگر بروجہ غیر ہے۔ ذکر وتذکیر کے وقت لغو ولغط شرعاً ممنوع وغلط۔ اور اگر ان سب مفاسد سے خالی ہو۔ اور وہ قلیل ونادر ہے تو محارم کے یہاں بشرائط معلومہ بھیجنے میں حرج نہیں اور غیر محارم یعنی مکان غیر یا غیر مکان میں بھیجنا اگر کسی طرح احتمال فتنہ یا منکر کا مظنہ یا وعظ وذکر سے پہلے پہنچ کر اپنی مجالس جمانا یا بعد ختم اسی مجمع زنان کا رنگ منانا ہو تو بھی نہ بھیجے کہ منکر ونامنکر مل کر منکر اور اگر فرض کیجئے کہ واعظ وذاکر عالم سنی متدین ماہر، اور عورتیں جا کر حسب آداب شرع بحضور قلب سماع میں مشغول رہیں اور حال مجلس وسابق ولاحق وذہاب وایاب جملہ اوقات میں جمیع منکرات وشنائع مالوفہ وغیر مالوفہ معروفہ وغیر معروفہ سب سے تحفظ تام وتحرز تمام پر اطمینان کافی ووافی ہو۔ اور سبحان اللہ! کہاں تحرز اور کہاں اطمینان۔ تو محارم کے یہاں بھیجنے میں اصلاً حرج نہیں"۔ (اقتباس: احکام شریعت، سوم، بحوالہ امام احمد رضا اور رد بدعات ومنکرات، ص: ۳۳۸/۳۴۰)

تحریر کردہ اقتباس کی روشنی میں ہر اہل فکرونظر پر یہ بات آفتاب نیم روز سے بھی زیادہ روشن ہوجانی چاہیے کہ مخالفین کے من گھڑت الزامات یکسر بے اصل ہیں۔ آپ سے سوال کیا گیا کہ جلسہ وجلوس میں عورتوں کی شرکت درست ہے یا نہیں؟ تو آپ نے کس قدر اچھوتے اسلوب اور علمی انداز میں یہ واضح کیا کہ جلسہ میں خطاب کرنے والے اکثر مقررین کا حال اس قدر ناگفتہ بہ ہے کہ جہالت وبے باکی اور کم علمی کا مظاہرہ کھلے عام کیا جارہا ہے۔ وعظ ونصیحت کی جگہ بے سروپا کہانی اور موضوع روایات سنا کر گمراہ کیا جارہا ہے۔ نہ تو شریعت کے مسائل یاد ہیں اور نہ ہی خوف خدا وشرم نبی۔ ان خطباء کا مقصود یہ ہے کہ کسی طرح عوام سے واہ واہی لوٹنا ہے۔ پندونصائح کے نام پر ایسے ایسے من گھڑت واقعات بیان کئے جاتے ہیں جن سے لوگوں میں بے راہ روی پیدا ہورہی ہے، اسی طرح شعرا کے حالات بیان فرمایا۔ غور کرنے کی بات ہے کہ ایک سو برس پہلے جلسہ وجلوس کے متعلق سرکار اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے بیان فرمایا اور پھر کہا کہ ایسے جلسہ وجلوس میں عورتوں کی شرکت گناہ اور بھیجنا حرام ہے۔ عصر حاضر کے جلسہ میں مدعو پیشہ وخطباء وشعراء کے احوال وکوائف کس قدر بھیانک ہیں ذرا اندازہ لگائیں کہ آج اکثر جلسوں میں شاعری کے نام پر چاپلوسی، ریاکاری، ڈرامہ بازی کا بازار گرم ہے، بھلا ایسے جلسوں میں عورتوں کی شرکت کیسے درست ہوسکتی ہے؟ میرے امام نے شریعت مطہرہ کی روشنی میں یہ بتادیا کہ اگر جلسے وجلوس منکرات وممنوعات سے یکسر خالی ہوں تو بشرائط، محارم کے یہاں بھیجنے میں حرج نہیں۔ امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمہ سے عرس یا غیر عرس میں بزرگوں کے مزارات پر عورتوں کی شرکت کے متعلق سوال ہوا تو آپ نے جواباً تحریر فرمایا: "عورتوں کو مزارات اولیاء ومقابر عوام دونوں پر جانے کی ممانعت ہے"۔ (احکام شریعت، حصہ دوم، ص: ۱۶۸) اسی طرح ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں: "میں اس رخصت کو جو بحرالرائق میں لکھی ہے مان کر نظر بحالات نساء سوائے حاضری روضۂ انور کہ واجب یا قریب بواجب ہے، مزارات اولیاء یا دیگر قبور کی زیارت کو عورتوں کا جانا باتباع غنیۃ علامہ محقق ابراہیم حلبی ہرگز پسند نہیں کرتا، خصوصاً اس طوفان بے تمیزی رقص ومزامیر وسرود میں جو آج کل جہال نے اعراس طیبہ میں برپا کر رکھا ہے اس کی شرکت تو میں عوام رجال کو بھی پسند نہیں رکھتا نہ کہ وہ جن کو انجشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدی خوانی بالحان خوش پر عورتوں کے سامنے ممانعت فرما کر انہیں نازک شیشیاں فرمایا"۔ (فتاویٰ رضویہ، مخرجہ، ج۹، ص ۵۴۱/۵۴۲) امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: "امام قاضی سے استفتاء ہوا کہ عورتوں کا مقابر کو جانا جائز ہے یا نہیں؟ فرمایا: ایسی جگہ جواز وعدم جواز نہیں پوچھتے، یہ پوچھو کہ اس میں عورت پر کتنی لعنت پڑتی ہے؟ جب گھر سے قبور کی طرف چلنے کا ارادہ کرتی ہے اللہ اور فرشتوں کی لعنت میں ہوتی ہے، جب گھر سے باہر نکلتی ہے سب طرفوں سے شیطان اسے گھیر لیتے ہیں، جب قبر تک پہنچتی ہے میت کی روح اس پر لعنت کرتی ہے، جب واپس آتی ہے اللہ کی لعنت میں ہوتی ہے"۔ (ایضاً ص: ۵۵۷)

قارئین! ہمیں عدل وانصاف کی نگاہوں سے امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کو پڑھنے کی ضرورت ہے۔ مخالفین نے بغض وحسد کا چشمہ لگا کر دیکھا اور حق سے چشم پوشی کی اور بے بنیاد غلط باتیں عوام تک پہنچانے میں کوئی کسر باقی نہ رکھی۔ جن لوگوں نے انصاف کی نظر سے میرے امام کو دیکھا تو وہ بولنے پر مجبور ہوگئے کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے جو کہا اور لکھا وہ قرآن واحادیث کی روشنی میں اور عشق رسول کی بنیاد پر ہے۔ امام احمد رضا فاضل بریلوی نے معاشرے میں رائج بیہودہ مراسم اور غلط طریقے کا خاتمہ کیا ہے۔ عرس اولیاء کے نام پر جہال اور بے دین خدام نے اختلاط مردوزن کا جو بازار گرم کیا ہے یہ سراسر غلط اور حرام ہے۔ عصر حاضر میں اکثر مزارات پر اختلاط مردوزن کی بے حیائی اس قدر عام ہے کہ تقویٰ شعار لوگ شرکت سے محروم رہ جاتے ہیں۔ میرے امام نے قبور مسلمین ومزارات اولیاء کی زیارت کو جانے والی عورتوں کو سختی سے منع فرمادیا ہے۔ مگر آج مزارات پر مردوں سے زیادہ عورتوں کا ازدحام دیکھ کر سر شرم سے جھک جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عقل سلیم سے نوازے اور اپنی عورتوں کو پردہ میں رکھنے کی توفیق دے، اپنے محبوبین کے فیوض

۱۵/اگست: آزادی کی داستان، قربانیوں کا سفر اور نئے بھارت کا خواب

عبدالرحیم، سرسیہ سمستی پور

قوموں کی تاریخ میں بعض دن ایسے ہوتے ہیں جو محض کیلنڈر پر درج ایک تاریخ نہیں رہتے بلکہ پوری قوم کی اجتماعی یادداشت، تہذیبی شناخت، سیاسی شعور اور قومی عزم کی علامت بن جاتے ہیں۔ ہندوستان کے لیے 15 اگست 1947ء ایسا ہی ایک تاریخی دن ہے۔ اس روز تقریباً دو صدیوں پر محیط برطانوی اقتدار کا خاتمہ ہوا اور ایک آزاد ملک نے دنیا کے نقشۂ سیاست پر اپنی نئی شناخت کے ساتھ قدم رکھا۔ لیکن اگر اس دن کو صرف جشن، قومی پرچم، پریڈ، ثقافتی پروگراموں اور سرکاری تقریبات تک محدود کردیا جائے تو اس کی حقیقی روح پوری طرح سامنے نہیں آتی۔ اس دن کی عظمت کا تقاضا یہ ہے کہ اسے تاریخ، سیاست، معیشت، سماج اور تہذیب کے وسیع تناظر میں دیکھا جائے، کیونکہ آزادی کا ہر لمحہ بے شمار قربانیوں، طویل جدوجہد، فکری بیداری اور اجتماعی عزم کا حاصل ہوتا ہے۔

15 اگست خوشی کی علامت ضرور ہے، مگر اس کے ساتھ ایک ایسا درد بھی وابستہ ہے جسے تاریخ کبھی فراموش نہیں کرسکتی۔ آزادی کے ساتھ ہی برصغیر کی تقسیم کا وہ عظیم انسانی المیہ رونما ہوا جس میں لاکھوں افراد اپنے گھروں سے بے دخل ہوئے، ہزاروں بستیاں ویران ہوئیں اور بے شمار خاندان ہمیشہ کے لیے بکھر گئے۔ اسی لیے اس تاریخ کو صرف فتح یا صرف سانحہ قرار دینا دونوں ہی انتہائیں ہیں۔ ایک متوازن تاریخی نقطۂ نظر یہی ہے کہ آزادی کی کامیابی اور تقسیم کے المیے، دونوں کو دیانت داری کے ساتھ یاد رکھا جائے، کیونکہ یہی تاریخ کے ساتھ انصاف کا تقاضا ہے۔

برصغیر میں برطانوی اقتدار کی بنیاد تجارت کے نام پر رکھی گئی۔ سترہویں صدی کے آغاز میں ایسٹ انڈیا کمپنی نے ہندوستان میں تجارتی مراکز قائم کیے۔ اس زمانے میں شاید ہی کسی نے تصور کیا ہو کہ ایک تجارتی کمپنی رفتہ رفتہ ایک وسیع سلطنت کی مالک بن جائے گی۔ لیکن مقامی ریاستوں کے باہمی اختلافات، مغلیہ سلطنت کی کمزوری، علاقائی طاقتوں کی کشمکش اور کمپنی کی فوجی وسفارتی حکمت عملی نے اسے وہ مواقع فراہم کیے جن سے اس نے پورے ہندوستان میں اپنے اقتدار کی بنیاد مضبوط کرلی۔

1757ء کی جنگ پلاسی کو ہندوستانی تاریخ کا ایک فیصلہ کن موڑ سمجھا جاتا ہے۔ اس جنگ کے بعد کمپنی نے صرف تجارت پر اکتفا نہیں کیا بلکہ اقتدار کے معاملات میں براہ راست مداخلت شروع کر دی۔ 1764ء کی جنگ بکسر کے بعد اس کی سیاسی طاقت مزید مستحکم ہوئی اور آہستہ آہستہ برصغیر کے وسیع علاقے اس کے زیر اثر آتے گئے۔ اس تبدیلی نے صرف حکومت ہی نہیں بدلی بلکہ ہندوستان کی معاشی، سماجی اور تہذیبی ساخت پر بھی گہرے اثرات مرتب کیے۔

برطانوی اقتدار کے ابتدائی برسوں میں ہندوستان کی معیشت کو اس انداز سے ڈھالا گیا کہ وہ برطانوی صنعتوں کی ضروریات پوری کرے۔ خام مال ہندوستان سے برطانیہ بھیجا جاتا، جبکہ تیار شدہ مصنوعات واپس ہندوستانی منڈیوں میں فروخت کی جاتیں۔ اس پالیسی نے مقامی صنعتوں، خصوصاً کپڑا بننے، دستکاری، دھات سازی اور روایتی ہنرمندی کو شدید نقصان پہنچایا۔ وہ ہندوستان جو صدیوں تک اپنی اعلیٰ دستکاری اور عالمی تجارت کے لیے مشہور تھا، رفتہ رفتہ ایک ایسی منڈی میں تبدیل ہونے لگا جہاں بیرونی مصنوعات کی کھپت بڑھتی گئی اور مقامی صنعتیں کمزور ہوتی چلی گئیں۔ زرعی شعبہ بھی اس استحصالی نظام سے محفوظ نہ رہ سکا۔ کسانوں پر بھاری محصولات عائد کیے گئے، زمین کے انتظام میں ایسی تبدیلیاں کی گئیں جن سے زرعی پیداوار کا بڑا حصہ حکومت یا جاگیرداروں کے ہاتھوں میں چلا جاتا تھا، جبکہ عام کسان غربت، قرض اور قحط کا شکار ہوتے گئے۔ متعدد مؤرخین نے اس بات کی نشاندہی کی ہے کہ ان معاشی پالیسیوں نے ہندوستان کی دیہی زندگی کو شدید متاثر کیا اور عوام میں برطانوی اقتدار کے خلاف ناراضی کو بڑھایا۔ یہ ناراضی صرف معاشی مسائل تک محدود نہیں تھی۔ مقامی ریاستوں کے الحاق، بعض حکمران خاندانوں کی معزولی، فوجیوں میں امتیازی سلوک، مذہبی اور سماجی معاملات میں مداخلت کے خدشات اور عوامی بے اختیاری نے مل کر ایک ایسی فضا پیدا کی جس میں مزاحمت ناگزیر محسوس ہونے لگی۔ اسی پس منظر میں 1857ء کا عظیم واقعہ پیش آیا، جسے مختلف مؤرخین نے مختلف نام دیے ہیں۔ برطانوی مؤرخین کی ایک بڑی تعداد نے اسے سپاہیوں کی بغاوت قرار دیا، جبکہ بہت سے ہندوستانی مؤرخین نے اسے پہلی جنگ آزادی کا نام دیا۔ جدید تاریخ نگاری میں یہ رجحان بڑھا ہے کہ اس واقعے کو اس کے تمام سیاسی، سماجی، معاشی اور عسکری پہلوؤں کے ساتھ سمجھا جائے، کیونکہ یہ نہ صرف فوجی بغاوت تھی اور نہ ہی مکمل قومی انقلاب، بلکہ مختلف علاقوں میں مختلف محرکات کے تحت ابھرنے والی ایک وسیع مزاحمتی تحریک تھی۔

میرٹھ سے شروع ہونے والی یہ تحریک دیکھتے ہی دیکھتے دہلی، کانپور، لکھنؤ، جھانسی، آرا، جگدیش پور اور دیگر علاقوں تک پھیل گئی۔ بہادر شاہ ظفر علامتی طور پر اس تحریک کے مرکز بنے، رانی لکشمی بائی نے بے مثال جرات کا مظاہرہ کیا، نانا صاحب، تانتیا ٹوپے، بیگم حضرت محل، کنور سنگھ اور مولوی احمد اللہ شاہ سمیت متعدد شخصیات نے مختلف محاذوں پر برطانوی اقتدار کا مقابلہ کیا۔ اگرچہ یہ تحریک اپنے سیاسی مقاصد حاصل نہ کرسکی، لیکن اس نے ہندوستان کے عوام کے ذہن میں آزادی کے تصور کو پہلے سے کہیں زیادہ مضبوط کردیا۔ 1857ء کے بعد برطانوی حکومت نے ایسٹ انڈیا کمپنی سے اقتدار واپس لے کر براہ راست ہندوستان کا انتظام سنبھال لیا۔ اس کے ساتھ ہی انتظامی ڈھانچے میں وسیع تبدیلیاں کی گئیں، فوج کی تنظیم نو ہوئی، ریلوے، ڈاک اور ٹیلی گراف کے نظام کو وسعت دی گئی اور جدید تعلیمی اداروں کے قیام پر بھی توجہ دی گئی۔ یہ اقدامات بظاہر ترقی کے آثار تھے، لیکن ان کا بنیادی مقصد نوآبادیاتی حکومت کو زیادہ مضبوط اور مؤثر بنانا بھی تھا۔ تاہم تاریخ کا ایک دلچسپ پہلو یہ ہے کہ انہی تعلیمی اداروں اور ذرائع ابلاغ سے ایک ایسا تعلیم یافتہ طبقہ پیدا ہوا جس نے بعد میں آزادی، آئینی حقوق، نمائندہ حکومت اور قومی خودمختاری کے مطالبات کو مضبوط فکری بنیاد فراہم کی۔ اسی دوران ہندوستان میں اخبارات، رسائل، ادبی انجمنوں اور علمی حلقوں کا دائرہ بھی وسیع ہونے لگا۔ صحافت محض خبروں کی ترسیل کا ذریعہ نہیں رہی بلکہ عوامی شعور بیدار کرنے کا ایک مؤثر ہتھیار بن گئی۔ اردو، ہندی، بنگالی، انگریزی، تمل، مراٹھی اور دیگر زبانوں کے اخبارات نے سیاسی بیداری پیدا کی، عوام کو ان کے حقوق سے آگاہ کیا اور غلامی کے نقصانات پر مسلسل روشنی ڈالی۔ بہت سے مدیران اور صحافیوں نے قید وبند، جرمانوں اور پابندیوں کا سامنا کیا، مگر قلم کی طاقت کو خاموش نہ ہونے دیا۔ یہی فکری بیداری آنے والے برسوں میں ایک منظم قومی تحریک کی بنیاد ثابت ہوئی۔ انیسویں صدی کے آخری عشروں میں جب جدید تعلیم کا دائرہ وسیع ہونے لگا تو ایک ایسا متوسط اور تعلیم یافتہ طبقہ سامنے آیا جس نے غلامی کے اسباب اور آزادی کے تقاضوں پر سنجیدگی سے غور کرنا شروع کیا۔ یہی طبقہ بعد میں سیاسی تنظیموں، ادبی انجمنوں، صحافتی اداروں اور عوامی تحریکوں کی قیادت کا مرکز بنا۔ تعلیم نے عوام کو صرف روزگار ہی نہیں دیا بلکہ انہیں یہ شعور بھی عطا کیا کہ حکمرانی، انصاف، نمائندگی، قانون اور شہری حقوق کیا ہوتے ہیں۔ یہی فکری تبدیلی ہندوستان کی قومی بیداری کی سب سے مضبوط بنیاد ثابت ہوئی۔ اسی ماحول میں 1885ء میں انڈین نیشنل کانگریس کا قیام عمل میں آیا۔ ابتدا میں اس کے مطالبات محدود نوعیت کے تھے۔ اس کے رہنما برطانوی حکومت سے انتظامی اصلاحات، ہندوستانیوں کی زیادہ نمائندگی اور آئینی حقوق کا مطالبہ کرتے تھے، لیکن وقت گزرنے کے ساتھ یہ مطالبات مکمل خودمختاری اور پھر مکمل آزادی تک پہنچ گئے۔ کانگریس کے اندر بھی مختلف نظریات موجود تھے۔ ایک طبقہ تدریجی اصلاحات پر یقین رکھتا تھا، جبکہ دوسرا طبقہ زیادہ مضبوط اور عوامی مزاحمت کا حامی تھا۔

(جاری)

غزل

نزع کی سختی بڑھی ان کو پشیماں دیکھ کر
موت مشکل ہوگئی جینے کا ساماں دیکھ کر

وہ کبھی جب التفات ناز سے لیتے ہیں کام
کانپ جاتا ہوں میں اپنے دل کے ارماں دیکھ کر

کرتے ہیں ارباب دل اندازۂ جوش بہار
میرا دامن دیکھ کر میرا گریباں دیکھ کر

وہ نہ اگلا باغباں ہے اب نہ اگلے ہم صفیر
یاد کرتا ہوں قفس کو میں گلستاں دیکھ کر

اللہ اللہ مجھ سا عاصی درخور رحمت ہوا
رشک زاہد تو بھی ہے یہ قدر عصیاں دیکھ کر

اے بت کافر معاذ اللہ یہ تیرا شباب
کوئی کافر ہی رہے گا اب مسلماں دیکھ کر

ان بتوں نے مجھ کو بے خود کس قدر دھوکے دیے
سیدھا سادہ جان کر مرد مسلماں دیکھ کر

عباس علی خاں بیخود

تدبیر منزل۔ پرسکون خانگی زندگی کی اہم بنیاد

مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی

انسان ایک سماجی جاندار ہے، وہ اکیلا نہیں رہ سکتا، اس کی بنیادی ضرورتیں انسانی سماج سے وابستہ ہوتی ہیں اور سماج کی سب سے چھوٹی اکائی خاندان ہوتا ہے، جس میں عموماً والدین، میاں بیوی، بچے اور مالک ونوکر ہوا کرتے ہیں، مشترکہ خاندان میں اس کا دائرہ بڑھ بھی سکتا ہے، بلکہ کہنا چاہیے کہ بڑھ جاتا ہے، اگر گھر کا نظام درست، منظم اور بااصول ہو تو خاندان ترقی کرتا ہے، معاشرہ اور سماج چوں کہ خاندان سے ہی بنتا ہے، اس لیے انتظام خانہ داری ٹھیک ٹھاک رہے تو پورے معاشرہ کے لیے ترقی کے مواقع پیدا ہوجاتے ہیں اور پُرسکون زندگی گذارنا ممکن ہوتا ہے، اس لیے اسلامی تعلیمات اور سماجی علوم میں تدبیر منزل کی بڑی اہمیت ہے۔ تدبیر منزل دو الفاظ سے مرکب ہے، تدبیر کے معنی انتظام، حسن عمل اور منصوبہ بندی کے ہیں، منزل سے مراد گھر یا خاندان ہے، بالفاظ دیگر تدبیر منزل کا مفہوم گھر کے تمام معاملات کو عقل، حکمت، انصاف، باہمی تعاون اور منصوبہ بندی کے ساتھ اس طرح چلانا ہے کہ خاندان کے تمام افراد اطمینان وسکون کے ساتھ زندگی گذار سکیں، وہ آپس میں نہ صرف ایک دوسرے سے اخلاق سے پیش آئیں، بلکہ وہ آپس میں امور خانہ داری سے مطمئن بھی رہیں۔ تدبیر منزل میں سب سے اہم کام آمدنی کو سامنے رکھ کر خرچ کی منصوبہ بندی ہے، فضول خرچی سے بچنا، بچت کی عادت ڈالنا اور ضرورت کے مطابق خرچ کرنا مالی منصوبہ بندی کا اہم حصہ ہے، آمد وخرچ میں توازن قائم رکھا جائے تو قرض کی ضرورت نہیں پڑتی، ہمارے دور میں توازن کا قائم رکھنا اس لیے مشکل ہوگیا ہے کہ خریداری آن لائن ہورہی ہے، سامان گھر تک پہونچ رہا ہے اور کریڈٹ کارڈ ہمیں ادھار خریداری پر مجبور کرتا ہے، ہم سامان اس لیے نہیں خریدتے کہ واقعتاً اس کی ضرورت ہے، بلکہ اس لیے ادھار اور قسطوں پر منگا لیتے ہیں کہ اشتہار دیکھ کر ہماری خواہش اسے خریدنے کی ہوگئی، گھروں میں بچوں کے لیے بہت سارے کھلونے، پچاسوں ساڑیاں، سوٹ، کپڑے، چپل، زنانہ مردانہ بیگ اور تھیلے کا ڈھیر ہمارے گھروں میں اس لیے نہیں ہیں کہ اس کی ہمیں ضرورت تھی، بلکہ یہ ہماری خواہشات کی وجہ سے جمع ہوگئی ہیں، ہم نے اپنی پسند کو ضرورت کا درجہ دیدیا ہے، اس لیے آمدنی سے زیادہ خرچ ہورہا ہے اور جب قرض کا بوجھ بڑھتا ہے تو ہماری راتوں کی نیند اچٹ جاتی ہے، اسی لیے ہم نے مالی منصوبہ بندی کو ایک نمبر پر رکھا ہے، گھروں میں جھگڑے امرائی کے یہاں کم ہوتے ہیں، اس لیے کہ ان کے پاس آمدنی کی بہتات ہوتی ہے، خاندان کے جس فرد کی جو خواہش ہے اس کا خرید لینا ممکن ہوتا ہے، پریشانی اوسط آمدنی والوں کو ہے، ان کے ساتھ جو لوگ رہتے ہیں، خاندان کی آمدنی ان کی خواہش اور پسند کی تکمیل کی متحمل نہیں ہوتی، اس لیے آپس میں جھگڑے شروع ہوجاتے ہیں، اندر سے محرومی کا احساس گھر میں نفرت، کدورت، بغض وعناد کی فصل اگا دیتا ہے اور خاندان انتشار کا شکار ہوجاتا ہے، اس کا واحد حل فضول خرچی سے بچنا ہے، فضول خرچی سے بچنے کا مطلب کنجوسی اور بخالت بالکل نہیں ہے، قرآن کریم میں فضول خرچی سے منع کیا گیا ہے اور فضول خرچی کرنے والوں کو شیطان کا بھائی کہا گیا ہے، اسی طرح بازوؤں کو گردن اور بغل میں سمٹ کر رکھنا بھی درست طریقہ نہیں ہے۔ تدبیر منزل کا دوسرا اہم ستون باہمی محبت، رواداری اور تعاون کا جذبہ ہے، یہ وہ مضبوط رسی ہے جو خاندان کے ہر فرد کو ایک دوسرے سے مربوط رکھتی ہے، اس کو بروئے کار لانے کے لیے اخلاقی تربیت کی ضرورت ہوتی ہے، اخلاقی تربیت سے سچائی، دیانت داری، احترام انسانیت اور ذمہ داری کا احساس بیدار ہوتا ہے، ایک دوسرے کے حقوق کی پاسداری ملحوظ خاطر ہوا کرتی ہے، محبت، صبر، مشاورت اور برداشت کے ذریعہ سارے مسائل ومشکلات اور پریشانیاں دور کرلی جاتی ہیں اور خاندان خوش گوار زندگی گذارتا ہے، ان امور کی بہتر انجام دہی میں تعلیم وشعور کا بڑا کردار ہوتا ہے، کیوں کہ اس کے بغیر بہتر فیصلے نہیں کیے جاسکتے اور خاندان کے افراد کے مثبت کردار کی توقع نہیں کی جاسکتی، اس لیے تدبیر منزل میں بچوں کی تعلیم وتربیت کا خاص مقام ہے اور دوسری ضرورتوں پر مالی منصوبہ بندی میں اسے اول مقام دینا چاہیے، کیوں کہ تعلیم وشعور کے بغیر اچھے خاندان کا تصور نہیں کیا جاسکتا۔ تدبیر منزل میں ایک بڑا کام صحت وصفائی بھی ہے، اس کے لیے حفظان صحت کے اصولوں کو اپنانا اور اس پر کاربند رہنا انتہائی ضروری ہے، صحت کی برقراری میں متوازن غذا، ورزش اور گھر کی صفائی کا بڑا دخل ہوتا ہے، فاسٹ فوڈ اور دوسری غذاؤں نے ہماری صحت کو برباد کردیا ہے، چائے اور ٹھنڈے مشروبات کے کثرت استعمال نے نت نئی بیماریوں میں ہمیں پھنسا رکھا ہے، ہم دیر سے سونے اور صبح میں دیر تک سونے کی عادی ہوگیے ہیں، شاید ہی ہم کبھی سورج کو نکلتا ہوا دیکھ پاتے ہیں، بستر کی چادریں، تکیہ کا غلاف تو صاف رہتا ہے، لیکن گھر کی دیواروں، کواڑوں، کونوں اور بیت الخلا میں صفائی کا اہتمام نہیں کیا جاتا، ان میں گرد وغبار کی موٹی تہیں جمی ہوتی ہیں، مکڑی کے جالے تنے ہوتے ہیں، بیت الخلا کے استعمال کے بعد لوگ فلش چلانا بھی بھول جاتے ہیں، کموڈ پر بیٹھ کر ضرورتیں پوری کرنے کے بعد اتنی توفیق نہیں ہوتی کہ پانی کے قطرات جو صفائی کرتے وقت یا چھینٹوں سے کموڈ کے بیٹھنے والے حصوں پر پڑ جاتے ہیں انہیں ٹشو پیپر یا کسی کپڑے سے ہی صاف کردیں؛ تاکہ دوسروں کی ضرورت بھی پوری کرسکے اور کموڈ پر بیٹھنے میں اگلے کو گھن نہ محسوس ہو، پہلے جمعہ یا اتوار کو پورے گھر کی صفائی کی جاتی تھی، اب صرف پرب، تہوار کے موقع پر اس کی نوبت آتی ہے، اس لیے صفائی کا اہتمام باقی نہیں رہتا، گیس چولہے اور فرج میں بھی گندگی کی موٹی پرتیں پڑی ہوتی ہیں جو ہمارے کھانے کی چیزوں کو مسموم اور زہر آلود کرتی رہتی ہیں، یہ غذائیں جب شکم تک پہونچتی ہیں تو مختلف امراض کے جراثیم ہمارے جسم میں پہونچانے کا کام کرتی ہیں اور پھر ڈاکٹروں کے چکر لگانا ہمارا مقدر بن جاتا ہے، اس لیے صفائی ستھرائی اور حفظان صحت کے اصولوں پر چلنا تدبیر منزل کے لیے ضروری ہے، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے صفائی کو ایمان کا حصہ قرار دیا ہے اور قرآن کریم میں اپنے کو ہلاکت میں ڈالنے سے منع کیا گیا ہے۔ اسلام میں تدبیر منزل کے امور کی نگرانی مرد کے ذمہ کی گئی ہے اور اسے قوام کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے، حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے حجۃ اللہ البالغہ میں تدبیر منزل پر بہت تفصیلی روشنی ڈالی ہے، ان میں بہت سارے سوالات اور اشکالات کے جوابات دیے ہیں جو صرف عقل پر اعتماد کرنے والے لوگ کیا کرتے ہیں، اسلام نے ہر دو صنف کی رعایت کرتے ہوئے گھر کے اندر کی ذمہ داری عورتوں کے حوالہ کی ہے اور گھر کے باہر کی ذمہ داری مردوں کو بحیثیت نگراں اور حاکم ہونے کے حوالہ کی ہے، عورتوں کے صنف کی رعایت کرتے ہوئے تدبیر منزل کے بعض کام عورتوں کے اور بعض مردوں کے حوالے کیا، بیوی کا نفقہ شوہر پر ڈالا اور عورتوں کو کسب معاش سے آزاد کردیا، یہ الگ بات ہے کہ عورتوں نے ملازمت اختیار کر کے یہ قلادہ خود سے اپنی گردن میں ڈال لیا، مرد کا قوام ہونا اسلامی مساوات کے خلاف نہیں ہے، مساوات کا مطلب جس طرح یہ نہیں ہوتا کہ افسر اور چپراسی ایک کرسی پر بیٹھے، اسی طرح یہ نہیں ہوتا کہ عورت اور مرد دونوں کو ایک ہی ذمہ داری دی جائے، بھلا کوئی پاگل ہی ہوگا جو کہے کہ مساوات کا مطلب یہ ہے کہ دو بچہ عورت پیدا کرے اور دو مرد، ظاہر ہے یہ ممکن نہیں، دونوں اصناف کے وظائف الگ الگ ہیں، اس لیے دونوں ایک کام نہیں کرسکتے، اس بات کو خوب اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے۔

وکست بھارت‘ کے وژن کو آگے بڑھانے میں ٹیریٹوریل آرمی کا تعاون اہم

مرکزی وزیر دفاع جناب راج ناتھ سنگھ نے آج نئی دہلی میں وزارت دفاع کے لیے پارلیمانی مشاورتی کمیٹی کی ایک میٹنگ کی صدارت کی

نئی دہلی: مرکزی وزیر دفاع جناب راج ناتھ سنگھ نے آج نئی دہلی میں وزارت دفاع کے لیے پارلیمانی مشاورتی کمیٹی کی ایک میٹنگ کی صدارت کی، جس میں ’علاقائی فوج‘ (ٹیریٹوریل آرمی) پر توجہ مرکوز کی گئی تھی۔ میٹنگ کے دوران، سینئر حکام نے کمیٹی کے اراکین کو علاقائی فوج کے مینڈیٹ، کردار اور اہم کامیابیوں کے بارے میں تفصیلی بریفنگ پیش کی، جنہوں نے فورس کو مزید مضبوط بنانے اور اس کی مجموعی تاثیر کو بڑھانے کے لیے قیمتی تجاویز پیش کیں۔ اپنے خطاب میں، رکشا منتری نے وزیر اعظم جناب نریندر مودی کی زیر قیادت حکومت کے ’وکست بھارت‘ کے وژن کو آگے بڑھانے میں علاقائی فوج کے تعاون کو ’اہم‘ قرار دیا۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ جہاں دفاعی افواج کا کردار بنیادی طور پر سیکورٹی سے متعلقہ پہلوؤں کے گرد گھومتا ہے، وہیں علاقائی فوج دیگر شعبوں جیسے ماحولیاتی تحفظ اور سماجی کاموں میں بھی اپنا حصہ ڈالتی ہے۔ ”ٹیریٹوریل آرمی“ شہری۔سپاہی کے تصور کا ایک زندہ مجسمہ ہے۔ جب کہ اس کے اراکین شہری تعاقب میں مصروف ہیں، وہ بیک وقت سرحدوں کی حفاظت اور اندرونی سلامتی کو برقرار رکھنے کے لیے وردی پہنتے ہیں۔ جناب راج ناتھ سنگھ نے زور دے کر کہا کہ علاقائی فوج تربیت یافتہ سپاہیوں کے ریزرو کی تعمیر کے ذریعے دفاعی قوتوں کے لیے اضافی صلاحیت پیدا کرتی ہے جنہیں ضرورت پڑنے پر فوری طور پر تعینات کیا جاسکتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ جب اہلکار اپنی مدت ملازمت پوری کرتے ہیں اور شہری زندگی میں واپس آتے ہیں، تو وہ معاشرے اور فوج کے درمیان ایک متحرک پل کا کام کرتے ہیں، جو لوگوں خصوصاً نوجوانوں کو دفاعی افواج میں شامل ہونے کی ترغیب دیتے ہیں۔ علاقائی فوج تقریباً 44,400 اہلکاروں اور 59 متنوع یونٹوں پر مشتمل ایک تربیت یافتہ، حوصلہ افزائی اور طاقتور قوت کے طور پر کھڑی ہے۔ وزیر دفاع نے فورس کو پہلا ریسپانس قرار دیا، جو قدرتی آفات کے دوران فوری راحت اور مدد فراہم کرتے ہیں۔ انہوں نے راحت اور بچاؤ کے کاموں کو انجام دینے اور کیرالہ کے سیلاب، اڈیشہ سائیکلون اور آسام میں حالیہ سیلاب کے دوران ضرورت مندوں کو طبی امداد فراہم کرنے میں ان کے کردار کو تسلیم کیا۔ ماحولیاتی انتظام اور موسمیاتی تبدیلیوں کے خاتمے میں ان کے تعاون کی تعریف کرتے ہوئے، جناب راج ناتھ سنگھ نے کہا کہ علاقائی فوج کی ماحولیاتی ٹاسک فورسز نے اب تک تقریباً 10 کروڑ پودے لگائے ہیں، جس میں بقا کی شرح 80-85 فیصد کے درمیان ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ سبز اقدام وزیر اعظم کے مشن لائف اور پنچامرت کے اہداف کو زمینی حقیقت میں تبدیل کر رہا ہے۔ انہوں نے ’ہر گھر ترنگا‘ مہم کو مزید بلندیوں تک لے جانے کے لیے جموں و کشمیر میں تعینات علاقائی فوج کی کوششوں کی بھی تعریف کی۔ رکشا راجیہ منتری شری سنجے سیٹھ، چیف آف ڈیفنس اسٹاف جنرل این ایس راجہ سبرامانی، چیف آف آرمی اسٹاف جنرل دھیرج سیٹھ، دفاعی سیکریٹری جناب راجیش کمار سنگھ، سیکریٹری (دفاعی پیداوار) شری سنجیو کمار، سیکریٹری (دفاع مالیات) شری وشواجیت سہائے اور دیگر سینئر افسران نے میٹنگ میں شرکت کی۔

تجارتی جہاز پر حملے کی مذمت
تمام ۱۳؍ہندوستانی شہری محفوظ

نئی دہلی: ہندوستان کی وزارتِ خارجہ نے یمن کے ساحل کے قریب بحیرۂ احمر میں بھارتی پرچم بردار تجارتی جہاز ایم ایس وی فیض نوراولیا پر ہونے والے حملے کی سخت مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ حملے کے نتیجے میں جہاز ڈوب گیا، تاہم اس پر سوار تمام 13 بھارتی شہریوں کو بحفاظت بچالیا گیا ہے۔ وزارتِ خارجہ نے منگل کو جاری ایک بیان میں کہا کہ ریاض میں واقع بھارتی سفارت خانہ صورتحال پر مسلسل نظر رکھے ہوئے ہے اور عملے کی حفاظت کو یقینی بنانے کیلئے یمنی حکام کے ساتھ قریبی رابطے اور فعال تعاون جاری ہے۔ وزارت نے امدادی کارروائیوں میں تعاون پر یمنی حکام کا شکریہ بھی ادا کیا۔ بیان میں کہا گیا کہ بحیرۂ احمر کے علاقے میں تجارتی جہازوں پر مسلسل حملے انتہائی تشویشناک ہیں۔ وزارت کے مطابق اس خطے میں تجارتی جہازوں کو نشانہ بنانے کا سلسلہ فوری طور پر بند ہونا چاہیے۔ وزارتِ خارجہ نے زور دیا کہ بین الاقوامی قوانین کے مطابق بحیرۂ احمر کے بین الاقوامی آبی راستوں میں جہازوں کی آزادانہ آمدورفت اور عالمی تجارتی سرگرمیوں کو بلا رکاوٹ جلد از جلد بحال کیا جانا ضروری ہے۔

دو کشمیر، دو مختلف تصویریں:
جموں وکشمیر ترقی کی راہ پر، پاکستان کے زیر قبضہ کشمیر بحران کا شکار

سرینگر: لائن آف کنٹرول کے دونوں جانب جموں وکشمیر کی صورتحال میں نمایاں فرق سامنے آرہا ہے۔ ایک جانب بھارتی جموں وکشمیر میں بنیادی ڈھانچے، رابطوں، سیاحت اور معیشت میں تیزی سے توسیع ہوئی ہے، جبکہ دوسری جانب پاکستان کے زیر قبضہ جموں وکشمیر میں معاشی مشکلات، بنیادی سہولیات کی کمی اور عوامی بے چینی میں اضافہ ہوا ہے۔ 2019 کے بعد جموں وکشمیر کو قومی اقتصادی دھارے سے جوڑنے کے لیے بڑے پیمانے پر سرمایہ کاری کی گئی۔ چناب ریلوے پل، نئی شاہراہیں، سرنگیں، ہوائی اڈوں کی بہتری اور ریلوے رابطے نے خطے کی کنیکٹیویٹی میں نمایاں تبدیلی پیدا کی ہے۔ جموں وکشمیر کی مجموعی ریاستی پیداوار 2024-25 میں تقریباً 2.65 لاکھ کروڑ روپے تک پہنچنے کا تخمینہ لگایا گیا، جبکہ حقیقی شرح نموسات فیصد سے زیادہ رہی۔ سیاحت بھی خطے کی معیشت کا اہم محرک بن کر ابھری ہے اور حالیہ برسوں میں 2.36 کروڑ سے زیادہ سیاحوں نے جموں وکشمیر کا دورہ کیا، جس سے ہوٹل، ٹرانسپورٹ، دستکاری، ریٹیل اور دیگر شعبوں میں روزگار اور کاروباری سرگرمیوں کو فروغ ملا۔ اس کے برعکس پاکستان کے زیر قبضہ کشمیر کی معیشت کا حجم تقریباً 6 ارب ڈالر بتایا گیا ہے۔ منگلا اور نیلم جہلم جیسے بڑے پن بجلی منصوبوں سے پاکستان کے قومی گرڈ کو بجلی فراہم ہونے کے باوجود مقامی آبادی کو طویل لوڈ شیڈنگ اور بجلی کے بلند نرخوں کا سامنا ہے۔ جولائی 2026 میں راولاکوٹ، پونچھ، میرپور، کوٹلی، مظفرآباد، باغ، بھمبر اور دیگر علاقوں میں مہنگائی، بجلی کے نرخوں، بے روزگاری اور حکومتی پالیسیوں کے خلاف بڑے پیمانے پر احتجاج ہوا۔ رپورٹ میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ جھڑپوں اور سکیورٹی فورسز کی کارروائیوں میں تقریباً 70 افراد ہلاک اور 300 سے زیادہ زخمی ہوئے، تاہم ان اعداد وشمار کی آزادانہ تصدیق مشکل بتائی گئی ہے۔ موجودہ صورتحال لائن آف کنٹرول کے دونوں جانب بڑھتے ہوئے ترقیاتی فرق کو نمایاں کرتی ہے، جہاں بھارتی جموں وکشمیر میں سرمایہ کاری اور رابطوں میں توسیع جاری ہے، جبکہ پاکستان کے زیر قبضہ کشمیر میں معاشی دباؤ اور عوامی عدم اطمینان سنگین چیلنج بن چکے ہیں۔ لائن آف کنٹرول (LoC) کے دونوں اطراف، یعنی جموں وکشمیر اور پاکستان کے زیرِ انتظام کشمیر (آزاد کشمیر)، کی موجودہ صورتحال کے بارے میں دو مختلف نقطہ ہائے نظر اور زمینی حقائق سامنے آرہے ہیں۔ ایک طرف بنیادی ڈھانچے کی ترقی اور اقتصادی استحکام کا تذکرہ ہے، تو دوسری طرف معاشی چیلنجز اور عوامی احتجاج سرخیوں میں ہیں۔ اقتصادی ترقی اور سرمایہ کاری: اگست 2019 میں آرٹیکل 370 کی منسوخی کے بعد سے بھارتی حکومت نے خطے کو قومی معیشت کے ساتھ مربوط کرنے کے لیے بڑے پیمانے پر سرمایہ کاری کی ہے۔ سال 2024-25 میں جموں وکشمیر کی مجموعی ریاستی پیداوار (GSDP) تقریباً 2.65 لاکھ کروڑ روپے تک پہنچنے کا تخمینہ لگایا گیا تھا۔

تسلیمہ نسرین اور کیشو پرساد کی اشتعال انگیزی کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا

حکومت ہند شرپسند عناصر کو قابو میں رکھے، قانونی حدود کا اطلاق سب پر ہو: ملی کونسل

نئی دہلی: آل انڈیا ملّی کونسل نے بنگلہ دیش کی مفرور مصنفہ تسلیمہ نسرین کے اس بیان کی شدید لفظوں میں مذمت کی ہے، جس میں اس نے دینی مدارس کے بارے میں نہایت اشتعال انگیز، گمراہ کن اور حقائق سے عاری باتیں کہی ہیں۔ مرکزی دفتر آل انڈیا ملّی کونسل سے جاری پریس بیان میں کونسل کے کارگزار صدر، مولانا انیس الرحمن قاسمی نے کہا کہ جس طرح اس مصنفہ نے دینی مدارس کو انتہا پسندی کو فروغ دینے اور اسے ”جہادی سرگرمیوں اور جہادی“ تیار کرنے کا الزام لگایا ہے، وہ صریح بہتان، کھلی کذب بیانی اور ایک پوری مذہبی وتعلیمی روایت کو بدنام کرنے کی مذموم کوشش ہے، جس کی آل انڈیا ملّی کونسل شدید لفظوں میں مذمت کرتی ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ وہ خود ایک غیر ملکی ہے جس نے ہندوستان میں پناہ لے رکھی ہے اور اس ملک کے مذہبی، آئینی اور سماجی معاملات پر نفرت انگیز تبصرے کر رہی ہے۔ ملی کونسل نے حکومت ہند سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ ایسے عناصر کو واضح طور پر اس کی قانونی حدود میں رہنے کا پابند بنائے اور اس قسم کی قابل مذمت عمل اور اشتعال انگیز بیان بازی کیلئے مستقبل میں بھی اس پر سخت انگشت نمائی کرنے کی درخواست کی ہے۔ دوسری جانب، آل انڈیا ملّی کونسل نے اترپردیش کے نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ کے اسمبلی میں دیئے گئے بیان کی بھی شدت کے ساتھ مذمت کی ہے۔ کارگزار صدر کونسل، مولانا انیس الرحمن قاسمی نے کہا کہ جس طرح کیشو پرساد موریہ نے مدارس اور ان کے طلبہ پر حملہ بولتے ہوئے کہا کہ ”مدارس میں تعلیم حاصل کرنے والے بھارت ماتا کی جے اور وندے ماترم نہیں گاتے، ان کی ذہنیت دہشت گردوں والی ہوتی ہے۔“ ایک ناقابل معافی بیان ہے اور جس کیلئے نائب وزیر اعلیٰ کو اپنی ان باتوں کیلئے معافی مانگنی چاہیے کیوں کہ یہ ان کے ذہنی دیوالیہ پن کے ساتھ ہندوستان کی آزادی کی تحریک سے عدم واقفیت اور ان کی فرقہ پرستی کا بھی مظہر ہے۔ ملی کونسل نے آگے کہا کہ موریہ جی کا بیان انتہائی غیر ذمہ دارانہ، اشتعال انگیز اور ملک کی عظیم ملی ودینی روایت اور تاریخ کے ساتھ ساتھ اس آئین کی بھی سراسر توہین ہے، جس میں ملک کے تمام شہریوں کو یکساں حقوق فراہم کیے گئے ہیں۔ آل انڈیا ملی کونسل کے مطابق، تسلیمہ نسرین اور کیشو پرساد موریا کے اشتعال انگیز بیانات کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا، کیونکہ ایسے بیانات ملک کے امن وامان کو خراب کرنے اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو نقصان پہنچانے کا باعث بنتے ہیں۔

ہند-روس سفارتی تعلقات کے ۸۰؍سال مکمل ہونے پر
دونوں ممالک میں تقریبات کا انعقاد ہوگا: سفیر ونے کمار

ماسکو: روس میں ہند کے سفیر ونئے کمار نے کہا ہے کہ ہند اور روس سفارتی تعلقات کے قیام کی 80 ویں سالگرہ کے موقع پر دونوں ممالک میں مختلف شعبوں سے متعلق تقریبات کا سلسلہ منعقد کریں گے۔ انہوں نے اس تاریخی سنگ میل کو دونوں ممالک کی تزویراتی شراکت داری کے لیے نہایت اہم قرار دیا۔ اے این آئی سے گفتگو کرتے ہوئے ونئے کمار نے کہا کہ دونوں ممالک اس موقع کی مناسبت سے ایک جامع پروگرام تیار کر رہے ہیں جس کے تحت مختلف شہروں میں متعدد سرگرمیاں منعقد کی جائیں گی۔ انہوں نے کہا کہ 2027 میں ہند اور روس کے درمیان سفارتی تعلقات کے قیام کو 80 برس مکمل ہوں گے۔ دونوں ممالک اس موقع کو شایان شان طریقے سے منانے کے لیے باہمی مشاورت کر رہے ہیں۔ ہماری توقع ہے کہ دونوں ملکوں کے مختلف شہروں میں معیشت تجارت سائنس وٹیکنالوجی ثقافت اور عوامی روابط سے متعلق مختلف تقریبات منعقد کی جائیں گی تا کہ اس اہم سنگ میل کو یادگار بنایا جاسکے۔ ونئے کمار نے کہا کہ موجودہ سال بھی دوطرفہ تعلقات کے اعتبار سے انتہائی اہم ہے کیونکہ آئندہ ماہ نئی دہلی میں منعقد ہونے والے برکس سربراہ اجلاس میں روس کی شرکت متوقع ہے۔ انہوں نے کہا کہ سب سے پہلے میں یہ کہنا چاہوں گا کہ یہ سال ہمارے تعلقات کے لیے خاص اہمیت رکھتا ہے۔ نئی دہلی میں آئندہ ماہ ہونے والے برکس سربراہ اجلاس میں روس کی شرکت کی توقع ہے۔ اب تک برکس کے مختلف اجلاسوں میں روس نے اعلیٰ سطح پر شرکت کی ہے۔ برکس کے کثیر جہتی تعاون کے ساتھ ساتھ دونوں ممالک دوطرفہ تعاون کو بھی بھرپور انداز میں آگے بڑھا رہے ہیں۔ ان کا بیان ایسے وقت سامنے آیا ہے جب 2026 کے لیے برکس کی صدارت سنبھالنے والا ہند 12 اور 13 ستمبر کو نئی دہلی میں ہونے والے برکس کے 18 ویں سربراہ اجلاس کی تیاریوں کو حتمی شکل دے رہا ہے۔ اس سے قبل روسی خبر رساں ادارے تاس نے ایک سرکاری ذریعے کے حوالے سے اطلاع دی تھی کہ ہند نے برکس سربراہ اجلاس میں شرکت کے لیے روس کو باضابطہ دعوت دی ہے۔ ادھر وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے بھی کہا ہے کہ اجلاس کی تیاریاں تیزی کے ساتھ جاری ہیں۔ ہند نے برکس اجلاس کے توسیعی اجلاس میں شرکت کے لیے کئی دیگر ممالک کو بھی دعوت دی ہے۔ بنگلہ دیش کی وزارت خارجہ نے تصدیق کی ہے کہ وزیر اعظم طارق رحمان کو وزیر اعظم نریندر مودی کی جانب سے توسیعی اجلاس میں شرکت کی دعوت موصول ہوئی ہے۔ 2026 کے لیے برکس کی ہند کی صدارت کا موضوع لچک اختراع تعاون اور پائیداری کی تعمیر رکھا گیا ہے۔ 11 رکن ممالک پر مشتمل یہ گروپ عالمی سیاسی معاشی اور ترقیاتی امور میں تعاون کے لیے ایک اہم بین الاقوامی پلیٹ فارم سمجھا جاتا ہے۔

پولیس کو چکمہ دے کر صدر اسپتال سے چوری کے الزام میں گرفتار نابالغ فرار

حاجی پور: ضلع کے صدر اسپتال میں پولیس کی تحویل میں موجود چوری کے الزام میں گرفتار ایک نابالغ فرار ہوگیا۔ طبی معائنے کے لیے اسپتال لائے گئے نابالغ نے وہاں موجود بھیڑ کا فائدہ اٹھاتے ہوئے پولیس اہلکاروں کو چکمہ دیا اور موقع سے فرار ہونے میں کامیاب ہوگیا۔ اس واقعے کے بعد محکمۂ پولیس میں ہلچل مچ گئی۔ پولیس کے مطابق صنعتی علاقہ تھانہ پولیس نے پیر کے روز سلطان پور علاقے سے ایک چوری شدہ موٹر سائیکل کے ساتھ ایک نابالغ کو گرفتار کیا تھا۔ پوچھ گچھ کے دوران اس نے موٹر سائیکل چوری کی ہونے کا اعتراف کیا۔ جس کے بعد اس کے خلاف مقدمہ درج کرلیا گیا۔ منگل کی صبح طبی معائنے کے لیے اسے صدر اسپتال لایا گیا۔ معائنے کے بعد جب پولیس اہلکار دوا لینے میں مصروف تھے، اسی دوران نابالغ نے اسپتال میں موجود بھیڑ کا فائدہ اٹھایا اور پولیس کو چکمہ دے کر فرار ہوگیا۔ پولیس نے فوری طور پر اس کی تلاش شروع کی، تاہم کافی کوششوں کے باوجود اس کا کوئی سراغ نہیں مل سکا۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی پولیس نے اسپتال اور اطراف میں نصب سی سی ٹی وی کیمروں کی فوٹیج کی جانچ شروع کر دی۔ صنعتی علاقہ تھانہ کے تھانہ انچارج اروند پاسوان نے بتایا کہ فرار نابالغ کی گرفتاری کے لیے خصوصی ٹیمیں تشکیل دی گئی ہیں۔ اس کے ممکنہ ٹھکانوں پر مسلسل چھاپہ مار کارروائیاں جاری ہیں اور جلد گرفتاری کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ اس واقعے کے بعد پولیس کی تحویل میں موجود ملزمان کی حفاظت اور نگرانی کے انتظامات پر بھی سوالات اٹھنے لگے ہیں۔ مقامی لوگوں نے صدر اسپتال میں سکیورٹی انتظامات اور نگرانی کے نظام کو مزید مضبوط بنانے کا مطالبہ کیا ہے۔

سہیوگ کیمپ کا انعقاد، رکن اسمبلی امیش سنگھ
کشواہا نے افسران کو شکایات کے فوری ازالے کی ہدایت دی

ضلع کے جنداہا بلاک کے بیدولیا پنچایت بھون میں ایک سہیوگ کیمپ کا انعقاد کیا گیا، جہاں عام لوگوں کی شکایات اور مسائل کو سنجیدگی سے سنا گیا۔ موصول ہونے والی شکایات کے جلد اور مؤثر ازالے کے لیے متعلقہ محکموں کے افسران کو ضروری ہدایات جاری کی گئیں۔ اس موقع پر مختلف سرکاری فلاحی منصوبوں کے مستحقین میں آیوشمان کارڈ، راشن کارڈ اور جاب کارڈ بھی تقسیم کیے گئے۔ کیمپ میں موجود لوگوں کو حکومت کی عوامی فلاح وبہبود کی مختلف اسکیموں کے بارے میں آگاہ کیا گیا اور اس بات پر زور دیا گیا کہ تمام اہل مستحقین تک ان اسکیموں کا فائدہ بروقت پہنچایا جائے۔ کیمپ میں مہنار کے رکن اسمبلی اور بیس نکاتی پروگرام عمل درآمد کمیٹی کے نائب چیئرمین امیش سنگھ کشواہا، اوایس ڈی رویندر کمار، مہوا کے ڈی ایس پی سمیت مختلف محکموں کے انتظامی افسران موجود تھے۔ اس کے علاوہ پنچایت کے بڑی تعداد میں دیہاتیوں نے کیمپ میں شرکت کر کے اپنی شکایات اور مسائل افسران کے سامنے پیش کیے اور مختلف سرکاری اسکیموں سے فائدہ حاصل کیا۔ افسران نے عوام کو یقین دلایا کہ موصول ہونے والی تمام شکایات کو ترجیحی بنیادوں پر نمٹایا جائے گا تا کہ لوگوں کو جلد از جلد راحت فراہم کی جاسکے۔

طلبہ کے خلاف پولیس کارروائی کی ذمہ داری امیت شاہ قبول کریں

نئی دہلی: کانگریس لیڈر پرینکا گاندھی واڈرا نے چہارشنبہ کے روز مطالبہ کیا کہ مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ امتحانات سے متعلق مسائل پر احتجاج کرنے والے طلبہ کے خلاف ہونے والی پولیس کارروائی کی ذمہ داری قبول کریں۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ وزیر داخلہ عوام کے سامنے جواب دہ ہیں اور جمہوریت میں اپنی ذمہ داریوں سے بچ نہیں سکتے۔ مانسون اجلاس کے دوران پارلیمنٹ کے احاطے میں اپوزیشن جماعتوں کے جاری احتجاج کے درمیان صحافیوں سے بات کرتے ہوئے پرینکا گاندھی نے کہا کہ مرکزی وزیر داخلہ کا عہدہ ملک کے شہریوں کے تئیں ذمہ داریوں کا حامل ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ”امیت شاہ جس عہدے پر ہیں، اس عہدے کی عوام کے تئیں ذمہ داریاں ہیں۔ یہ ایک جمہوریت ہے، کسی کا راج دربار نہیں۔“ حالیہ ہفتوں میں طلبہ مظاہرین کے خلاف پولیس کی مبینہ کارروائی کا حوالہ دیتے ہوئے کانگریس رہنما نے حکام پر بے جا طاقت کے استعمال کا الزام لگایا اور کہا کہ مرکزی وزیر داخلہ کو پولیس کی کارروائیوں کی ذمہ داری قبول کرنی چاہیے۔

مودی اور شاہ ایوان میں آکر جواب دیں: کھرگے

نئی دہلی: پارلیمنٹ کی کارروائی شروع ہونے سے پہلے چہارشنبہ کے روز پارلیمنٹ کے احاطے میں اپوزیشن اراکینِ پارلیمنٹ نے مارچ نکال کر نریندر مودی اور وزیر داخلہ امیت شاہ سے ایوان میں آکر اپوزیشن کے سوالات کا جواب دینے اور اس مسئلے پر بحث کرانے کا مطالبہ کیا۔ راجیہ سبھا میں قائدِ حزبِ اختلاف ملکارجن کھرگے نے کہا کہ ان کا مطالبہ ہے کہ مودی اور امیت شاہ ایوان میں آئیں، بیان دیں اور حکومت اس مسئلے پر بحث کرائے۔ بحث سے ہی حل نکلے گا۔ کھرگے نے کہا کہ امیت شاہ جس عہدہ پر ہیں، اس عہدہ کی عوام کیلئے ذمہ داریاں ہیں اور ملک جمہوریت سے چلتا ہے، کسی کے راج دربار سے نہیں۔ کئی دن ہو چکے ہیں لیکن مودی ایوان میں نہیں آرہے ہیں۔

افریقہ ہندوستان کی خارجہ پالیسی میں اولین مقام رکھتا ہے

ہندوستان کا سفارتی خاکہ ۲۰۱۸ءمیں یوگنڈا کی پارلیمنٹ میں وزیر اعظم نریندر مودی کے بیان کردہ بنیادی اصولوں پر انحصار کرتا ہے۔

نئی دہلی: وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے بدھ کے روز نئی دہلی میں افریقہ ڈے کی تقریبات میں اپنے خطاب کے دوران اس بات پر زور دیا کہ افریقہ ہندوستان کی خارجہ پالیسی میں ایک اہم مقام رکھتا ہے۔ ایک دہائی کے تیز تعاون پر روشنی ڈالتے ہوئے، جے شنکر نے نوٹ کیا کہ براعظم کے ساتھ ہندوستان کی مصروفیت سٹریٹجک باہمی ترقی، مضبوط سفارتی توسیع، اور مستقبل کی ترقی کے مشترکہ وژن پر مبنی ہے۔ جے شنکر نے وِکسِت بھارت 2047 کے تحت ہندوستان کی ترقی کی رفتار اور ایجنڈا 2063 کے ذریعے افریقہ کے ترقیاتی بلیو پرنٹ کے درمیان مماثلتیں کھینچیں، جس سے تجدید کے ایک مشترکہ دور کا نشان لگایا گیا۔ انہوں نے کہا کہ عصر حاضر میں، ہمارے ممالک نے بحالی اور جوان ہونے کے متوازی راستے طے کیے ہیں۔ یہ ہماری مستقبل کی ترقی کے لیے ہماری حکمت عملیوں سے ظاہر ہوتا ہے۔ ہندوستان میں، اس عزائم کا اظہار آج وکست بھارت 2047 یا ترقی یافتہ ہندوستان میں کیا گیا ہے۔ اور افریقہ کے لیے، یہ ایجنڈا اور قومی ترقی کے حوالے سے ایجنڈا اور قومی ترقی کے وژن 2063 کے ذریعے بیان کیا گیا ہے۔ وزیر خارجہ نے ہندوستان کی صدارت کے دوران جی 20 کے مستقل رکن کے طور پر افریقی یونین کی شمولیت کو بھی ایک اہم قدم قرار دیا جو افریقہ اور وسیع تر گلوبل ساؤتھ کے تئیں نئی دہلی کی وابستگی کی عکاسی کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ دوستو، G20 کے مستقل رکن کے طور پر افریقی یونین کی شمولیت، جس کا سفیر مالکی نے ہندوستان کی صدارت کے دوران اشارہ کیا تھا، افریقی براعظم اور حقیقتاً گلوبل ساؤتھ کے تئیں ہندوستان کی پائیدار وابستگی کی سمت میں ایک اہم قدم تھا۔ ہندوستان کا سفارتی خاکہ 2018 میں یوگنڈا کی پارلیمنٹ میں وزیر اعظم نریندر مودی کے بیان کردہ بنیادی اصولوں پر انحصار کرتا ہے، جو مانگ پر مبنی شراکت داری، کھلی تجارت اور مقامی صلاحیت کی تعمیر کو ترجیح دیتے ہیں۔ افریقہ کے بارے میں ہندوستان کا نقطہ نظر 2018 میں یوگنڈا کی پارلیمنٹ سے خطاب کے دوران وزیر اعظم نریندر مودی کے بیان کردہ 10 اصولوں سے رہنمائی کرتا ہے۔ یہ کمپالا اصول افریقہ کو ہندوستان کی اولین ترجیحات میں شامل کرتے ہیں۔ وزیر اعظم کے مشیر اور بھارتی ہائی کمشنر کی ملاقات: 3 اگست 2026ء کو وزیر اعظم طارق رحمان کے مشیر برائے امورِ خارجہ ہمایوں کبیر نے ڈھاکہ میں بھارت کے نئے مقرر کردہ ہائی کمشنر دنیش ترویدی سے ملاقات کی۔ اس ملاقات میں دوطرفہ تعلقات اور سابق وزیر اعظم شیخ حسینہ کی بھارت میں سیاسی سرگرمیوں سے متعلق بنگلہ دیش کے تحفظات پر تبادلہ خیال کیا گیا۔

آرٹیکل ۳۷۰؍کے بعد کشمیر میں سکیورٹی
صورتحال اور معمولاتِ زندگی میں نمایاں تبدیلی

سرینگر: پانچ اگست 2019 کو آرٹیکل 370 کو غیر مؤثر کیے جانے کے بعد جموں وکشمیر کے سکیورٹی، سیاسی اور معاشی منظرنامے میں نمایاں تبدیلی دیکھی گئی ہے۔ اگرچہ دہشت گردی کا خطرہ مکمل طور پر ختم نہیں ہوا، تاہم دہشت گردی کے واقعات، پتھراؤ، ہڑتالوں اور مقامی نوجوانوں کی عسکریت پسند تنظیموں میں بھرتی میں واضح کمی ریکارڈ کی گئی ہے۔ سرکاری اعداد وشمار کے مطابق 2018 میں جموں وکشمیر میں دہشت گردی کے 417 واقعات ہوئے تھے، جو نومبر 2021 تک کم ہو کر 203 رہ گئے۔ بعد میں حکومت نے بتایا کہ 2019 کے بعد دہشت گردی کے واقعات میں 66 فیصد، شہری ہلاکتوں میں 81 فیصد اور سکیورٹی فورسز کی ہلاکتوں میں 48 فیصد کمی آئی۔ منظم پتھراؤ اور علیحدگی پسند تنظیموں کی جانب سے دی جانے والی ہڑتالوں میں بھی بڑی کمی دیکھی گئی۔ رپورٹ کے مطابق 2019 سے پہلے وادی میں دہشت گردی کے ساتھ ساتھ بڑے پیمانے پر احتجاج، پتھراؤ، طویل ہڑتالیں اور مقامی نوجوانوں کی عسکریت پسند گروہوں میں بھرتی سکیورٹی کے لیے بڑے چیلنج تھے۔ 2016 میں حزب المجاہدین کمانڈر برہان وانی کی ہلاکت کے بعد پیدا ہونے والی طویل بدامنی اور 2019 کا پلوامہ دہشت گرد حملہ اس دور کے اہم واقعات میں شامل تھے۔ آرٹیکل 370 کے خاتمے کے بعد مرکزی قوانین کے زیادہ یکساں اطلاق، انتظامی اصلاحات اور مضبوط انسداد دہشت گردی نظام نے خطے میں حکمرانی کے طریقہ کار کو بھی تبدیل کیا۔ 2024 کے اسمبلی انتخابات اور بڑی تعداد میں ووٹروں کی شرکت کو جمہوری عمل کی بحالی اور سیاسی معمولات کی واپسی کی اہم علامت قرار دیا گیا ہے۔ معاشی سطح پر سیاحت، سرمایہ کاری اور بنیادی ڈھانچے میں اضافہ ہوا ہے جبکہ مئی 2023 میں سرینگر میں G20 ٹورازم ورکنگ گروپ کا اجلاس بھی منعقد ہوا۔ اس کے برعکس پاکستان کے زیر قبضہ جموں وکشمیر میں معاشی احتجاج، مواصلاتی پابندیوں اور حکمرانی سے متعلق بحرانوں نے دونوں خطوں کے درمیان فرق کو مزید نمایاں کیا ہے۔ تاہم اپریل 2025 کا پہلگام دہشت گرد حملہ اس بات کی یاد دہانی بھی ہے کہ دہشت گردی کا خطرہ ابھی مکمل طور پر ختم نہیں ہوا۔ مجموعی طور پر رپورٹ کا کہنا ہے کہ 2019 کے بعد جموں وکشمیر میں سکیورٹی، سیاسی سرگرمیوں اور روزمرہ زندگی کے حالات میں واضح بہتری آئی ہے، اگرچہ خطے کو اب بھی سرحد پار دہشت گردی اور دیگر سکیورٹی چیلنجز کا سامنا ہے۔

ہندوستان کو کلین ٹیک تیار کرنا چاہیے، صرف استعمال نہیں کرنا چاہیے: کمارا سوامی

اسٹیل اور بھاری صنعتوں کے مرکزی وزیر ایچ ڈی کمارسوامی نے جمعرات کو زور دے کر کہا کہ توانائی کی حفاظت کی تعریف میں بنیادی تبدیلی آئی ہے

نئی دہلی: اسٹیل اور بھاری صنعتوں کے مرکزی وزیر ایچ ڈی کمارسوامی نے جمعرات کو زور دے کر کہا کہ توانائی کی حفاظت کی تعریف میں بنیادی تبدیلی آئی ہے، یہ کہتے ہوئے کہ آج کے بدلتے ہوئے عالمی منظر نامے میں قومی طاقت کا انحصار سادہ وسائل تک رسائی کے بجائے پیداواری لچک اور ٹیک سپلائی چین پر ہے۔ نئی دہلی میں 7 ویں سی آئی آئی انٹرنیشنل انرجی کانفرنس اور نمائش میں توانائی کی حفاظت اور سپلائی چینز پر خصوصی مکمل سیشن میں کلیدی تقریر کرتے ہوئے، وزیر نے صاف ٹیکنالوجی کے عالمی مرکز کے طور پر ابھرنے کے لیے ہندوستان کی حکمت عملی کا خاکہ پیش کیا۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ صنعتی صلاحیت اور توانائی کی حفاظت اب بنیادی طور پر جڑے ہوئے ہیں۔ آج، عزت مآب وزیر اعظم نریندر مودی کی بصیرت مند قیادت میں، ہندوستان کی توانائی کی سلامتی کو اب صرف توانائی کے وسائل تک رسائی سے متعین نہیں کیا گیا ہے۔ یہ مستقبل میں طاقت فراہم کرنے والی ٹیکنالوجیز کی تیاری، اختراعات اور لچکدار سپلائی چین بنانے کی ہماری صلاحیت سے تیزی سے طے ہوتا ہے۔ کمارسوامی نے نوٹ کیا کہ حالیہ جغرافیائی سیاسی رکاوٹوں اور اہم معدنیات پر مسابقت نے دنیا بھر میں صنعتی ترجیحات کو تبدیل کر دیا ہے۔ انہوں نے وضاحت کی کہ ہندوستان عالمی قدر کی زنجیروں سے جڑے رہتے ہوئے مسابقتی گھریلو صلاحیتیں قائم کر کے آتم نربھر بھارت کے وژن کے ذریعے جواب دے رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ”ہندوستان کو صرف صاف توانائی کی ٹیکنالوجیز کے دنیا کے سب سے بڑے صارفین میں سے ایک نہیں بننا چاہیے۔ ہندوستان کو ان آلات، مواد اور ٹیکنالوجیز کے دنیا کے سب سے بڑے پروڈیوسر میں سے ایک بننا چاہیے جو توانائی کی عالمی منتقلی کو آگے بڑھائیں گے۔ ہیوی انڈسٹریز اور اسٹیل کے اہم کردار پر روشنی ڈالتے ہوئے، کمارسوامی نے اسٹیل کو صاف توانائی کی منتقلی کا مرکزی ستون قرار دیتے ہوئے کہا کہ قابل تجدید بنیادی ڈھانچہ، بیٹری فیکٹریاں، اور ہائیڈروجن پروجیکٹ براہ راست اسٹیل پر انحصار کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دنیا کے دوسرے سب سے بڑے پروڈیوسر کے طور پر، ہندوستان پائیدار اسٹیل کی عالمی مانگ کو پورا کرتے ہوئے اپنی بڑھتی ہوئی گھریلو ضروریات کو پورا کرنے کے لیے اچھی پوزیشن میں ہے۔ انہوں نے ماحول دوست طریقوں کے ذریعے 2030 تک 300 ملین ٹن فولاد سازی کی صلاحیت تک پہنچنے کے قومی ہدف کی تصدیق کی۔ ”اسٹیل عالمی توانائی کی منتقلی میں ریڑھ کی ہڈی بن گیا ہے۔ اسٹیل کے شعبے کا مستقبل صرف پیداواری صلاحیت سے نہیں بلکہ پائیداری، مسابقت اور تکنیکی ترقی سے متعین ہوگا۔ وفاقی وزیر برائے بھاری صنعت اور اسٹیل ایچ ڈی کمارا سوامی نے واضح کیا ہے کہ ہندوستان کو صرف کلین ٹیک (صاف ستھری ٹیکنالوجی) کا صارف بننے کے بجائے اس کا عالمی پروڈیوسر اور مینوفیکچرر بننا چاہیے۔ نئی دہلی میں منعقدہ 7 ویں CII انٹرنیشنل انرجی کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے زور دیا کہ ملک کی توانائی کی حفاظت اب صرف وسائل تک رسائی تک محدود نہیں ہے، بلکہ یہ اس بات پر منحصر ہے کہ ہم خود کتنی ٹیکنالوجی تیار کرتے ہیں۔

پروفیسر کوثر مظہری کی ادبی خدمات لائق تحسین ہیں: پروفیسر اختر الواسع

غالب اکیڈمی دہلی میں سبق اردو کے خصوصی شمارے پروفیسر کوثر مظہری کی تقریب رسم اجرا

غالب اکیڈمی بستی حضرت نظام الدین نئی دہلی میں گوپی گنج بھدوہی سے شائع ہونے والے ادبی ماہنامہ 'سبق اردو' کے پروفیسر کوثر مظہری خصوصی نمبر کی رسم اجرا ایک باوقار ادبی تقریب میں منعقد ہوئی۔ اس رسالے کے مدیر مشہور ادیب و شاعر اور صحافی دانش الہ آبادی اور اس خصوصی شمارے کے مہمان مدیر کے طور پر ڈاکٹر خالد مبشر نے اس شمارے کو ایڈٹ کیا۔ پدم شری پروفیسر اختر الواسع نے جلسے کی صدارت کرتے ہوئے کہا کہ کوثر مظہری کی ادبی خدمات کا مطالعہ اس لیے ضروری ہے کہ ان کی تخلیق وتنقید نئی نسل کے لیے ایک بیش قیمت فکری سرمایہ ہے۔ ان کی شاعری، فکشن، تنقید اور ترجمہ اپنے عہد، معاشرے اور تہذیب کو سمجھنے کا موقع فراہم کرتے ہیں۔ تقریب کو خطاب کرتے ہوئے مہمان خصوصی پروفیسر شہپر رسول نے کہا کہ کوثر مظہری میرے چھوٹے بھائی اور دیرینہ دوست ہیں۔ ان کے سروکار علمی وادبی ہیں اور وہ بنیادی طور پر شاعر ہیں۔ انہیں اپنی مٹی، زبان اور تہذیب سے شدید محبت ہے۔ مہمان اعزازی ڈاکٹر اشفاق احمد عارفی نے کہا کہ کوثر مظہری کی شخصیت مقناطیسی ہے۔ وہ ہر قسم کی مصنوعیت اور اوڑھی ہوئی علمیت سے پاک ہیں۔ پروفیسر شہزاد انجم نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ کوثر مظہری کی زندگی مختلف حادثات اور نامساعد حالات سے گزری ہے لیکن انھوں نے ان سانحات کو علمی اور ادبی سفر میں رکاوٹ نہیں بننے دیا۔ مہمان مقرر پروفیسر احمد محفوظ نے پروفیسر کوثر مظہری کی علمی وادبی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ان کی تصانیف، ان کی علمی سنجیدگی اور وسیع مطالعے کی غمازی کرتی ہیں۔ پروفیسر محمد کاظم نے پروفیسر کوثر مظہری کی شخصی خصوصیات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ کوثر مظہری جرأت وجسارت اور بے خوفی وبے باکی کا ایک روشن استعارہ ہیں۔ انھوں نے ان کے تنقیدی تیور کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اب ہماری تنقید کوثر مظہری کی سی غیر جانب داری اور بے تعصبی سے محروم ہوچکی ہے۔ اس موقع پر نظامت کے فرائض انجام دیتے ہوئے ڈاکٹر معین شاداب نے کوثر مظہری کی شخصیت اور فن پر مفصل روشنی ڈالی۔ انھوں نے کہا کہ کوثر مظہری کی تنقید اردو کے ایک منفرد جہت سے آشنا کرتی ہے۔ استقبالیہ کلمات پیش کرتے ہوئے 'سبق اردو' کے اس خصوصی شمارے کے مہمان مدیر ڈاکٹر خالد مبشر نے کہا کہ استاد گرامی کوثر مظہری پر اس خصوصی شمارے کی ادارت سونپنے کے لیے میں رسالے کے مدیر دانش الہ آبادی کا تہہ دل سے ممنون ہوں۔ اس شمارے کی ادارت میرے لیے ایک بڑی سعادت ہے۔ تقریب کا اختتام ڈاکٹر خان رضوان کے اظہار تشکر پر ہوا۔ اس موقع پر سعداللہ احسان ندوی، عبداللہ احسان اور پروفیسر محمد علیم نے نہال پیشی سے مہمانان کا استقبال کیا۔ پروفیسر اختر الواسع نے صاحب اعزاز پروفیسر کوثر مظہری کی شال پوشی کی۔ اس جلسے میں ڈاکٹر نگار عظیم، ڈاکٹر ایس ڈبلیو آر جاوید، ڈاکٹر ارشد جمال صارم، جمشید عادل عدیل، پروفیسر رحمن مصور، پروفیسر سرور الہدی، ڈاکٹر سید تنویر حسین، ڈاکٹر شفیع ایوب، ڈاکٹر مشیر احمد، ڈاکٹر محمد مقیم، ڈاکٹر جاوید حسن، ڈاکٹر شاداب تبسم، ڈاکٹر محمد آدم، ڈاکٹر ثاقب عمران، ڈاکٹر عبدالعلام، ڈاکٹر نوشاد منظر، ڈاکٹر زاہد ندیم، ڈاکٹر قرۃ العین، ڈاکٹر شہنواز فیاض، ڈاکٹر مخمور صدری، ڈاکٹر ثاقب فریدی، ڈاکٹر محضر رضا، ڈاکٹر معاذ احمد، زین العابدین ہاشمی، سفیر صدیقی، عبدالرحمن عابد وغیرہ موجود تھے۔ اس کے علاوہ دہلی یونیورسٹی اور جے این یو کے اسکالرز بڑی تعداد میں شریک ہوئے۔ پروفیسر کوثر مظہری کی ادبی خدمات اردو ادب کا ایک اہم اور گراں قدر سرمایہ ہیں، جن کی ستائش ممتاز ماہر تعلیم اور ملی رہنما پروفیسر اختر الواسع سمیت ادب کے تمام حلقوں نے کی ہے۔ پروفیسر کوثر مظہری (اصل نام محمد احسان الحق) جامعہ ملیہ اسلامیہ کے شعبۂ اردو کے سابق صدر، ایک معتبر نقاد، محقق، شاعر اور ناول نگار ہیں۔ اردو نظم اور تنقید ان کا بنیادی میدان ہے۔ انھوں نے 'جدید نظم: حالی سے میراجی تک' اور 'جرأتِ افکار' جیسی اہم تنقیدی کتابیں لکھیں۔

بھارت نے طوفان دتوا ریلیف پیکیج کے حصے کے طور پر سری لنکا کو 350 ملین ڈالر کی لائن آف کریڈٹ کی توسیع کی

نئی دہلی: گزشتہ سال جزیرے کے ملک سے ٹکرانے والے سمندری طوفان دتوا کے بعد سری لنکا کے لیے اس کے مجموعی تعمیر نو کے پیکیج کے ایک حصے کے طور پر ہندوستان نے بدھ کو سری لنکا کے ساتھ 350 ملین ڈالر کی لائن آف کریڈٹ پر دستخط کیے۔ کریڈٹ کی نئی لائن روپیہ کی شکل میں ہے۔ سری لنکا میں ہندوستانی ہائی کمیشن نے ایک بیان میں کہا، خارجہ سکریٹری جناب وکرم مصری نے کولمبو میں سری لنکا کے صدر ایچ ای انورا کمارا ڈسانائیکے سے ملاقات کی۔ بات چیت میں باہمی دلچسپی کے امور اور سری لنکا میں ہندوستانی تعاون یافتہ ترقیاتی منصوبوں سمیت اہم دوطرفہ منصوبوں کا جائزہ لینے پر توجہ مرکوز کی گئی"۔ بیان میں مزید کہا گیا: میٹنگ کے بعد، دونوں فریقوں نے 350 ملین کیلئے سے متعین لائن آف کریڈٹ پر معاہدوں کا تبادلہ کیا، جو کہ سمندری طوفان دتوا کے تناظر میں ہندوستان کی طرف سے توسیع شدہ 450 ملین تعمیر نو کے پیکیج کا حصہ ہے۔ ہندوستان نے اصل میں 23 دسمبر 2025 کو 450 ملین ڈالر کے پیکیج کا اعلان کیا تھا، جب وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے سری لنکا میں نئی دہلی کی انسانی امداد اور آفات سے متعلق امداد کی کارروائیوں کے دائرہ کار کے تحت وزیر اعظم نریندر مودی کے خصوصی ایلچی کے طور پر کولمبو کا دورہ کیا تھا۔ پیکیج کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے 350 ملین روپے کی مالیت کی لائن آف کریڈٹ، اور 100 ملین ڈالر گرانٹس۔ جس کا مقصد طوفان دتوا سے متاثرہ علاقوں کی تعمیر نو ہے۔ ہندوستان کا ایچ اے ڈی آر آپریشن، ساگر بندھو، اسی دن شروع کیا گیا تھا جس دن دتوا نے لینڈ فال کیا تھا۔

انڈونیشیا نے اسٹریٹجک تحقیق اور اختراع کے لیے

آئی آئی ٹی مدراس کے ساتھ شراکت داری کا اعلان کیا

چنئی: وزارت اعلیٰ تعلیم، سائنس اور ٹیکنالوجی، جمہوریہ انڈونیشیا، انڈین انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی (IIT) مدراس گلوبل ریسرچ فاؤنڈیشن کے ساتھ شراکت داری کر رہی ہے تاکہ اعلیٰ تعلیم، تحقیق، اختراع، گہری ٹیکنالوجی، انٹرپرینیورشپ اور ہنر کی ترقی میں اسٹریٹجک تعاون کو مضبوط کیا جاسکے۔ ایک پریس ریلیز میں، انسٹی ٹیوٹ نے کہا کہ یہ شراکت داری ہندوستان اور انڈونیشیا کی عالمی سطح پر مسابقتی اختراعی ماحولیاتی نظام کی تعمیر کی مشترکہ خواہشات کی عکاسی کرتی ہے جو پائیدار اقتصادی ترقی، تکنیکی خود انحصاری اور علم پر مبنی ترقی کی حمایت کرتے ہیں۔ میز بانی کرنے والے پروفیسر برائن یولیارٹو، وزیر اعلیٰ تعلیم، سائنس اور ٹیکنالوجی، جمہوریہ انڈونیشیا، آئی آئی ٹی مدراس کے ڈائریکٹر وی کاماکوٹی نے کہا کہ یہ شراکت داری اس اعتماد کی عکاسی کرتی ہے کہ اسٹریٹجک قومیں IIT مدراس کی تحقیقی عمدگی اور اختراعی ماحولیاتی نظام میں جگہ رکھتی ہیں۔ آئی آئی ٹی مدراس گلوبل ریسرچ فاؤنڈیشن کے ذریعے، ہم اپنی صلاحیتوں کو قومی حدود سے آگے بڑھا رہے ہیں۔

بھارت اور نیوزی لینڈ کے تعلقات میں نیا دور، تجارتی معاہدہ اسٹریٹجک شراکت داری میں تبدیل

ویلنگٹن رنئی دہلی: وزیر اعظم نریندر مودی کے 10 اور 11 جولائی کے دورۂ نیوزی لینڈ نے دونوں ممالک کے تعلقات کو نئی سمت دی ہے، جہاں اقتصادی تعاون سے آگے بڑھتے ہوئے دفاع، سلامتی، ٹیکنالوجی اور بحر ہند و بحر الکاہل کے خطے میں تعاون کو وسعت دینے پر توجہ مرکوز کی گئی ہے۔ دونوں ممالک کے درمیان تجارتی تعلقات میں پیش رفت اس نئی شراکت داری کی اہم بنیاد بن رہی ہے۔ بھارت کی تیزی سے بڑھتی معیشت اور نیوزی لینڈ کی زرعی، ڈیری، تعلیمی اور جدید ٹیکنالوجی کی صلاحیتوں کو باہمی تجارت اور سرمایہ کاری بڑھانے کے لیے اہم مواقع کے طور پر دیکھا جارہا ہے۔ اس کے ساتھ دفاعی اور سکیورٹی تعاون بھی تعلقات کا اہم ستون بن کر ابھر رہا ہے۔ بحر ہند و بحر الکاہل میں سمندری سلامتی، محفوظ تجارتی راستوں اور قواعد پر مبنی علاقائی نظام کے حوالے سے نئی دہلی اور ویلنگٹن کے مفادات میں بڑھتی ہوئی ہم آہنگی دیکھی جا رہی ہے۔ تعلیم، ہنرمند افرادی قوت، سیاحت، ٹیکنالوجی اور عوامی روابط بھی دوطرفہ تعلقات کو مزید مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ نیوزی لینڈ میں بڑی بھارتی برادری دونوں ممالک کے درمیان ایک مضبوط سماجی اور اقتصادی پل کی حیثیت رکھتی ہے۔ مودی کے دورے کو اس بات کا اشارہ قرار دیا جارہا ہے کہ بھارت اور نیوزی لینڈ اب اپنے تعلقات کو محض تجارت تک محدود رکھنے کے بجائے ایک وسیع اسٹریٹجک شراکت داری کی جانب لے جارہے ہیں۔

بھارت اے آئی انقلاب کے اگلے

مرحلے کی قیادت کرنے کیلئے تیار ہے: نندن نیلیکانی

دہلی: ہندوستان اعلی درجے کی چپس اور بڑے لینگویج ماڈلز کی دوڑ میں مقابلہ کرنے کے بجائے بڑے پیمانے پر حقیقی دنیا کی ایپلی کیشنز بنا کر مصنوعی ذہانت (AI) انقلاب کے اگلے مرحلے کی قیادت کرنے کے لیے پوزیشن میں ہے۔ قومی امتحان اور جانچ کے نظام کے سربراہ اور انفوسس کے شریک بانی نندن نیلیکانی نے جمعرات کو یہ بات کہی۔ یہاں این سی اے ای آر انڈیا پالیسی فورم 2026 میں خطاب کرتے ہوئے، نیلیکانی نے کہا کہ AI میں قدر تیزی سے بنیادی ڈھانچے سے ایپلی کیشنز کی طرف منتقل ہوجائے گی، جس سے ہندوستان کے لیے ایک اہم موقع پیدا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ AI پر مغربی توجہ بنیادی ڈھانچے پر ہے جیسے بڑے ماڈلز، زیادہ چپس، زیادہ ڈیٹا سینٹرز۔ لیکن بنیادی ڈھانچہ آخرکار کموڈائز ہو جاتا ہے۔ قیمت ایپلی کیشن کی تہہ میں بدل جاتی ہے، اور ہندوستان دنیا کا ال استعمال کیس کیپٹل بن سکتا ہے۔ نیلیکانی نے کہا کہ ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر (ڈی پی آئی) کی تعمیر میں ہندوستان کا تجربہ آبادی کے پیمانے پر زراعت، صحت کی دیکھ بھال اور تعلیم جیسے شعبوں میں آل سلوشنز کی تعیناتی کے لیے ایک مضبوط بنیاد پیش کرتا ہے۔ ان کے مطابق، ملک کا سب سے بڑا AI موقع ہندوستانی زبانوں اور آواز پر مبنی انٹرفیس کے ذریعے ٹیکنالوجی کو قابل رسائی بنانے میں مضمر ہے۔ انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ AI کا استعمال شہریوں کو درپیش عملی چیلنجوں کو حل کرنے کے لیے کیا جانا چاہیے بجائے اس کے کہ صرف فرنٹیئر ماڈل تیار کرنے پر توجہ دی جائے۔ نیلیکانی نے روشنی ڈالی کہ ہندوستان ایک دہائی قبل 10,000 سے کم اسٹارٹ اپس سے اب تقریباً 150,000 تک پھیل گیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر ماحولیاتی نظام تقریباً 20 فیصد سالانہ کی شرح سے ترقی کرتا رہا تو 2035 تک ملک میں 10 لاکھ سے زیادہ اسٹارٹ اپس ہوسکتے ہیں۔ تاہم، انہوں نے استدلال کیا کہ ال دور میں چھوٹے کاروباری اداروں کے روزگار کے بنیادی تخلیق کار ہونے کا امکان ہے، کیونکہ اعلیٰ ساختہ عمل کے ساتھ بڑی تنظیمیں آٹومیشن کا زیادہ خطرہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں دوبارہ سوچنا ہوگا کہ ملازمتیں کیسے پیدا ہوتی ہیں۔ یہ ایک کمپنی نہیں ہوسکتی جو دس لاکھ افراد کو ملازمت دے رہی ہو، بلکہ ایک ملین کمپنیاں ہوں جو ایک ایک شخص کو ملازمت دیتی ہیں۔

ہند-جنوبی افریقہ اہم معدنیات

دواسازی میں تعاون کو وسعت دیں گے: پیوش گوئل

نئی دہلی: تجارت اور صنعت کے وزیر پیوش گوئل نے جمعرات کو کہا کہ ہندوستان اور جنوبی افریقہ نے برکس 2026 کے تجارتی وزراء کی میٹنگ کے موقع پر اہم معدنیات، دواسازی اور مینوفیکچرنگ میں تعاون کو بڑھانے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کیا۔ جیسا کہ ہندوستان کا مقصد اہم معدنیات کے لیے لچکدار سپلائی چین کو محفوظ بنانا ہے، گوئل نے جے پور میں برکس میٹنگ کے موقع پر جنوبی افریقہ کے تجارت، صنعت اور مسابقت کے وزیر پارکس تاؤ سے ملاقات کی۔ دونوں ممالک نے میٹنگ میں انڈیا-سدرن افریقن کسٹمز یونین ترجیحی تجارتی معاہدے کو آگے بڑھانے پر تبادلہ خیال کیا۔ وزیر نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر پوسٹ کیا، ہم نے انڈیا ایس اے سی یو۔ پی ٹی اے کے لیے ٹرمز آف ریفرنس پر دستخط کرنے اور مذاکرات کے جلد اختتام، انڈیا-جنوبی افریقہ کی تجارتی مصروفیت کو مضبوط بنانے اور اہم معدنیات، فارماسیوٹیکل اور مینوفیکچرنگ کے شعبوں میں تعاون کے مواقع تلاش کرنے پر تبادلہ خیال کیا۔ ہندوستان نے جے پور میں برکس انڈیا 2026 کی صدارت کے تحت میٹنگ کی میزبانی کی۔ اس اجلاس نے تجارتی اور اقتصادی تعاون کو مضبوط بنانے، اختراع کو فروغ دینے، لچکدار قدر کی زنجیریں بنانے اور پائیدار صنعتی ترقی کو فروغ دینے کے لیے برکس ممالک کو اکٹھا کیا۔ گوئل نے کہا کہ دونوں ممالک نے ہندوستان-جنوبی افریقہ تجارتی مشغولیت کو مضبوط بنانے کے مقصد سے جلد از جلد مذاکرات کو ختم کرنے کے طریقے تلاش کئے۔ یہ بات چیت اہمیت رکھتی ہے کیونکہ ہندوستان صاف توانائی کی ٹیکنالوجیز، جدید مینوفیکچرنگ اور اسٹریٹجک صنعتوں کے لیے درکار اہم معدنیات کے لیے لچکدار سپلائی چین کو محفوظ بنانا چاہتا ہے۔ دریں اثنا، بھارت اور افریقہ کے درمیان تجارت 2001 میں 7 بلین ڈالر سے بڑھ کر 2023 میں 98 بلین ڈالر سے زیادہ ہوگئی، جب کہ بھارت افریقہ انٹر یوم ایف ایف کے لیے مرتب کردہ اعداد وشمار کے مطابق، براعظم پر مجموعی بھارتی سرمایہ کاری اب 75 بلین ڈالر سے تجاوز کر گئی ہے، جو ٹیلی کمیونیکیشن، فارماسیوٹیکل، انفراسٹرکچر اور زراعت میں مرکوز ہے۔ آئی اے ایف ایف کے مطابق، ہندوستان اور افریقہ مل کر صحت کی دیکھ بھال، مصنوعی ذہانت، فن ٹیک، آب و ہوا کی ٹیکنالوجیز، مینوفیکچرنگ، لاجسٹکس اور ڈیجیٹل انفراسٹرکچر میں بڑھتے ہوئے مواقع کے ساتھ، 7 ٹریلین ڈالر کے قریب مشترکہ اقتصادی صلاحیت کی نمائندگی کرتے ہیں۔

بھارت نے نیپال میں اسکولوں کی تعمیر نو کے دو منصوبوں کا سنگ بنیاد رکھا

ہمالیائی ملک میں تعلیمی بنیادی ڈھانچے کو مزید مضبوط کیا جائے گا

کھٹمنڈو: نیپال کے ضلع کاویر یپالچوک میں دو سیکنڈری اسکولوں میں اسکول کی نئی عمارتوں کی تعمیر کا سنگ بنیاد حکومت ہند کے زلزلہ کے بعد کی تعمیر نو کے امدادی پروگرام کے تحت رکھا گیا ہے، جس سے ہمالیائی ملک میں تعلیمی بنیادی ڈھانچے کو مزید مضبوط کیا جائے گا۔ کھٹمنڈو میں ہندوستانی سفارت خانے کی طرف سے جاری کردہ پریس ریلیز کے مطابق، شری جنک سیکنڈری اسکول اور شری جنہت سیکنڈری اسکول نموبدھا میونسپلٹی میں نئی عمارتوں کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ تقریبات میں مشترکہ طور پر کھٹمنڈو میں ہندوستانی سفارت خانے کے فرسٹ سکریٹری نارائن سنگھ، کنسانگ لاما، نموبدھ میونسپلٹی کے میئر؛ اور لکشمی پرساد بھٹارائی، مرکزی سطح کے پروجیکٹ امپلیمنٹیشن یونٹ کے پروجیکٹ ڈائریکٹر نے شرکت کی۔ تقریب میں سرکاری افسران، اساتذہ، طلباء، میڈیا کے نمائندوں اور مقامی اسٹیک ہولڈرز نے بھی شرکت کی۔ شری جنک سیکنڈری اسکول میں تعمیر نو کا منصوبہ تقریباً 35.6 کروڑ نیپالی روپے کی تخمینہ لاگت کے ساتھ حکومت ہند کی زلزلہ کے بعد کی تعمیر نو کی امداد کے تحت عمل میں لایا جارہا ہے۔ نیا انفراسٹرکچر دو بلاکس پر مشتمل ہوگا جس میں 18 کلاس رومز، سائنس لیبارٹریز، ایک لائبریری اور انتظامی دفاتر ہوں گے۔ شری جنہت سیکنڈری اسکول کے پروجیکٹ پر، جس کی لاگت 5.50 کروڑ نیپالی روپے ہے، ہندوستان کی تعمیر نو کی گرانٹ امداد کے ذریعے بھی فنڈ فراہم کیا جائے گا۔ نئی سہولت میں سات کلاس رومز کے ساتھ دو بلاکس، سائنس لیبارٹریز، انتظامی دفاتر اور صفائی کی مخصوص سہولیات شامل ہوں گی۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے پروجیکٹ ڈائریکٹر لکشمی پرساد بھٹارائی نے نیپال میں تعلیمی انفراسٹرکچر کی تعمیر نو کے لیے حکومت ہند کی مسلسل حمایت کے لیے شکریہ ادا کیا اور زلزلے کے بعد تعمیر نو کے پروجیکٹوں کے لیے فراہم کردہ تکنیکی اور مالی امداد پر روشنی ڈالی۔ میئر کنسانگ لاما نے نیپال کے ساتھ ہندوستان کی ترقیاتی شراکت داری کی تعریف کی اور اس اعتماد کا اظہار کیا کہ اسکول کا نیا بنیادی ڈھانچہ میونسپلٹی میں طلباء اور اساتذہ کے لیے تعلیمی ماحول کو نمایاں طور پر بہتر بنائے گا۔

ترقی اور سرمایہ کاری سے جموں وکشمیر کا مستقبل نئی شکل اختیار کرنے لگا

نئی دہلی: جموں وکشمیر میں گزشتہ ایک دہائی کے دوران بنیادی ڈھانچے، تعلیم، صحت، بجلی اور روزگار کے شعبوں میں ہونے والی پیش رفت نے خطے کی سماجی واقتصادی صورتحال میں نمایاں تبدیلی پیدا کی ہے۔ سڑکوں، اسکولوں، اسپتالوں، صنعتوں اور روزگار کے مواقع میں اضافے کے باعث عوامی گفتگو بھی اب بڑی حد تک ترقی اور معاشی امکانات پر مرکوز ہوتی جارہی ہے۔ 2015 میں مرکزی حکومت کی جانب سے بڑے ترقیاتی پیکیج کی منظوری کے بعد قومی شاہراہوں کی توسیع، دشوار گزار علاقوں میں سرنگوں کی تعمیر اور دیہی سڑکوں کے وسیع نیٹ ورک پر کام تیز ہوا۔ اس سے دور دراز علاقوں کے لوگوں کے لیے اسکولوں، اسپتالوں اور منڈیوں تک رسائی بہتر ہوئی جبکہ روزگار کے نئے مواقع بھی پیدا ہوئے۔ چناب ریل پل اور 324 کلومیٹر طویل جموں بارہمولہ ریلوے لائن جیسے منصوبوں نے خطے کی رابطہ کاری کو نئی جہت دی ہے۔ اسی طرح ایمز، آئی آئی ٹی اور آئی آئی ایم، جیسے اعلیٰ تعلیمی اداروں کے قیام سے نوجوانوں کے لیے تعلیم اور پیشہ ورانہ ترقی کے نئے مواقع پیدا ہوئے ہیں۔ توانائی کے شعبے میں بھی نمایاں پیش رفت ہوئی ہے۔ 700,16 سے زیادہ گھروں میں روف ٹاپ سولر نظام نصب کیے جاچکے ہیں، جبکہ کسانوں کو شمسی توانائی سے چلنے والے آبپاشی پمپ فراہم کیے گئے ہیں۔ بجلی کی بہتر فراہمی سے سیاحت، چھوٹی صنعتوں اور گھریلو صارفین کو بھی فائدہ پہنچا ہے۔ اقتصادی اشاریوں کے مطابق جموں وکشمیر میں فی کس آمدنی گزشتہ دہائی کے دوران تقریباً 170 فیصد بڑھ کر 2025-26 میں 243,68,1 روپے تک پہنچ گئی۔ خدمات کا شعبہ معیشت کے اہم محرک کے طور پر سامنے آیا ہے جبکہ زراعت بھی خطے کی معیشت میں اہم کردار ادا کر رہی ہے۔ انسانی ترقی کے اشاریوں میں بھی بہتری دیکھی گئی ہے۔ اوسط متوقع عمر بڑھ کر 3.74 سال ہوگئی ہے، جبکہ بچوں اور نومولود کی شرح اموات میں کمی، ادارہ جاتی زچگی، ویکسینیشن اور صحت کی سہولیات تک رسائی میں بہتری ریکارڈ کی گئی ہے۔ آرٹیکل 370 کی منسوخی اور سیاسی تبدیلیوں پر اختلافات بدستور موجود ہیں، تاہم بنیادی ڈھانچے، عوامی خدمات، سرمایہ کاری اور فلاحی منصوبوں میں توسیع جموں وکشمیر کی بدلتی ہوئی ترقیاتی تصویر کا ایک نمایاں حصہ بن چکی ہے۔

ہند-فجی نے پائیدار شہری ترقی میں تعاون کو مضبوط بنانے پر تبادلہ خیال کیا

سووا: ہندوستان اور فجی نے جمعرات کو سستی سماجی رہائش، پائیدار شہری ترقی، فضلہ کے انتظام اور مقامی نظم و نسق میں تعاون کو مضبوط بنانے پر بات چیت کی۔ یہ بات چیت فجی میں ہندوستان کے ہائی کمشنر سنیت مہتا اور فجی کے ہاؤسنگ اور وزیر کے ساتھ ملاقات کے دوران کی گئی۔ ہائی کمشنر سنیت مہتا کو فجی کے ہاؤسنگ اور لوکل گورنمنٹ کے وزیر عزت مآب ما کیونا لومیاسا سے ملاقات کرنے کا اعزاز حاصل ہوا۔ سستی سماجی رہائش، پائیدار شہری ترقی، فضلہ کے انتظام اور مقامی نظم ونسق میں تعاون کو مضبوط بنانے پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے نتیجہ خیز بات چیت کی گئی۔ سنیت مہتا نے فجی کے کثیر نسلی امور کے وزیر چرن جیٹھ سنگھ سے بھی ملاقات کی، جس میں ترقیاتی شراکت کو گہرا کرنے اور کوکونٹ اور کوئر کی ترقی میں فجی کو کونٹ ملرز کے ساتھ تعاون بڑھانے پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ فجی میں ہندوستانی ہائی کمیشن نے ایکس پر پوسٹ کیا کہ" ہائی کمشنر سنیت مہتا کو فجی کے کثیر نسلی امور کے وزیر آنر چرن جیٹھ سنگھ سے ملاقات کرنے کا اعزاز حاصل ہوا۔ بات چیت میں فجی کوکونٹ ملرز کے ساتھ ناریل اور کوئر کی ترقی میں تعاون بڑھانے پر توجہ مرکوز کی گئی۔ یہ پیر کو سنیت مہتا اور فجی کے وزیر زراعت توماسی ٹونا بونا کے درمیان ہونے والی بات چیت کے پس منظر میں سامنے آیا ہے۔ ایکس پر فجی میں ہندوستانی ہائی کمیشن کے بیان کے مطابق، بات چیت زراعت اور زرعی ٹیکنالوجی کے شعبوں پر مرکوز تھی۔ منگل کو، فجی میں ہندوستان کے ہائی کمیشن اور سووا میں سوامی وویکانند کلچرل سینٹر نے پیسیفک نیشنز اسکول میں کتابیں تقسیم کیں۔

آرٹیکل ۳۷۰، سماجی انصاف اور آئینی مساوات کا ایک نیا دور

سرینگر: 5 اگست 2019 کو آرٹیکل 370 کی منسوخی، ہندوستان کی آئینی تاریخ کا ایک اہم لمحہ ہے، جو تمام شہریوں کے لیے آئینی مساوات اور سماجی انصاف کی جانب ایک اہم قدم ہے۔ سیاسی اور علاقائی مضمرات سے ہٹ کر، اس فیصلے کو ڈاکٹر بی آر کے احساس کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ امبیڈکر کا ہر ہندوستانی کے لیے مساوی آئینی حقوق کا وژن، خواہ ان کا علاقہ کوئی بھی ہو۔ آرٹیکل 370 نے ایک ناہموار آئینی منظر نامہ تشکیل دیا تھا، جس کی وجہ سے باقی ہندوستان کے مقابلے جموں اور کشمیر میں شہریوں کے لیے قانونی فریم ورک اور حقوق میں تفاوت پیدا ہوا۔ 2019 کی آئینی تبدیلیوں نے جموں وکشمیر میں ہندوستانی آئین اور مرکزی قوانین کے مکمل اطلاق میں سہولت فراہم کی، پسماندہ برادریوں کے لیے قانونی تحفظات اور فلاحی اقدامات میں توسیع کی۔ تاریخی طور پر پسماندہ گروہوں، جن میں درج فہرست قبائل، دیگر پسماندہ طبقات، صفائی ملازمین، اور پناہ گزین شامل ہیں، نے توسیع شدہ سیاسی ریزرویشن اور قومی بہبود کے تحفظات تک رسائی سے فائدہ اٹھایا ہے۔ 2019 کے بعد کا فریم ورک اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ شہریت میں جغرافیائی امتیازات کو ختم کرتے ہوئے خواتین پر جائیداد کے حقوق اور مساوات کے حوالے سے انہی آئینی ضمانتوں کے تحت حکومت کی جائے جو پورے ہندوستان میں خواتین کو حاصل ہے۔ 2019 کے بعد سے سیکیورٹی کے بہتر حالات کے ساتھ، سیکیورٹی اور سماجی انصاف ایک دوسرے کے لیے ایک دوسرے کے ساتھ ہیں، جو کہ انتظامی استحکام، معاشی ترقی، اور فلاحی اسکیموں کے تیزی سے نفاذ کا باعث بنتے ہیں، بالآخر سماجی انصاف کی بنیادی شرط کے طور پر امن کو فروغ دیتے ہیں۔

چین کے ساتھ مسابقتی بقائے باہمی کی ہندوستان کی حکمت عملی

نئی دہلی: ہندوستان چین کے ساتھ ایسے تعلقات کو اپنا رہا ہے جس کی خصوصیت مستقل دشمنی ہے، اس حقیقت میں شامل ہوکر گالوان سے پہلے کی حرکیات کو بحال کرنے کی کوشش کرنے کی بجائے۔ 2020 گالوان تصادم نے چین کے بارے میں ہندوستانی پالیسی سازوں کے تاثر کو بنیادی طور پر تبدیل کر دیا، جس سے کہیں اور تعاون کو وسعت دیتے ہوئے سرحدی تنازعہ کو سنبھالنا مشکل ہوگیا۔ نئی دہلی اب چین کو ایک حریف کے طور پر دیکھتا ہے جسے نظر انداز نہیں کیا جاسکتا، الگ تھلگ یا تبدیل نہیں کیا جاسکتا، جس کی وجہ سے چینی سرمایہ کاری کی جانچ میں اضافہ اور کواڈ کے ساتھ تعاون کو تیز کیا جاسکتا ہے۔ حالیہ سفارتی مصروفیات کے باوجود، بھارت کا نقطہ نظر اعتماد کو بحال کیے بغیر، تصادم کو روکنے کے لیے مسابقتی بقائے باہمی کو اپنانے پر زور دیتا ہے۔ سرحدی علاقوں میں امن وآشتی کی شرط کے ساتھ سپلائی چین جیسے مسائل پر عملی تعاون کی ضرورت کو متوازن کرتے ہوئے، بھارت کی چین پالیسی زیادہ نازک ہوتی جارہی ہے۔ ہندوستان کا مقصد مشغولیت، توازن، تعاون اور حالات کے مطابق مقابلہ کرنے کے لیے لچک کو برقرار رکھنا ہے، منگنی اور توازن کے درمیان انتخاب کرنے کی بجائے دشمنی کا انتظام کرنا۔

کسی دلال نہیں، سیدھے وزیر اعلیٰ سے ہوگی بات!

جے پی ایس سی دھاندلی کے خلاف احتجاج کرنے والے طلبہ کا حکومت کو دوٹوک پیغام

جے پی ایس سی امتحان میں مبینہ دھاندلی کے خلاف رانچی میں طلبہ کا احتجاج شدت اختیار کر گیا ہے۔ مظاہرہ کرنے والے طلبہ نے دوٹوک انداز میں کہا ہے کہ وہ صرف وزیر اعلیٰ سے اور میڈیا کی موجودگی میں ہی بات چیت کریں گے۔ جھارکھنڈ پبلک سروس کمیشن (جے پی ایس سی) کے امتحان میں مبینہ بڑے پیمانے پر دھاندلی اور بے ضابطگیوں کے خلاف ریاستی دارالحکومت رانچی میں طلبہ کی تحریک مزید شدت اختیار کرتی جا رہی ہے۔ حکومت اور مظاہرین کے درمیان تعطل ختم کرنے کے لیے مجوزہ مذاکرات سے قبل ایک نیا تنازع کھڑا ہوگیا ہے۔ احتجاج کرنے والے طلبہ نے حکومت کے سامنے واضح شرط رکھتے ہوئے کہا ہے کہ وہ کسی نمائندہ وفد، سرکاری افسران یا وزراء کی کمیٹی کے ساتھ بند کمرے میں بات چیت نہیں کریں گے۔ ان کا کہنا ہے کہ مذاکرات صرف وزیر اعلیٰ کے ساتھ ہوں گے اور پوری بات چیت میڈیا کی موجودگی میں شفاف انداز سے کی جائے گی۔ طلبہ کے مطابق ضلعی انتظامیہ اور سب ڈویژنل آفیسر (ایس ڈی او) کے ذریعے حکومت کی جانب سے مذاکرات کی دعوت دی گئی تھی۔ اس کے جواب میں طلبہ تنظیموں نے اپنا موقف واضح کرتے ہوئے کہا کہ وہ مذاکرات سے فرار نہیں ہو رہے، بلکہ وزیر اعلیٰ کی موجودگی ضروری ہے۔ دوسری جانب حکومت طلبہ سے بات چیت کرنے کے لیے پوری طرح تیار ہے، تاہم مذاکرات کی تاریخ ... بات چیت کے لیے وزراء کی ایک خصوصی کمیٹی تشکیل دینے اور جلد اجلاس کی تاریخ ووقت کا اعلان کرنے کی تیاری کر رہی ہے، جبکہ طلبہ نے میڈیا کی موجودگی کی شرط رکھ کر اب فیصلہ حکومت پر چھوڑ دیا ہے۔ ادھر جے پی ایس سی امتحان میں مبینہ دھاندلی کی تحقیقات کر رہی جھارکھنڈ سی آئی ڈی مسلسل کارروائیاں کر رہی ہے۔ تفتیشی ٹیم اب تک 19 ملزمان کو گرفتار کر کے جیل بھیج چکی ہے۔ حالیہ گرفتاریوں میں ایک کمپیوٹر آپریٹر اور تین امیدوار بھی شامل ہیں، جن پر امتحانی بے ضابطگیوں میں ملوث ہونے کا شبہ ہے۔ تاہم احتجاج کرنے والے طلبہ کا کہنا ہے کہ صرف چند گرفتاریوں سے معاملہ ختم نہیں ہوگا۔ ان کے مطابق جب تک پورے امتحانی عمل کی غیر جانبدارانہ تحقیقات نہیں ہوتیں اور وزیر اعلیٰ کی سطح پر ٹھوس یقین دہانی نہیں کرائی جاتی، رانچی کی سڑکوں پر ان کا احتجاج اسی شدت کے ساتھ جاری رہے گا۔ رانچی میں جھارکھنڈ پبلک سروس کمیشن (JPSC) اور JSSC امتحانات میں مبینہ دھاندلی، پیپر لیک اور بدعنوانی کے خلاف احتجاج کرنے والے طلبہ نے حکومت کو دوٹوک پیغام دیا ہے کہ وہ کسی دلال یا ثالث سے بات نہیں کریں گے، بلکہ براہ راست وزیر اعلیٰ ہیمنت سورین سے میڈیا کی موجودگی میں کیمرے کے سامنے بات چیت کریں گے تاکہ مکمل شفافیت قائم رہے

Printed and Published by **MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** on behalf of **ADAA PRODUCTION PVT LTD.** at **SOMANI PRINTING PRESS** Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 14th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: **KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

بنگلہ دیش کرکٹ ٹیم کے
سابق کپتان شکیب الحسن کے گھر پر بم سے حملہ

کچھ بنیاد پرست گروپوں نے بنگلہ دیش کی قومی کرکٹ ٹیم کے سابق کپتان اور ماگورا حلقہ سے سابق رکن

پارلیمنٹ شکیب الحسن کے گھر پر کئی پیٹرول بم پھینکے۔ بنگلہ دیش کرکٹ ٹیم کے سابق کپتان کے گھر پر پیٹرول بم سے حملہ کیا گیا۔ یہ حملہ بدھ کو نئی دہلی میں سابق وزیر اعظم شیخ حسینہ کی پریس کانفرنس میں شرکت کے چند گھنٹے بعد ہوا ہے۔ یہ واقعہ بنگلہ دیش کے سابق رکن پارلیمنٹ کے ماگورا-1 میں واقع گھر پر پیش آیا۔ بتایا جاتا ہے کہ کچھ بنیاد پرست گروہوں نے بنگلہ دیش کی قومی کرکٹ ٹیم کے سابق کپتان اور ماگورا حلقہ سے سابق رکن پارلیمنٹ شکیب الحسن کے گھر پر کئی پٹرول بم پھینکے۔ یہ واقعہ رات تقریباً 45:8 بجے پیش آیا۔ گھر میں توڑ پھوڑ بھی کی گئی۔ شکیب نے نئی دہلی میں فارن کاریس پانڈینس کلب میں منعقدہ ایک پریس کانفرنس کے دوران شیخ حسینہ سے اپنے سری لنکا کنکشن کے بارے میں بھی بات کی تھی۔ پولیس نے بتایا کہ نامعلوم افراد نے بنگلہ دیش کے ماگورا ضلع میں بنگلہ دیش کے سابق کپتان اور سابق رکن پارلیمنٹ شکیب الحسن کے گھر پر مبینہ طور پر حملہ کیا، جب وہ نئی دہلی میں معزول وزیر اعظم شیخ حسینہ کے لیے ایک میڈیا پروگرام میں شرکت کر رہے تھے۔ نیوز پورٹل 'اے بی پی' پر شائع خبر کے مطابق ماگورہ صدر پولیس اسٹیشن کے اسٹیشن ہاؤس آفیسر محمد عبداللہ المامون نے کہا، یہ واقعہ رات 9 بجے کے قریب ماگورا ٹاؤن کے کیشو موڑ علاقے میں شکیب کے گھر پر پیش آیا۔ ڈیلی اسٹار کو دیے گئے ایک بیان کے مطابق، کئی شرپسندوں نے گھر پر اینٹیں پھینکیں، کھڑکیاں توڑ دیں، اور اسے آگ لگانے کی کوشش بھی کی۔" پولیس کے مطابق واقعے میں کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ ملوث افراد کی شناخت فوری طور پر معلوم نہیں ہوسکی۔ گھر کے اردگرد سکیورٹی اہلکار تعینات کر دیے گئے ہیں اور تفتیش جاری ہے۔ شیخ حسینہ نے دہلی میں تقریب سے خطاب کیا تھا۔ انہیں گزشتہ سال اقتدار سے بے دخل کر دیا گیا تھا اور تب سے وہ ہندوستان میں مقیم ہیں۔ حکام نے ابھی تک اس واقعے کو شیخ حسینہ کی پریس کانفرنس سے نہیں جوڑا ہے۔ کسی گروپ نے ذمہ داری قبول نہیں کی۔

ورلڈ ٹیسٹ چمپئن شپ:
ویسٹ انڈیز پر پاکستان کی فتح سے پوائنٹس ٹیبل میں مچی ہلچل

پاکستان کا پوائنٹس پرسنٹیج 22.22 ہوگیا ہے۔ اگرچہ پاکستان اب بھی سرفہرست ٹیموں سے کافی پیچھے ہے، لیکن یہ فتح اس کی ڈبلیوٹی سی مہم کو زندہ رکھنے کے لیے نہایت اہم مانی جارہی ہے۔ پاکستانی ٹیم نے بالآخر غیر ملکی سرزمین پر ٹیسٹ کرکٹ میں مسلسل شکستوں کا سلسلہ ختم کر دیا۔ پورٹ آف اسپین میں کھیلے گئے دوسرے ٹیسٹ میں ویسٹ انڈیز کو 8 وکٹوں سے شکست دے کر پاکستان نے 2 میچوں کی سیریز 1-1 سے برابر کردی۔ اس سے قبل پاکستان بیرون ملک مسلسل 8 ٹیسٹ میچ ہار چکا تھا۔ بابر اعظم کی قیادت میں ٹیم نے آخرکار شکستوں کا یہ سلسلہ توڑ دیا۔ اس جیت کا سب سے بڑا فائدہ پاکستانی ٹیم کو ورلڈ ٹیسٹ چمپئن شپ 2025-27 کے پوائنٹس ٹیبل میں ملا، جہاں پاکستان نے ویسٹ انڈیز کو پیچھے چھوڑتے ہوئے آٹھویں مقام پر قبضہ کرلیا۔ یہ جولائی 2023 کے بعد پاکستان کی بیرون ملک پہلی ٹیسٹ فتح ہے۔ اس کامیابی سے پہلے پاکستان پوائنٹس ٹیبل میں سب سے نچلے مقام پر تھا۔ پورٹ آف اسپین ٹیسٹ جیتتے ہی ٹیم نے ویسٹ انڈیز کو نویں نمبر پر دھکیل دیا۔ پاکستان کا پوائنٹس پرسنٹیج 22.22 ہوگیا ہے، جبکہ ویسٹ انڈیز کے 83.20 فیصد پوائنٹس ہیں۔ اگرچہ پاکستان اب بھی سرفہرست ٹیموں سے کافی پیچھے ہے، لیکن یہ فتح اس کی ڈبلیوٹی سی مہم کو زندہ رکھنے کے لیے نہایت اہم مانی جارہی ہے۔ آسٹریلیا 87.50 فیصد پوائنٹس کے ساتھ مضبوطی سے پہلے نمبر پر قابض ہے۔ اس کے بعد جنوبی افریقہ (75.00 پی سی ٹی) دوسرے اور نیوزی لینڈ (72.22 پی سی ٹی) تیسرے مقام پر ہے۔ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ بنگلہ دیش 58.33 فیصد پوائنٹس کے ساتھ پوائنٹس ٹیبل میں چوتھے نمبر پر موجود ہے، جبکہ شبھمن گل کی قیادت والی ہندوستانی ٹیم 48.15 فیصد پوائنٹس کے ساتھ پانچویں نمبر پر ہے۔ سری لنکا 41.67 فیصد پوائنٹس کے ساتھ چھٹے اور انگلینڈ 24.36 فیصد پوائنٹس کے ساتھ ساتویں مقام پر ہے۔ ویسٹ انڈیز اور پاکستان کے درمیان دوسرے ٹیسٹ میچ میں سب سے زیادہ بحث محمد عباس کو ٹیم سے باہر رکھنے کے فیصلے پر ہوئی۔ پہلے ٹیسٹ کی دوسری اننگز میں 5 وکٹیں لینے والے تجربہ کار تیز گیند باز کو باہر بٹھا کر پاکستانی کپتان بابر اعظم نے ایک اضافی اسپنر کھلانے کا فیصلہ کیا تھا۔ میچ ختم ہونے کے بعد بابر اعظم نے بتایا کہ یہ حکمت عملی پچ کو دیکھ کر تیار کی گئی تھی۔ بابر نے کہا کہ ''پچ بالکل پاکستان جیسی لگ رہی تھی۔ اسی لیے ہم نے ایک اضافی اسپنر کھلایا۔ اس کے لیے ہمیں ایک سینئر کھلاڑی (محمد عباس) کو باہر رکھنا پڑا، لیکن ہماری منصوبہ بندی مکمل طور پر کامیاب رہی۔'' قابل ذکر ہے کہ پاکستان کے اسپنرز ساجد خان اور علی عثمان نے 4-4 وکٹیں حاصل کر کے ویسٹ انڈیز کی دوسری اننگز کو 117 رنز پر سمیٹ دیا۔ اس کے بعد پاکستان نے 75 رنز کا ہدف صرف 2 وکٹوں کے نقصان پر حاصل کرلیا۔ پہلی اننگز میں شاندار ناقابل شکست سنچری بنانے والے عبداللہ شفیق کو 'پلیئر آف دی میچ' منتخب کیا گیا۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ شفیق اصل اسکواڈ کا حصہ بھی نہیں تھے۔ انہیں آخری وقت میں ایک زخمی کھلاڑی کی جگہ ٹیم میں شامل کیا گیا تھا۔ آئی سی سی ورلڈ ٹیسٹ چیمپئن شپ 2025-27 (WTC) کے دوسرے ٹیسٹ میں پاکستان نے ویسٹ انڈیز کو 8 وکٹوں سے شکست دے کر پوائنٹس ٹیبل پر آخری پوزیشن چھوڑ دی ہے اور آٹھویں نمبر پر آ گیا ہے۔ اس شاندار کامیابی کے بعد ویسٹ انڈیز کی ٹیم گر کر اب پوائنٹس ٹیبل پر سب سے آخری (نویں) پوزیشن پر چلی گئی ہے۔ پورٹ آف اسپین، ٹرینیڈاڈ میں کھیلے گئے دوسرے ٹیسٹ میچ میں فتح کے بعد پوائنٹس ٹیبل پر درج ذیل نمایاں تبدیلیاں آئی ہیں۔ پاکستان کی ترقی: پہلے ٹیسٹ میں شکست کے بعد پاکستان آخری نمبر پر تھا، لیکن اب اس کی پوائنٹس فیصد (PCT) 6.67% سے بڑھ کر 22.22% ہوگئی ہے، جس کی بدولت وہ ایک درجہ ترقی کر کے 8ویں نمبر پر آ گیا ہے۔

۲۰۲۷ ورلڈ کپ کوالیفائر سامنے آگیا کا مکمل شیڈول، جانیے کیا ہوگا نیا فارمیٹ

سال 2027 میں ہونے والے آئی سی سی ون ڈے ورلڈ کپ کے لیے کوالیفائر ٹورنامنٹ کا باضابطہ اعلان کر دیا گیا ہے۔

سال 2027 میں ہونے والے آئی سی سی ون ڈے ورلڈ کپ کے لیے کوالیفائر ٹورنامنٹ کا باضابطہ اعلان کر دیا گیا ہے۔ یہ سنسنی خیز ٹورنامنٹ آئندہ سال 22 فروری سے 23 مارچ کے درمیان کھیلا جائے گا، جس میں 10 ٹیمیں حصہ لیں گی اور ورلڈ کپ میں جگہ بنانے کے لیے سخت مقابلہ دیکھنے کو ملے گا۔ کرکٹ شائقین کے لیے ایک بڑی اور دلچسپ خبر سامنے آئی ہے۔ سال 2027 میں ہونے والے آئی سی سی ون ڈے ورلڈ کپ کی تیاریوں کا باقاعدہ آغاز ہوگیا ہے۔ میگا ایونٹ کے لیے کھیلے جانے والے کوالیفائر ٹورنامنٹ کی تاریخوں کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ رپورٹس کے مطابق یہ ٹورنامنٹ 22 فروری سے 23 مارچ 2027 کے درمیان منعقد ہوگا۔ تاہم، انٹرنیشنل کرکٹ کونسل (ICC) نے ابھی تک اس کے میزبان ملک یا وینیو کا باضابطہ اعلان نہیں کیا ہے۔ اس بار کوالیفائر ٹورنامنٹ کو مزید دلچسپ بنایا گیا ہے، جس میں 10 ٹیمیں حصہ لیں گی۔ ٹورنامنٹ کی فاتح ٹیم براہِ راست 2027 ون ڈے ورلڈ کپ کے لیے کوالیفائی کرے گی۔ اس کے علاوہ دوسرے، تیسرے اور چوتھے نمبر پر رہنے والی ٹیموں کو بھی ایک اور موقع دیا جائے گا۔ یہ تینوں ٹیمیں ایک "سپر سیریز" کھیلیں گی، جس کی فاتح ٹیم بھی ورلڈ کپ کے مرکزی مرحلے میں جگہ بنا لے گی۔ واضح رہے کہ 2027 آئی سی سی ون ڈے ورلڈ کپ جنوبی افریقہ، زمبابوے اور نمیبیا کی مشترکہ میزبانی میں 4 اکتوبر سے 21 نومبر 2027 تک کھیلا جائے گا۔ کوالیفائر ٹورنامنٹ میں جگہ بنانے کے لیے ٹیموں کے درمیان سخت مقابلہ متوقع ہے۔ میزبان ممالک ہونے کی وجہ سے جنوبی افریقہ اور زمبابوے کو پہلے ہی براہِ راست شرکت مل چکی ہے۔ اس کے علاوہ 30 ستمبر 2026 تک آئی سی سی کی مکمل رکن ٹیموں میں ون ڈے رینکنگ کی دو کم ترین درجہ بندی والی ٹیمیں بھی کوالیفائر کھیلیں گی۔ اس کے ساتھ کرکٹ ورلڈ کپ لیگ 2 کی ٹاپ چار ٹیمیں اور کوالیفائر پلے آف کی ٹاپ چار ٹیمیں بھی اس ٹورنامنٹ میں شامل ہوں گی۔ اس پورے منظرنامے میں سب سے زیادہ توجہ ویسٹ انڈیز پر مرکوز ہے۔ ویسٹ انڈیز 2023 کے ون ڈے ورلڈ کپ کے لیے بھی کوالیفائی نہیں کرسکی تھی اور اس بار بھی اس کی راہ آسان دکھائی نہیں دے رہی۔ فی الحال ویسٹ انڈیز آئی سی سی ون ڈے رینکنگ میں دسویں، افغانستان آٹھویں جبکہ آئرلینڈ بارہویں نمبر پر موجود ہے۔ 30 ستمبر 2026 کی کٹ آف تاریخ سے پہلے ویسٹ انڈیز کو صرف دو ون ڈے میچز کھیلنے ہیں۔ اس کی براہِ راست ورلڈ کپ میں رسائی کافی حد تک افغانستان اور آئرلینڈ کے درمیان ہونے والی سیریز کے نتائج پر منحصر ہے۔ اگر آئرلینڈ اس سیریز میں افغانستان کو 4-1 یا 5-0 سے شکست دیتا ہے تو ویسٹ انڈیز کو اپنے دونوں میچ جیت کر ٹاپ آٹھ میں جگہ بنانا ہوگی، تب ہی اسے 2027 ورلڈ کپ کے لیے براہِ راست کوالیفکیشن مل سکے گی۔

دھرمندر سنگھ جڈیجا سوراشٹر چھوڑ دیں گے، ششانک سنگھ پڈوچیری سے کھیلیں گے

اسپنر دھرمندر سنگھ جڈیجا نے سوراشٹر کرکٹ ایسوسی ایشن سے نو آبجیکشن سرٹیفکیٹ (این او سی) حاصل کرلیا ہے

تجربہ کار بائیں ہاتھ کے اسپنر دھرمندر سنگھ جڈیجا نے سوراشٹر کرکٹ ایسوسی ایشن (ایس سی اے) سے نو آبجیکشن سرٹیفکیٹ (این او سی) حاصل کرلیا ہے۔ توقع ہے کہ وہ آئندہ گھریلو کرکٹ سیزن میں چھتیس گڑھ کی نمائندگی کریں گے۔ تجربہ کار بائیں ہاتھ کے اسپنر دھرمندر سنگھ جڈیجا نے سوراشٹر کرکٹ ایسوسی ایشن (ایس سی اے) سے نو آبجیکشن سرٹیفکیٹ (این او سی) حاصل کرلیا ہے۔ توقع ہے کہ وہ آئندہ گھریلو کرکٹ سیزن میں چھتیس گڑھ کی نمائندگی کریں گے۔ ۳۶/سالہ جڈیجا ۱۰۰/فرسٹ کلاس میچ کھیل چکے ہیں اور گزشتہ ۱۳/ برس سے سوراشٹر کرکٹ کا اہم حصہ رہے ہیں۔ اطلاعات کے مطابق نئے گھریلو سیزن سے قبل ایس سی اے، ٹیم انتظامیہ اور کھلاڑی کے درمیان تفصیلی بات چیت ہوئی، جس کے بعد انہیں این او سی جاری کر دیا گیا۔ جڈیجا نے ۱۰۰/فرسٹ کلاس میچوں کے علاوہ ۹۰/لسٹ اے اور ۳۷/ٹی ۲۰/میچ بھی کھیلے ہیں۔ بتایا جاتا ہے کہ بات چیت کا بنیادی موضوع وائٹ بال کرکٹ میں ان کے کردار سے متعلق تھا۔ سوراشٹر کرکٹ ایسوسی ایشن اور ٹیم انتظامیہ کی رائے تھی کہ انہیں ریڈ بال کرکٹ پر توجہ دینی چاہیے، جبکہ جڈیجا وائٹ بال فارمیٹ میں بھی کھیلنا چاہتے تھے۔ جڈیجا ۲۰-۲۰۱۹ء اور ۲۳-۲۰۲۲ء میں رنجی ٹرافی جیتنے والی سوراشٹر ٹیم کا بھی حصہ رہے۔ انہوں نے ۱۰۰/ فرسٹ کلاس میچوں میں ۳۴۳/ وکٹیں حاصل کئے ہیں۔ ۱۸-۲۰۱۷ء کے سیزن کے بعد سے ہندوستانی فرسٹ کلاس کرکٹ میں کسی بھی بولر نے ان سے زیادہ وکٹیں نہیں لیں اور اس عرصے میں انہوں نے ۲۹۳/ وکٹ اپنے نام کیں۔ ایس سی اے کے ایک عہدیدار نے کہا ''ہم ان کے روشن مستقبل کے لیے نیک تمناؤں کا اظہار کرتے ہیں۔'' دوسری جانب، ودربھ کے للت یادو اور بڑودہ کے ننادر تھوا آئندہ گھریلو سیزن میں اودیشہ کی ٹیم سے کھیلیں گے۔ ۲۹/سالہ آف اسپنگ آل راؤنڈر للت یادو اور ۲۷/سالہ آل راؤنڈر ننادر تھوا نے بالترتیب ودربھ کرکٹ ایسوسی ایشن اور بڑودہ کرکٹ ایسوسی ایشن سے این او سی حاصل کرلیا ہے۔ ادیشہ کرکٹ ایسوسی ایشن کے ایک عہدیدار نے تصدیق کی ہے کہ دونوں کھلاڑیوں کو نئے سیزن کے لیے پروفیشنل کرکٹر کے طور پر ٹیم میں شامل کیا گیا ہے۔ ادھر، گزشتہ سیزن مہاراشٹر کی نمائندگی کرنے والے جنیش گربانی اپنے آبائی ریاست ودربھ واپس آ گئے ہیں، جبکہ ششانک سنگھ نے چھتیس گڑھ چھوڑ کر پڈوچیری کی ٹیم میں شمولیت اختیار کرلی ہے۔ ان تمام ٹرانسفرز کی متعلقہ ریاستی کرکٹ ایسوسی ایشنز نے باضابطہ تصدیق کردی ہے۔

بالی ووڈ اداکار سلمان خان کی مشکلات میں اضافہ

،چندی گڑھ کی عدالت نے جاری کیا نوٹس، جانیے کیا ہے پورا معاملہ

چندی گڑھ کی جوڈیشل مجسٹریٹ فرسٹ کلاس (جے ایم آئی سی) عدالت نے بالی ووڈ اداکار سلمان خان، بیئنگ ہیومن فاؤنڈیشن اور دیگر فریقین کو نوٹس جاری کیا ہے۔ آیئے جانتے ہیں کہ یہ پورا معاملہ کیا ہے۔ چندی گڑھ کے منی ماجرا علاقے کے رہائشی اور کاروباری شخصیت ارون گپتا کی شکایت پر جوڈیشل مجسٹریٹ فرسٹ کلاس (جے ایم آئی سی) کی عدالت نے بالی ووڈ اداکار سلمان خان سمیت متعدد افراد اور اداروں کو نوٹس جاری کیا ہے۔ عدالت نے اسٹائل کیونٹ جیولری پرائیویٹ لمیٹڈ، پرساد بندو مادھو، سنتوش شریواستو، بیئنگ ہیومن فاؤنڈیشن، سلمان خان اور الویرا خان اگنی ہوتری کو 5 اکتوبر تک اپنا جواب داخل کرنے کی ہدایت دی ہے۔ اگر عدالت ان کے جواب سے مطمئن نہ ہوئی تو اگلے مرحلے میں سمن بھی جاری کیے جاسکتے ہیں۔ اس سے قبل 2021 میں بھی چندی گڑھ پولیس نے اسی معاملے میں سلمان خان کو نوٹس بھیجا تھا، جس کا جواب انہوں نے ای میل کے ذریعے جمع کرایا تھا۔ شکایت کنندہ ارون گپتا کا دعویٰ ہے کہ چند سال قبل ممبئی میں بگ باس کے سیٹ پر ان کی ملاقات سلمان خان سے ہوئی تھی۔ ان کے مطابق گفتگو کے دوران سلمان خان نے چندی گڑھ میں جیولری شوروم کھولنے اور اس کی افتتاحی تقریب میں شرکت کا یقین دلایا تھا۔ اسی اعتماد پر ارون گپتا نے 2018 میں تقریباً 3 کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کر کے منی ماجرا میں ایک جیولری شوروم قائم کیا۔ تاہم افتتاح کے روز سلمان خان خود تقریب میں شریک نہیں ہوئے، بلکہ ان کی جگہ ان کے بہنوئی اتل اگنی ہوتری نے شرکت کی۔ شکایت کنندہ کے مطابق ان کا کمپنی کے ساتھ ایک معاہدہ ہوا تھا، جس کے تحت ابتدائی دنوں میں طے شدہ شرائط کے مطابق سامان کی فراہمی جاری رہی، لیکن کچھ عرصے بعد سپلائی اچانک بند کردی گئی۔ جب انہوں نے کمپنی سے رابطہ کرنے کی کوشش کی تو دفتر بند ملا اور کمپنی کی ویب سائٹ بھی غیر فعال تھی۔ اس کے بعد ارون گپتا نے کمپنی اور اداکار سلمان خان کے خلاف چندی گڑھ پولیس میں شکایت درج کرائی، جس کے بعد معاملہ عدالت تک پہنچ گیا۔

دلیپ کمار کو اپنے تبدیل شدہ نام کے بارے میں فلم کا پوسٹر دیکھ کر معلوم ہوا تھا

آج بھی عظیم اداکار دلیپ کمار کو ان کے حقیقی نام یوسف خان سے یاد کیا جاتا ہے، خاص طور پر ان کے قریبی عزیز اور اہلیہ و سابق اداکارہ سائرہ بانو انہیں اسی نام سے پکارتی ہیں۔ اگرچہ ان کا اصل نام یوسف خان تھا لیکن انہوں نے فلمی دنیا میں کبھی اس نام کا استعمال نہیں کیا۔

آج بھی عظیم اداکار دلیپ کمار کو ان کے حقیقی نام یوسف خان سے یاد کیا جاتا ہے، خاص طور پر ان کے قریبی عزیز اور اہلیہ و سابق اداکارہ سائرہ بانو انہیں اسی نام سے پکارتی ہیں۔ اگرچہ ان کا اصل نام یوسف خان تھا، لیکن انہوں نے فلمی دنیا میں کبھی اس نام کا استعمال نہیں کیا۔ آج بھی عظیم اداکار دلیپ کمار کو ان کے حقیقی نام یوسف خان سے یاد کیا جاتا ہے، خاص طور پر ان کے قریبی عزیز اور اہلیہ و سابق اداکارہ سائرہ بانو انہیں اسی نام سے پکارتی ہیں۔ اگرچہ ان کا اصل نام یوسف خان تھا، لیکن انہوں نے فلمی دنیا میں کبھی اس نام کا استعمال نہیں کیا۔ انہوں نے ۱۹۴۴ء میں ہدایت کار امیہ چکرورتی کی فلم 'جوار بھاٹا' سے دلیپ کمار کے نام سے اپنے فلمی سفر کا آغاز کیا۔ ۱۹۷۰ء میں بی بی سی کو دیے گئے ایک انٹرویو میں دلیپ کمار نے اس راز سے پردہ اٹھاتے ہوئے کہا تھا کہ ''میں نے دلیپ کمار کا نام اپنے والد کی ناراضگی کے خوف سے اختیار کیا تھا۔'' انہوں نے مزید بتایا، ''میرے مرحوم والد، اللہ انہیں جنت نصیب کرے، فلموں کے سخت خلاف تھے۔ ان کے قریبی دوست لالہ بشیشور ناتھ تھے، جن کے بیٹے پرتھوی راج کپور بھی فلموں میں کام کرتے تھے۔ میرے والد اکثر ان سے شکوہ کرتے ہوئے کہتے تھے، ''تم نے یہ کیا کر دیا؟ اپنے تندرست اور جوان بیٹے کو دیکھو، کیسا کام کر رہا ہے!'' دلچسپ بات یہ ہے کہ دلیپ کمار اور پرتھوی راج کپور دونوں کا تعلق پشاور کے ایک ہی علاقے سے تھا، جہاں سے ہجرت کر کے وہ ممبئی آ گئے تھے۔ دلیپ کمار نے اسی انٹرویو میں مزید کہا، ''جب میں نے فلموں میں قدم رکھا تو مجھے والد کی اسی ناراضگی کا خوف تھا۔ میرے والد لالہ غلام سرور علی خان ایک غصیلے پٹھان تھے۔ مجھے ڈر تھا کہ اگر انہیں معلوم ہوگیا تو وہ بہت ناراض ہوں گے۔ اس وقت میرے لیے دو تین نام تجویز کیے گئے تھے، جن میں یوسف خان، دلیپ کمار اور باسودیو شامل تھے۔ میں نے خود کہا تھا، ''بس یوسف خان نام نہ رکھیے، باقی کوئی بھی نام رکھ دیجئے۔'' وہ مسکراتے ہوئے کہتے ہیں، ''دو تین ماہ بعد جب میں نے ایک اشتہار میں اپنا نام دیکھا تو مجھے معلوم ہوا کہ اب میرا نام دلیپ کمار رکھ دیا گیا ہے۔''

آوارہ پن ۲ کو سی بی ایف سی سے UA16+ سرٹیفکیٹ ملا، فلم کا ٹریلر ریلیز کیا گیا

تاہم بورڈ نے فلم کی نمائش کی اجازت دینے سے قبل فلم سازوں کو نو اہم ترامیم کرنے کی ہدایت دی، جن پر عمل کے بعد ہی فلم کو منظوری دی گئی۔ اسی دوران جمعرات کو فلم کا ٹریلر بھی جاری کر دیا گیا ہے۔

عمران ہاشمی اور دِشا پٹانی کی آنے والی ایکشن تھرلر فلم ''آوارہ پن ۲'' کو سینٹرل بورڈ آف فلم سرٹیفکیشن (سی بی ایف سی) نے UA 16+ سرٹیفکیٹ جاری کر دیا ہے۔ تاہم بورڈ نے فلم کی نمائش کی اجازت دینے سے قبل فلم سازوں کو نو اہم ترامیم کرنے کی ہدایت دی، جن پر عمل کے بعد ہی فلم کو منظوری دی گئی۔ اسی دوران جمعرات کو فلم کا ٹریلر بھی جاری کر دیا گیا ہے۔ عمران ہاشمی اور دِشا پٹانی کی آنے والی ایکشن تھرلر فلم ''آوارہ پن ۲'' کو سینٹرل بورڈ آف فلم سرٹیفکیشن (سی بی ایف سی) نے UA 16+ سرٹیفکیٹ جاری کر دیا ہے۔ تاہم بورڈ نے فلم کی نمائش کی اجازت دینے سے قبل فلم سازوں کو نو اہم ترامیم کرنے کی ہدایت دی، جن پر عمل کے بعد ہی فلم کو منظوری دی گئی۔ اسی دوران جمعرات کو فلم کا ٹریلر بھی جاری کر دیا گیا ہے۔ رپورٹس کے مطابق، سی بی ایف سی نے فلم میں منشیات کے استعمال اور بچوں کی اسمگلنگ سے متعلق واضح ڈسکلیمرز شامل کرنے کی ہدایت دی۔ اس کے علاوہ فلم کا عنوان ہندی میں بھی درج کرنے، منشیات استعمال کرنے والے مناظر کے دوران اسکرین پر اینٹی ڈرگ انتباہی پیغام دکھانے اور نامناسب الفاظ کو آڈیو اور سب ٹائٹلز دونوں سے تبدیل کرنے کا حکم دیا گیا۔ بورڈ نے فلم کے دوسرے حصے میں موجود ایک پرتشدد منظر کو تقریباً ۵۰/فیصد مختصر کرنے کی بھی ہدایت دی، جبکہ انتہائی تشدد پر مبنی چند دیگر مناظر اور منشیات سونگھنے والا ایک سین بھی مختصر یا ترمیم کیا گیا۔ اس کے علاوہ اختتامی کریڈٹس کو فلم کی موسیقی کے مطابق دوبارہ ترتیب دیا گیا۔ تمام ترامیم کے بعد فلم کا حتمی دورانیہ ۲/گھنٹے، ۲۰/منٹ اور ۲۰/سیکنڈ رکھا گیا ہے۔ تقریباً ۱۹/سال بعد عمران ہاشمی اپنی مشہور فلم ''آوارہ پن'' کے سیکوئل ''آوارہ پن ۲'' میں ایک بار پھر شیوم پنڈت کے کردار میں نظر آ رہے ہیں۔ فلم کا ٹریلر جاری کر دیا گیا ہے، جس میں محبت، درد، انتقام اور جذبات سے بھرپور کہانی کی جھلک دکھائی گئی ہے۔ ہدایت کار نتن ککڑ کی اس فلم میں عمران ہاشمی، دِشا پٹانی، شبانہ اعظمی، سووِیندر وکی، وجینت کوہلی، اتل کمار، انیرودھ راول اور پورن گپی اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ ٹریلر کا آغاز اصل فلم کے مقبول گانے ''تیرا میرا رشتہ'' اور اس کے نئے ورژن ''تو پھر آؤ ۲'' کی دھن سے ہوتا ہے۔ اندھیرے میں عمران ہاشمی کی آواز سنائی دیتی ہے، جس کے بعد خون میں لت پت ایک شخص کو الٹا لٹکا ہوا دکھایا جاتا ہے۔ اسی دوران شبانہ اعظمی ایک پراسرار اور طاقتور کردار میں سامنے آتی ہیں اور شیوم سے کہتی ہیں ''کتنی حسین شکل ہے، موت سے ملنے کا شوق ہے تمہیں؟'' اس پر شیوم جواب دیتا ہے ''موت سے میرا پرانا رشتہ ہے، ایک قرض ہے جو مجھے چکانا ہے۔'' ٹریلر میں شیوم کی زندگی ایک بار پھر لڑائیوں، تشدد، جذباتی کشمکش اور ماضی کی تلخ یادوں سے گھری دکھائی گئی ہے۔ ایک مکالمے میں وہ کہتا ہے: کچھ لوگوں کی کہانیاں ان کی مرضی سے ختم نہیں ہوتیں، ان کی کہانی دوسروں کے لیے لکھی جاتی ہے۔ فلم میں شبانہ اعظمی مرکزی منفی کردار ادا کر رہی ہیں، جبکہ دِشا پٹانی ایک مضبوط اور ایکشن سے بھرپور کردار میں نظر آتی ہیں۔ سووِیندر وکی بھی کئی اہم ایکشن مناظر میں دکھائی دیتے ہیں۔ ''آوارہ پن ۲'' کی کہانی پہلی فلم کے اختتام کے بعد شروع ہوتی ہے، جہاں عالیہ کی موت کے برسوں بعد بھی شیوم اس صدمے سے باہر نہیں نکل سکا۔ اس بار وہ صرف ماضی کے غم کے ساتھ نہیں بلکہ انتقام کے جذبے کے ساتھ بھی واپس آیا ہے۔ تاہم، ٹریلر نے اصل کہانی کو راز میں رکھا ہے۔ ''آوارہ پن ۲'' ۱۴/اگست کو سینما گھروں میں ریلیز ہوگی، اور شائقین کو امید ہے کہ یہ فلم پہلی قسط کی طرح جذبات، موسیقی اور ایکشن کا یادگار امتزاج ثابت ہوگی۔ فلم آوارہ پن 2 کو سینٹرل بورڈ آف فلم سرٹیفکیشن (CBFC) کی جانب سے UA16+ سرٹیفکیٹ جاری کر دیا گیا ہے، اور اس کے ساتھ ہی فلم کا باقاعدہ ٹریلر بھی ریلیز کر دیا گیا ہے۔ UA16+ (اس کا مطلب ہے کہ 16 سال سے کم عمر کے بچے یہ فلم والدین کی رہنمائی میں دیکھ سکتے ہیں)۔ فلم کا ٹریلر سوشل میڈیا اور یوٹیوب پر جاری کر دیا گیا ہے جس میں فلم کی کہانی اور ایکشن کی جھلکیاں دکھائی گئی ہیں۔ فلم سنسر بورڈ نے فلم کی ریلیز کی اجازت دینے سے پہلے فلم سازوں کو 9 اہم تبدیلیاں (ترامیم) کرنے کا حکم دیا۔ منظوری: فلم سازوں کی طرف سے ان ترامیم پر عمل کرنے کے بعد ہی فلم کو پاس (منظور) کیا گیا۔ اسی دوران جمعرات کے دن فلم کا باقاعدہ ٹریلر بھی سینما بینوں کے لیے جاری کر دیا گیا ہے۔ عمران ہاشمی اور دِشا پٹانی کی آنے والی ایکشن تھرلر فلم ''آوارہ پن ۲'' کا آفیشل ٹریلر ۶ اگست ۲۰۲۶ء کو ریلیز کر دیا گیا ہے، اور یہ فلم ۱۴/اگست ۲۰۲۶ء کو دنیا بھر کے سینما گھروں میں پیش کی جائے گی۔ یہ فلم ۲۰۰۷ء کی مشہور اور ہٹ فلم 'آوارہ پن' کا سیکوئل ہے، جس میں عمران ہاشمی ایک بار پھر اپنے ہٹ کردار 'شیوم پنڈت' کے روپ میں واپسی کر رہے ہیں۔